۷۸۶

سیرت نظامی

یعنی

سوانح عمری حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہٗ

جس میں آپ کے بزرگوں کی بخارا سے تشریف آوری۔ آپ کی ولادت۔ طالب علمی۔ ارادت۔ خلافت۔ فقر و مجاہدہ۔ سخاوت۔ لنگر خانہ۔ خانقاہ کی تعمیر۔ کرامات اخلاق و عادات۔ ارشادات و تعلیمات۔ وغیرہ کا مفصل بیان ہے اور نیز حضرت کے ہم عہد سات بادشاہوں اور تمام خواجگان چشت کے ضروری حالات اور آپ کے مشہور خلفا کے تذکرے اور دیگر خلفا کی فہرست اسماء اور عمارات آستانہ شریف کے تاریخی حالات اور آپ کا ایک نایاب جلیل القدر مکتوب اصل فارسی مع ترجمہ اردو وغیرہ وغیرہ بیانات ہیں غرضکہ یہ کتاب حضرت موصوف کے حالات میں بے مثل و نایاب ہے۔

مولفہ

مولنا مولوی حافظ سید لیسین علی نظامی دہلوی خواہر زادہ حضرت محبوب الٰہی

بیت الشرف پریس دہلی میں چھپی ۱۹۱۴ء ۱۳۳۲ھ

مؤلفات و مترجمات خاص مولنا مولوی حافظ سید حسین علی نظامی دہلوی

طب جسمانی و طب روحانی

مصنفہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ جس مین آپنے تمام امراض جسمانی کی تشریح اسباب و علامات اور معالجات بیان کرکے اسی ترتیب سے امراض روحانی اور اُن کے اسباب و علامات اور طریق پیدایش و معالجات اور مرکب مفرد ادویات کو نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھہ بیان کیا ہے اور آخر مین ثبوت اور تشفیف باری تعالی اور دیگر اسرار تصوف کا عجیب و غریب بیان ہی درحقیقت یہ کتاب نہایت ہی قابل قدر اور واقعی اپنی طرز ادا مین بے مثل ہے ترجمہ بھی نہایت صاف اور واضح کیا گیا ہی اگر اس کتاب کو کیمیای سعادت کی اکسیر اور احیا العلوم کی روح و روان کہین تو بالکل بجا و درست ہی ملاحظہ سے پوری کیفیت معلوم ہوگی۔

کلید اسرار

علم ہیمیا۔ ہیمیا۔ ریمیا۔ سیمیا۔ اور کیمیا کا مفصل بیان حیرت انگیز ایجادات کا مخزن اور طرح طرح کے عجائبات کا معدن۔ شعبدات و طلسمات کا سرچشمہ ہے اردو زبان مین علوم خفیہ قدیمہ کا ذخیرہ ملاحظہ کرنا ہو تو اس کتاب کو مطالعہ فرمایئے۔

کلیات

حضرت فخر الشعرا امیر الامرا امیر حسن بن علاء السنجری خلیفہ حضرت محبوب الٰہی رح

زیر طبع

اخبار الاخیار اردو

مؤلفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح جس مین آپ نے ہندوستان کے تمام مشاہیر بزرگان کے حالات جمع فرمائے ہین اور انکے مکتوبات و تصانیف کے نمونے بھی نقل کئے ہین اور بہت سی بزرگ عورتون کا بھی بیان ہے بڑی مشہور اور قابل دید کتاب ہے۔

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

یعنے امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب سر العالمین کا ترجمہ جس مین آپ نے دینی اور دنیاوی ترقی کے تمام راز و اسرار واضح کر دیئے ہین اور بتلا دیا ہے کہ ان ان قواعد پر عمل کرنے سے انسان دنیاوی ترقی کرنے مین سلطنت اور دینی ترقی مین خدا کا وصل حاصل کرسکتا ہی اور ہر ایک بات کو تجربہ و مشاہدہ سے ثابت کر دکھلایا ہے قابل دید ہے۔

نسیم عاطر

یعنی حضرت ابن حجر مکی کی کتاب غبطۃ الناظر کا اردو ترجمہ جس مین حضرت غوث پاک کی تمام سوانح عمری اور آپ کی ریاضت و مجاہدہ کی عجیب و غریب حالات اور کشف و کرامات وغیرہ وغیرہ درج ہین حضرت کے حالات مین یہ کتاب نہایت معتبر اور قابل وثوق ہے۔

عشقیہ عشق و محبت اور توحید کے بیان مین عجیب کتاب ہی مصنفہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری معہ عشق نامہ مولنا واحدی علیہ الرحمۃ فارسی زیر طبع

مرده راز ایشان حیات ست و نما ٭ گر تو سنگ خاره و مرمر شوی ٭ چون بصاحبدل رسی
گوہر شوی ٭ کار پاکان روشنی و گرمی ست ٭ کار دونان حیله و بی شرمی ست ٭ از
حدیث شیخ جمعیت رسد ٭ تفرقه آرد دل اہل حسد ٭ شیخ نورانی زره آگه کند ٭ با سخن
ہم نور را ہمره کند ٭ چونکه مقصود اصلی اس فقیر کا راحت رسانی اور منفعت ایمانی طالبان
دولت جاودانی ہے۔ نه که غرض نمایش و نیک نامی۔ اسواسطے قدردانوں کی خدمتین
یہہ عرض ہے که اگر کچھہ غلطی اور خطا اس سراپا غلط اور خطا کی ملاحظہ کرین تو بدامن عفو خطا
کو چھپا دین اور اس انگشت نماے عالم گناه کو انگشت نما فرما دین که عاجز نواز عاجزون کو
نوازتے ہین اور نقطہ کو کتاب اور ذره کو آفتاب سمجھتے ہین که شیخ سعدی فرماتے ہین ع
ابیات چو حرفے پسند آیدت از ہزار ٭ بمردی که دست از تعنت بدار ٭ نه نازم بسرمایه
فضل خویش ٭ بدریوزه آورده ام دست پیش ٭ بجنسے کالانکه مروج اند ٭ خریدار
دکان بے رونق اند ٭ ہر چند قصد نام لکھنے کا نہ تھا مگر چونکہ اہل طبع کی طرف سے درج شعر ہوا
ہو گیا مجبوری سے لکھا اور ذریعہ دعا کا سمجھا ع بماند سالہا این نظم و ترتیب ٭ زما ہر
ذره خاک افتد بجائے ٭ غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ٭ که ہستی را نمی بینم بقائے ٭ مگر صاحب
دلے روزے برحمت ٭ کند در کار این مسکین دعائے ٭ پس اب بھروسا کرتا ہون ہین اوسی
ذات لائق بھروسے والے پر اور بھول چوک کی معافی چاہتا ہون اوسی معاف کرنے
والے خطا بخشنے والے سے۔ که وہی ہے حامی ہر خوار زار خطاوار مجھ سے گنہگار کا وہو
عمیم الاحسان علیه التوکل وعلیه التکلان حسبی الله ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر ٭
ع ہر که خواند دعا طمع دارم ٭ زانکه من بندۂ گنہگارم ٭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ
اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ **فوائد مختلف**

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جسمین یہہ چار خصلتین ہون وہ
پورا منافق ہے اور جو چار سے کم ہون وہ منافق نہین بلکہ اوس مین نشانی منافق
کی ہے بچاوے اللہ تعالے اس بلا سے ہر کلمہ گو کو آمین ثم آمین اول جب امانت دے
ہو خیانت کرے دوسرے ہر بات مین جھوٹ بولے اور تیسرے ہمیشہ وعدہ خلاف کرے اور جب کسی سے
جھگڑا کرے تو فحش بکے رواہ البخاری ومسلم اور مسلم مین روایت ہے کہ علامت ایمان کی
یہہ ہے کہ جو اپنے واسطے پسند کرے وہی دوسرے کیلئے پسند کرے آپ ذرا بنظر انصاف
اپنے حالات اور برادران دینی کے عادات کو دیکھو کہ کس طور پر ہین اور مسلم
مین روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ تعالے قیامت
کے دن پوچھے گا کہ ہماری نعمت کو طاعت مین صرف کیا یا معصیت مین چنانچہ
کلام جناب مولانا اس ارشاد کی شرح کرتا ہے ف حق بفرماید چہ آوردی مرا
اندرین مہلت کہ من دادم ترا ۞ عمر خود را در چہ پایان بردہ ۞ قوت و قوت در چہ فانی
کردہ ۞ چشم و گوش و ہوش گوہرہاے عرش ۞ خرچ کردی چہ خریدی تو ز فرش ۞
روایت ہے کہ قیامت کے دن زمین اوگل دے گی بڑے بڑے شہتیر اور ستون سونے
چاندی کے پس وہ لوگ جنہون نے مال مارا یا مال والون کو مارا یا مال چورایا یا بطور دغا و فریب
کے اورون کا مال کہایا وہ کف افسوس ملین گے اور آتش حسرت مین جلینگے بعدہ آتش
دوزخ کا مزہ چکہین گے ف ۳ اللہ تعالی مسلمانون کو اس آفت سے بچاوے آمین
حضرت خدیجہ سے روایت ہے کہ جو برادری سے بسبب امور دنیا کے ملنا قطع کرے وہ
داخل جنت نہو گا ابن مسعود سے منقول ہے جسکے دل مین بقدر ذرہ کے غرور ہوگا کہ حق کو
باطل کرے اور ہر ایک کو ذلیل جانے وہ داخل جنت نہو گا چنانچہ خود مرد ہو یا عورت داخل جنت نہونگے

مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بہشتی ہو گے تم جب تک کہ ایماندار ہو گے اور ہو
ایمانداری حاصل ہوگی جب تک باہم محبت دلی پیدا کرو گے اور طریقہ حصول محبت کا حضرت نے باہم
سلام علیک کرنے کو فرمایا یعنے سلام دعا ہے یعنے اللہ تعالیٰ تمکو سب بلا سے بچاوے اور دعا بلا شک
ذریعہ محبت باہم کا ہوتا ہے تفسیر فتح العزیز سورہ عم مین مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام
نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قیامت کے دن فرقے کس طرح سے
ہونگے ارشاد فرمایا کہ میری امت گنہگار سے بھی دس فرقہ ہونگے اول فرقہ چغلخورون کا
بندرون کی شکل کا ہوگا دوسرا فرقہ حرامخور اور رشوت خوارون کا سور کی صورت ہوگا تیسرا
فرقہ سود خوارون کا کمال ذلت وخواری سے سر کے بل میدان حشر مین گھسیٹا جائیگا چوتھا
فرقہ جھوٹا فتوی دینے والون کا اندھا اور خوار ہوگا پانچوان فرقہ عابدون مغرور اور ریاکارون کا
بہرا گونگا ذلیل ہوگا چھٹا فرقہ علما اور مشائخ بیعمل کا جو اورون کو ہدایت اور نصیحت
کرتے تھے اور خود عمل نکرتے تھے زبانین اپنی چابتے ہون گے اور زبانین اونکی سینہ پر پڑی
ہونگی اور پیپ لہو بہتا ہوگا اوسکی بدبو سے تمام اہل محشر نفرت کرین گے ساتوان فرقہ جو
جانورون کو بلاسبب ایذا دیتے تھے ہاتھ پیر کٹے خوار و ذلیل ہونگے آٹھوان فرقہ آگ کی
سولیون پر بشدت عذاب مین گرفتار ہوگا یہ لوگ بہید غربا کے حاکمون سے کہکر اونکو خراب و برباد
کراتے تھے نوان فرقہ بندہ حرص وہوا تابع نفس پر جفا کا کہ حق اللہ کا زکوۃ وغیرہ ندیتے
تھے اور امور بیجا محرمات مین صرف کرتے تھے اونکی بدبو سے تمام محشر کو پریشانی ہوگی دسوان
فرقہ اہل تکبر اور نخوت کا کہ ہر کام مین خودرائی اور خودنمائی کرتے تھے بڑی بڑی کپڑے گندگی
کے پہنے ہونگے اور تنگی سے وہ کپڑے اون کے بدن پر چپٹے ہون گے الہی توبہ بچا تو کلمہ گویونکو
اس آفت سے آمین اب یہان قدرے حال نیکون کا لکھا جاتا ہے فرمایا یعنے مانند چودھوین رات کے

چمکتے ہونگے اور بعضے مانند ستارون کے روشن ہونگے کیمیائے سعادت مین لکھا ہے جو کوئی
تخم ایمان کا سینہ مین رکھے اور سینہ کو کینہ سے پاک رکھے اور ہمیشہ ساتھہ بندگی خالص
بے ریا کے درخت ایمان کو پانی دیتا رہے اور فضل خدا سے اثر زور رکھے کہ سب آفات سے
بچاوے وقت مرگ تک یہی حال اوسکا رہے اور ایمان سلامت لیجائے اسکو امید کہتے ہین
پہچان اسکی یہہ ہے کہ زمانہ حال اور استقبال مین جو کچھہ اوس سے کار نیک مقصود ہون دریغ نکرے اور
جو تخم ایمان کا خراب ہو یعنے یقین کامل نہو اور جو ہو تو سینہ بغض کینہ سے پاک نہو اور عبادت بہی
چندان نکرتا ہو اس حال مین امید رحمت خدا کی رکہنا اسکو حماقت کہتے ہین مگر اکثر نافہم اسمین فرق
نہین کرتے کمال حماقت سے حماقت کو بہی امید جانکر غفلت مین عمر عزیز بسر کرتے ہین ع صفا ہست
در آب و آئینہ نیز * ولیکن صفا را بباید تمیز * چنانچہ ارشاد رسول کریم اس مدعا کا گواہ ہے فرمایا کہ
احمق وہ شخص ہے کہ جو جی چاہتا ہے سو کرتا ہے اور رحمت خدا کی امید رکہتا ہے اور بعضے منبرون
نوری پر بکمال تزک و شان سے بیٹھے ہونگے اور بعضے کرسیون سونے چاندی پر جلوہ آرا ہونگے
اور بعضے چبوترون مشک و زعفران پر رونق افروز ہونگے اسی طرح جسقدر درجہ حق پرستی کا زیادہ
ہوگا اوسیقدر درجہ زیادہ ہوگا ف ستہوین باب کی پانچوین حکایت بعینہ حکایت اون چار
قصون سے ہے جو تفسیر عزیزی مین سورہ بروج کی تفسیر مین مرقوم ہے چنانچہ یہہ پہلی حکایت
بروایت صہیب رومی صحیح مسلم وغیرہ سے نقل کی ہے قصہ دوسرا شہر نجران ملک یمن
مین ایک عیسائی ایماندار کسی مالدار کا دربان تہا وقت تلاوت انجیل مقدس کے ایسی روشنی
اوسکی روشن دل سے نکلتی تہی کہ در و دیوار کو روشن کر دیتی تہی ناگاہ آقا کی لڑکی کو یہہ قدرت
خدا نظر آگئی بیقرار ہوگیا آپ سے کہو گیا بحالت مجبوری اپنے باپ سے کہا وہ دیکہتے ہی بہزار جان مشتاق ہوگیا
چنانچہ دونون مسلمان ہوگئے شب و روز تلاوت انجیل مین صد ہا طور کے لطف اوٹہانے لگی حتی کہ عزیب

سو آدمی کے مسلمان ہو گئے جب یہ خبر گوش زد بادشاہ کے ہوئی وہ بت پرست آتش غضب سے
سلگ گیا گھبرا کر ایک خندق گہری آتش سے پر کرا کر کہا کہ جو اپنی زندگی چاہے وہ اس دین سے
پھر جاوے ورنہ اس آتش میں ڈرا جاوے اتفاقاً ایک عورت بچہ والی تھی قدرت خدا سے وہ بچہ گویا
ہوا گویا تائید غیب سے دین حق کا مصدق تھا زبان فصیح کہا کہ ہاں بسم اللہ بے تردد اس
آتش گلزار میں در آونگا قدرت خدا سے اوسیوقت ایک شعلہ اوس آتش سے بلند ہوا اور اوس بادشاہ
کو مع جملہ امرا جلادیا باقی آدمی سب مسلمان ہو گئے چنانچہ بہت سے سردار خدمت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ میں آئے اور دین عیسوی کی بحث کرنے لگے حتی کہ آیہ کریمہ
انکی جواب میں اتری قصہ تیسرا جو ملک فارس میں واقع ہوا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
کہ در اصل اہل فارس کتابی دین حق پہ تھے مگر قدرے شراب بنظر فائدہ بدنی اوس مذہب میں
حلال تھی ناگاہ بعالم بیہوشی زیادہ شراب خوری سے بادشاہ نے اپنی بہن حقیقی سے حرکت بیجا
کی جب نشہ اوترا تو از حد شرمندہ بلکہ زندہ درگور ہو گیا تب اوس خواہر خوار نے کہا کہ تو دعوے
حلال ہونے عقد نکاح باہم بہن بھائی حقیقی کا کر جیسا کہ اولاد حضرت آدم میں جاری تھا
بادشاہ نے یہ مسئلہ سب کو بلا کر سنایا اور ہر طرح سمجھا کر ڈرایا مگر وہ لوگ کمال ایماندار
تھے کوئی راضی نہوا آخر بادشاہ نے جلکر ایک گہری خندق پر از آتش درست کرا کر کہا جو کوئی
اس مسئلہ کو نہ مانے گا اس آگ میں جلایا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے خود بادشاہ اوس
آگ میں گر کر کوئلہ ہو گیا اوسوقت سے عقد باہم بہن بھائی کا قوم مجوس میں جاری ہوا اور آتش
پرستی بھی قسم عبادت سے ٹھہری قصہ چوتھا تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ ایک سال شہر اسلام
قوم بنی اسرائیل میں قحط پڑا اہل شہر ملک حبش کو بھاگنے لگے جب حبش میں اہل قحط پہونچے
تو بادشاہ نے بنظر گرانی غلہ کے یہ تدبیر کی کہ ایک خندق گہری شہر کے گرد آتش سے بہرا کر

بادشاہ بت پرست وہان آکر بیٹھا اور ایک بت نہایت طویل مثل فیل کھڑا کرکے کہا جو مسافر
شہر مین ہین اس بت کو سجدہ کرین ورنہ اس آگ مین جلائی جائین اتفاقاً پہلے بچہ والی
عورت آئی ہرچند اوس سے کہا لیکن اوس نے سجدہ نہ کیا آخر بادشاہ نے جلکر اوس کے بچہ کو آگ
مین ڈالدیا وہ جگر پارہ بچی کا یہہ حال دیکھکر اوسکی جگر مین آگ بھڑکی چاہتی تہی کہ کلمہ
کفر زبان پر لائے یکایک قدرت خدا سے اوس بچہ نے آواز دی کہ اے مادر مضطر نہ گھبرا تو بھی
اس گلزار مین در آ کہ یہہ انوار پروردگار ہے نہ نار مردم آزار یہہ سنتی ہی فوراً مصرع
گئی جان اوسکی پھر قالب مین آئی ۔ بکمال زاری جناب باری مین حمد و ثنا کرنے لگی کہ
ناگاہ شعلۂ آتش مثل خیمہ گرد کفار بد اطوار کے ہوگیا اور سب کو جلا کر خاکستر کردیا ف

فضائل خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال روشن دلی سے پشت و
رو سے یکسان دیکھتے تہے اور اندہیری رات مین مانند روز روشن کے ہر چیز کو ملاحظہ فرماتے تہے
اور آب دہن سے آب شور شیرین ہوتا تہا حتی کہ جس بچہ شیر خوار کے منہ کو لب مبارک لگادیا
تمام روز شکم سیر رہتا اور طلب شیر یاد نکرتا چنانچہ روز عاشورہ طفلان اہل بیت مین بخوبی
تجربہ ہوا اور بغل شریف از حد سپید اور خوشبو دار تہی اور آواز مبارک نزدیک سے بلند معلوم
ہوتی تہی مگر بہت دور جاتی تہی اور آپ بہت دور کی آواز گوش فرماتے تہے اور ہمیشہ دل
حضرت کا خواب مین بیدار رہتا تہا صرف چشم خواب آلودہ ہوتی تہین اور جمائی کبھی نہ آتی
اور احتلام کبھی نہوتا اور پسینہ بدن مبارک سے ایسی خوشبو آتی کہ مشک و عنبر کو شرماتی تہی
جس راہ سے حضرت گذر فرماتے وہان کی ہوا خوشبودار ہو کر طالب زیارت کو تا آنحضرت
رہبری کرتی تہی اور پیشاب پاخانہ کا اصلا زمین پر اثر نرہتا تہا کہ زمین فوراً نگل جاتی تہی
ہان البتہ اوس مقام سے خوشبو مشک کی آتی تہی اور وقت تولد حضرت ناف بریدہ پیدا ہوئے

ف یہ خصلت ہے کہ عجیب اور عمدہ چیز کو چہپا لیتے ہین کہ کوئی اور نہ دیکھے اسی طور زمین پیشاب پاخانہ کو عمدہ جان کر چہپا لیتی تہی تاکہ اور کوئی نہ دیکھے ۱۲

اور ہرگز بدن شریف پر اثر نجاست کا نتہا اور پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اور انگشت
شہادت آسمان کی طرف اوٹہائی اور اوسوقت دیا نور عالمگیر از زمین تا آسمان منتشر ہوا
کہ آپکی والدہ ماجدہ نے شہر ملک شام کے ملاحظہ فرمائے اور فرشتے آپکو پالنے مین جہولاتی
تہے چاند اوس حالت مین آپ سے کلام کرتا تہا اور جب آپ چاند کو اشارہ فرماتے فوراً متوجہ ہوتا
اور بارہا بعالم شیرخوارگی اور ون سے کلام فرماتے ہمیشہ ایام گرما مین آفتاب سر مبارک پر
سایہ کرتا تہا اور حضرت جس درخت کے نیچے تشریف لیجاتے وہ درخت گہوم کر آپ پر سایہ
کرتا اور اوس سایہ خدا کا زمین پر سایہ نتہا اور پوشاک پر کبہی مکہی نہ بیٹہی ہتی اور نہ کبہی
جون بدن شریف کو ایذا دیتی ہتی اور ہر سواری تاروق افروزی آپ کی کمال ادب
سے بیتاب و چرک نکرتی اور عالم ارواح مین سب سے پہلے آپ پیدا ہوا اور سب سے پہلے
جواب الست بربکم آپنے بلیٰ فرمایا اور سیر شب معراج شریف کی مانند سواری براق کے اور رفرف
آپ کو مخصوص تہی عروج فرماکر آسمانون پر اور بمقام عالی مقام قاب قوسین کے فائز ہونا اور
بدیدار الٰہی مشرف ہونا اور فرشتون کو اونکی فوج بناکر کفار کو جنگ مین قتل کرانا اور بہت
سے معجزات عجیب و غریب آپ ہی پر مخصوص ہے اور حشر مین جو کچہہ مراتب آپ کو عطا ہونگے
اور کسی کو نہون گے اور سب سے پہلے قبر سے باہر آپ تشریف لاوین گے اور روز حشر کے آپ سب سے
پہلے ہوش مین آوینگے۔ اور براق پر سوار کرکے مع ستر ہزار فرشتون کے آپکو اللہ تعالیٰ ہمراہ دیگا اور سیدہی
طرف عرش معلی کے کرسی پر بٹہاویگا اور نشان الحمد کا آپ کو عطا ہوگا کہ اوسکے نیچے حضرت
آدم اور سب اولاد آدم کی ہوگی اور سب انبیا آپکے پسر دہونگے اور سب سے پہلے آپ کو
دیدار الٰہی عنایت ہوگا اور شفاعت عظمیٰ آپ کو عطا ہوگی اور سب سے پہلے آپ پلصراط سے
گذر فرماوینگے اوسوقت تمام اہل حشر کو حکم ہوگا کہ انکہہ بند کرو کہ فاطمہ دختر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہندتی ہین اور سب سے پہلے دروازے جنت کے آپ کہولین اور سب سے بڑہ کر عالی رتبہ یہ ہے کہ
روز حشر کے آپ مانند وزیر اعظم اوس شاہنشاہ معظم کے ہونگے غرض اسے نیکوکاران امت
مرحومہ خوشحال تمہارا اس طرح سے اپنے اوپر نازان اور شادان ہو بلکہ صد آفرین کرو
کہ فرمانبرداری ایسے رسول عالیجاہ والا رتبہ کی تمکو نصیب ہوئی پس اونکی حکم برداری
شبانہ روز مین جانبازی کو سرخروئی دارین جانکر ہر لحظہ اور ہر دم اوسمین ہمدم اور سرگرم
رہو اور صحبت بد اور فریب نفس مفسد سے ہر دم بچو کہ اس مکار غدار دل آزار نے تمام جہان
کے دل و جان اور اہل ایمان مین ایک آفت برپا کردی ہے اور اے گنہگاران امت مرحومہ
وائے اوپر حال تمہارے کیے کمال ندامت سے ہٹ جاؤ اور عرق ندامت مین غرق ہو جاؤ ہزار دن
نفرین اپنے حال قال پر کرو ایسے پیشوائے ذیشان عالی درجہ کی امت ہو کر اور کنتم خیر امت
کہا کر ایسے بندے حرص و ہوا کے ہو گئے کہ بالکل آدمیت سے گزر گئے حیثیت سے جاتے رہے
حشر کے روز کیا منہ دکہاؤ گے اور اس اپنی کمائی کا کیا پہل پاؤ گے ناحق آگے حق کے
رسوا اور روسیاہ ہو گے اب ذرا دل مین شرماؤ نافرمانی سے باز آؤ گریہ و زاری سے بجناب باری
دامان گنہگاری کو پاک کرو کہ یہی توبہ گنہگار کو پاک و صاف مانند بے گناہ کے کرتی ہے

آغاز اصل کتاب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ معاذ ابن جبل سے روایت کرتے
ہین کہ مین ایکدن زار زار روتا ہوا خدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین حاضر ہوا فرمایا اے معاذ کس چیز نے تجہے رلایا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ڈرتا ہون کہ
کہین آفات لذات دنیا مین گرفتار ہو کر دولت آخرت سے محروم نہ ہو جاؤن اور
متاع ایمانی کو اس مقام گمنامی مین گم نکر جاؤن کچہہ نصیحت فرمایئے کہ حب دنیا جی سے
جائے اور حب عقبی جی مین سمائے ف ارشاد کیا اے معاذ ذات پروردگار بلاشک

بے نیاز ہے ہر دم گناہ سے بچتا رہ اور لذت دنیا سے بہاگتا رہ کہ کہین تجھکو غرور
کرکے نعمت جنت سے محروم نہ کرے اور مستحق عذاب آخرت کا کرے اور عذاب آخرت
کا ایسا سخت ہی۔ کہ ایک ساعت بلکہ ایک پل بہی کوئی اوسکی تاب نہ لا سکیگا اور آخر زمانہ
مین بڑی خرابی برپا ہوگی۔ کہ ہر طرف برائی برونکی پہیلیگی ۔ اور بہلائی مانند بہلون کے
گم ہوگی یہ ہے اور شریعت صرف اسم اور طریقت محض رسم رہجاویگی سچ ہی مثل مشہور ہی
کہ بزرگان در گور و بزرگی در کتاب بس جو کوئی اپنا بہلا چاہے ابہی جی کی جگہ کو بچائے اور
مصاحبت برائیون اور صحبت برون سے بچے اور رفاقت بہلائی اور بہلونکی کرے احکام
خدا تعالی بدل وجان مانے اور ہر دم کو دم آخر جانے جیسا مولانا ارشاد فرماتے ہین
اندرین رہ مے تراش و میخراش ۔ تا دم آخر دمی فارغ مباش ۔ اور اچہون کی پیروی
کرے اور ہر دم حکم خدا اور رسول پر مرے تو عالی درجہ مانند عالی درجون کے پاوے
اور کوئی چیز مفید صحبت اور نصیحت علما اہل شریعت اور عرفا صاحب طریقت سی نہین
پس جو کوئی اس سعادت سرمدی اور دولت ابدی سی محروم رہا بلا شک وشبہ دین و دنیا کو تباہ
کیا اور زندہ در گور ہوا اور حال اوسکا مانند اوس مریض کے ہی کہ اول اپنے مرض کا علاج نہکیا
جب وہ مرض لاعلاج ہوگیا پہر کوئی علاج مفید نہوا آخر کار وہ مریض مر گیا خواری دارین سر
لیگیا اسیواسطے لکہا ہے کہ جو کوئی ہر روز تلاوت کلام اللہ اور کلمات اہل اللہ سی مشرف نہوگا
سیاہ دل اور گم کردہ منزل ہو جائیگا اور ڈہر ہو کر رات دن گنہگاری اور نافرمانی جناب باری
مین گرفتار رہیگا بہلائی کا کیا ذکر ہے بہلون کے نام سے برا مانتا اور جلتا رہیگا اسواسطے
مین نے یہ کتاب بیان حدیثون اور احوال اصحابیون اور افعال صدیقون اور حالات
عارفون اور معاملات عابدون اور واردات متقیون سے اور حکایات زاہدون اور ریاضات

حق پرستون اور طاعات مقبولون اور شب بیداری بیدار دلون اور گریہ وزاری بخوف
جناب باری اور خموشی از کلام بیجا اور بجان کوشی بہ کلام بجا اور نفع رسانی واسطے ہر خاص
عام اور کمال دلدہی بداون طعام صرف بحکم خالق انام نہ برای شہرت و نام لکھے
تاکہ اہل اسلام شرافت و خوبی اسلام کے بخوبی جانین - اور بدل مانین اور خلاف مذہب غیر
مہذب وجاہت اسلام دیکھکر جی جان سے کہو جائین اور حصول دولت ایمان کو اسی
اللّت مین منحصر جانین چنانچہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نورانی کرو
اپنے سینہ کو نورانی ہوئے ذکر سے اور اللہ دانا ہے اور اوسی پر بہروسا کیا ہون مین اور اوسی سے
چاہتا ہون توفیق اور معافی بہول چوک سے بیشک وہی ہے معاف کرنے والا خطا اونکا
اور بخشنے والا گنہگارون کا روایت ہے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص عاقل کسی قوم غافل کی خیرخواہی
کرے اور اوسکو بلاے ناگہانی اور طوفان آسمانی سے بچانا چاہے اور کہے کہ اے غافلو ایک
طوفان بلا اور لشکر پر جفا تمہاری بربادی کو آتا ہے اور مین نے بچشم خود دیکھا ہے - پس اگر
اپنا بہلا چاہو تو کسی طرف کو بہاگ جاؤ ورنہ ناحق قتل ہو جاؤگے اور بجز حسرت کے کچھہ
پہل نپاؤگے - پس ایک فرقہ اوس سچے قول کو سچا جانکر اوسیوقت بہاگ گیا اور سب سامان
آسایش اور آرایش اور مکان کو چہوڑ گیا اور دولت جان و ایمان سلامت لیگیا اور ایک گروہ
نے اوسپر عمل نکیا بلکہ اوسکو جہٹلایا کہ ایسی قصہ کہانی بہتیرے سنے ہین وقت پر دیکھا
جاویگا جو کچھہ ہوگا ابہی سے کیون راحت مکانی چہوڑین اور مصیبت جانی اختیار
کرین کہ آب نادیدہ موزہ از پا کشیدہ پس وہ فرقہ قتل ہو گیا - جان و ایمان سے
جاتا رہا - ذخیرہ حسرت سر پر لیگیا - پس اسی طرح جسنے میری تابعداری کی دونو جہان کی

راحت اور آبرو پائی اور جسنے سرتابی کی اوسنے خواری دارین سر پر لی روایت ہے
کہ حجاج بن یوسف بڑا ظالم تہا کہ اوسنے ہزارون اہل حق کو ناحق قتل کیا چنانچہ حالت
حیات مین اللہ تعالے نے اوسپر عذاب دوزخ نازل کیا یعنے ایک بڑا بچہو ہردم اوسکے
ڈنک مارتا تہا اور وہ زار و نزار روتا تہا ہرچند اوسکے مارنے کی تدبیرین کرتا تہا مگر کسی
طرح وہ بچہو عذاب کا مارنہ کہاتا تہا اور اگر وہ اتفاقاً کبہی مرجاتا تو قدرت خدا سے فوراً زندہ
ہوجاتا اور بزبان فصیح کہتا کہ اے دوزخی مین عذاب دوزخ ہون حکم خدا سے تجہپر مسلط
ہوا ہون تجہکو اس جہان سے مٹاؤنگا اور مین ہرگز نہ مٹونگا آخر کار وہ بداطوار اوسی
عذاب مین گرفتار زار و نزار رہا اور وبال آخرت کا اپنے سر پر لیگیا اور دنیا سے گذر گیا
اور بعض روایت ضعیف مین یون بہی ہے کہ کسی شخص نے اوسکو خواب مین دیکہا۔ پوچہا
کیا حال ہے کہا اچہا حال ہے سنتین عصر کی کبہی قضا نکرتا تہا۔ اوس کے سبب سے چہٹکارا
ہوگیا اور منقول ہے کہ فرعون باوصف خود آرائی اور دعوی خدائی کے چارسو برس جیا
اور خوب عیش و آرام مین رہا اور دکہ کے نام کبہی سر بہی نہ دُکہا ہرچند حضرت موسی علیہ السلام
نے ہدایت کی وہ راہ راست پر نہ آیا اور ہر دم گمراہی مین گم رہا آخر مجبور ہوکر حضرت موسے
علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا اسکو غارت کر کہ اسکی گمراہی سے سارا
جہان گمراہ ہے۔ حکم ہوا ای موسیٰ عرض تمہاری قابل قبول ہو مگر چند باتین اس ناپسند
کی مجکو پسند ہین۔ اسواسطے یہہ خود آرائی اور دعوی خدائی کرتا ہے۔ اور اپنی سزا کو
نہین پہنچتا ہے وہ یہہ کہ کسی پر ظالم نہین۔ غرض آشنا کا آشنا نہین۔ اپنے آرام کے واسطے
کسیکو ایذا رسان نہین بدی اور بدون کا دہان گذر نہین نیکون اور درست
کردارون کو نہین چہیڑتا بد اور قزاقون کا نام و نشان نہین چہوڑتا اور ہر وقت لنگر خانہ

جاری رکھتا ہے - اور بہو کہو نکو بخوبی کہلاتا پلاتا ہے - بھوکھون کا کھلانا اوسکا بہت بہاتا ہے - جب حضرت موسیٰ نے بہت دعا و زاری کی تو جناب باری نے بلائے قحط نازل کی - فرعون نے عاجز ہوکر لنگرخانہ بند کردیا - اوسیوقت مستحق عذاب ہوکر اسپنے اوپر دروازہ مرگ کا کھول لیا - پھر ساتھ خواری وزاری کے اس جہان سے گذر گیا جیساکہ اپنے مقام پر مفصل مرقوم ہی باب اول اکل حلال او صدق مقال مین **حکایت** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اگر کوئی عابد اسقدر عبادت کرے کہ اوسکی پیٹھہ مانند گوشہ کمان کے جہک جاوے - اور اسقدر روزے رکھے کہ مانند تیر کمان کے لاغر ہوجاے قسم ہے اللہ کی نہ نفع دیگی اوسکو اسقدر عبادت اور مشقت اوسکی مگر جب تک کہ وہ اکل حلال او صدق مقال بطور ہمیشہ اختیار نکریگا -

حکایت نقل ہے کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے جب محبت خدا کا مزہ پایا اور اکل حلال کو جی للچایا - تب لذت اور حکومت دنیا سے دفعتہً دل گھبرایا تو یکبارگی حب دنیا اور سلطنت کو چھوڑ دیا - خیال کیا خراسان مین اکل حلال میسر نہوگا - ملک عراق کو گئے اور اوسکے چہار طرف پھرے - کہین اکل حلال نملا لاچار ہوکر ملک طرطوس کو گئے - وہان پر باغبانی دس درم ماہواری کی اختیار کی - ایک دن مالک باغ باغ مین آیا - انار شیرین منگایا حضرت ابراہیم ایک انار لیگئے وہ ترش نکلا اوس نے کہا ہمنے شیرین منگایا تہا پایا

یا ترش پھر اور خوشرنگ شیرین سمجھکر لائے اتفاقاً وہ بھی ترش نکلا پھر بہت ترش ہو کر اوس
کہا شیرین کیون نہین لاتا ابراہیم نے ناخوش ہو کر بکمال شیرین کلامی کہا مین کیا جانون
شیرین کونسا ہے اور ترش کونسا ہے مین میوہ کہانے کا نوکر ہون یا کہا ایکا مالک نے از رہ
طعن کہا تو مدت سے باغبانی کرتا ہے اور میٹھے کھٹے کو ابتک نہین جانتا کیا تو ابراہیم
ادہم ہے جو ایسی دیانت داری اور پرہیزگاری مین دم مارتا ہے یہ سنتے ہی نوکری چہوڑدی
اور کنجی باغ کی پہینک دی مالک فوراً جان گیا کہ یہی ابراہیم ادہم ہین پھر ہر چند اوس نے
معذرت اور خوشامد کی اوہنون نے قبول نکی فرمایا پہلے تو مزدوری تہی اور اب بزرگی کی
اور ہم محنت کا کہاتے ہین تقوے سے طہارت کو نہین بیچتے پھر وہان سے ملک شام کو گئے
وہان شقیق بلخی سے ملاقات ہوئی کہا اے برادر ابراہیم کیا حال ہے کہا کیا کہون اکل
حلال کی تلاش مین شہرون شہرون گانون گانون جنگلون پہاڑون پہاڑون مارا مارا پہرتا ہون
کہین میسر نہین آتا۔

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص بشیر نامے بڑے اتقیا مین سے تہے کہ ہمیشہ اونکی حضرت
خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تہی ایک دوست اونکا جوان صالح تہا اوسکو بھی ایکمرتبہ
واسطے ملاقات خضر علیہ السلام کے ہمراہ اپنے لے گئے جنگل مین ایک مکان مین ملاقات
ہوئی حضرت خضر نے بشیر سے پوچھا یہ جوان کون ہے کہا یہ بڑا متقی ہے حضرت خضر
نے جوان سے پوچھا تو کبھی کسی لشکر مین بھی رہا ہے کہا نہین کہا کبھی صحبت پدر مین بھی رہا
ہے کہا نہین کہا کچھ ترکہ ریاست پدری پایا ہے کہا ہان بعد اسکے وہان نہ مکان تہا نہ خضر
پھر بشیر کو بھی ملاقات حضرت خضر کی کبھی میسر نہوئی۔

حکایت ابراہیم شیبانی ایک بادشاہ روم سے نقل کرتے ہین کہ بعد مدت الٰہی بیٹا اوسکا

مسلمان ہوگیا باپ نے یہہ خبر سنکر اوسے مارنیکا قصد کیا وہ بدریافت اس حال کے دارالاسلام

کو بہاگ گیا وہان عبادت الٰہی مین ساٹہہ برس مشغول رہا اتفاقاً بیمار ہوا مین اوسکا حال

پوچہنے گیا دیکہا کہ خاک پر پڑا ہے اور کچہہ سر تلے دہرا ہے مجکو کمال افسوس ہوا مین نے

کہا کہ کسی چیز کو جی چاہتا ہے کہا کہ ہان انار شیرین کو یہ سنکر پاس پڑوس سے

لکڑی کاٹنے کو کچہہ لیکر جنگل کو گیا اور گٹھا لکڑیون کا لایا اور اوسکو بیچکر انار شیرین لیا اور

جلدی سے لاکر دیا کہا کہان سے لائے مین نے تمام حقیقت اوسکی بیان کی کہا جسکے

ہتیار سے تم لکڑی کاٹکر لائے ہو دریافت کرو وہ نیک چلن ہے یا بدچلن بعد دریافت

کرنیکے معلوم ہوا کہ وہ بدچلن ہے اوسیوقت انار پہینک دیا کہ مین ایسے انار کو نہین کہاتا ہم

مین نے ہر طرح سے سمجہایا کہ مین بہت مشقت سے لایا ہون اور تمہاری جی کی آرزو تہی کچہہ

خیال نکیا اور آرزو دلی کو دل مین خون کیا ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ؛ پہر کہا

شیخ ممشاد سے ملنے کو میرا جی چاہتا ہے ناگاہ شیخ ممشاد بعد مغرب کے آگئے
مین نے پوچہا کہ تم کسوقت

چلے تہے اور یہان سے کسقدر فاصلہ ہے کہا سات آٹہہ منزل ہے بعد نماز مغرب کے الہام ہوا

کہ فلانا جوان بیمار تمہاری ملاقات کا مشتاق ہے اوسی وقت وہان سے چلا جوان اونکی

ملاقات سے بہت خوش ہوا بعد اسکے جان بحق تسلیم کی ؛

حکایت نقل ہے ایک متقی خراسانی کی کہ اکل حلال کی تلاش مین ملک شام تک گئے وہان

کے لوگون نے کہا سوا حضرت حسنؓ بصری کے قوت حلال کہین میسر نہین ہوگا تم چاہو

سارے جہان مین پہرو تب حسن بصری کے پاس گئے اونہون نے کہا کہ میرے پاس قوت

حلال کہان مجہے فقیر جانکر لوگ کچہہ بہیجدیتے ہین بعد تین دن کے کہ حرام بہی حلال ہوجاتا ہے

بقدر سد رمق کہالیتا ہون ہان گاؤن مین ایک شخص کے پاس اکل حلال سنا ہے

ف حقیقت مین اہل کمال کے نزدیک قوت حلال ہی [illegible]

وہان جاؤ شاید ملجاوے وہان بہی گیا دیکھا کہ وہ شخص ہل جوتتا ہے اور بیلون کو پانی پلاتا ہے اور چارا کہلا کر باسانی تمام کام لیتا ہے کسیوقت اونکو چہوڑ دیتا تہا اسنے بعد سلام علیک کے اکل حلال اوس سے طلب کیا کہا اگر پہلے سے آتے تو ملجاتا اب نہین رہا اسواسطی کہ ایکروز بیل آپسمین لڑتے ہوے دوسری کے کہیت مین جاپڑے اور اوسکے کہیت کی مٹی اون کے پانون مین لگ کر اس کہیت مین ملگئی اب اناج اس کہیت کا قسم حلال سے نرہا مجبور ہون ف

حکایت نقل ہے کہ رہب بن الفرد المکی متلاشی قوت حلال کے تہے ایک دن مکہ مین صفا مروہ کے پاس چہوہارے فروش کو دیکہا اوس سے پوچہا کیسے چہوہارے ہین اور کہان سے لایا ہے وہ ناخوش ہوکر کہنے لگا کیون ناحق جہگڑا کرتے ہو لینا ہو تو لینا ہو مت لو کہا مین شبہ کی چیز سے پرہیز کرتا ہون وہ بولا سبحان اللہ مصر کی روٹی جو مشکوک ہے بلاشبہ حلال جانکر نوش فرماتے ہو اور چہوہارے لینے مین اسقدر تحقیقات کو کام فرماتی ہو پس سنتے ہی بہت روئی اور قسم کہائی کہ نکہاؤنگا کہانا مگر بعد تین دن کے کہ مردار بہی حلال ہے پہر ویسا ہی کرتے کہ بعد تین دنکے اول جناب باری مین گریہ وزاری کرتے کہ اے خدا تو خوب جانتا ہے کہ شدت بہوک سے جان بلب ہون اور زندگی سے عاری تب بقدر سد رمق کے کہاتا ہون معاف فرمانا ذلیل و خوار حشر کے روز نکرنا تیرے کرم عام سے یہی امید ہے بعد اس کے چند لقمے کہاتے پہر شاگردون کو بلا کر سمجہاتے کہ خبردار قوت حلال کی تلاش سے غافل نرہنا کہ بدون اکل حلال کے کوئی عبادت قبول نہین اگرچہ کتنی ہی چلہ ن مارو ف

حکایت نقل ہے ایک شخص سیستانی کی کہ وہ شب و روز قوت حلال کی تلاش مین رہتا تہا جب معلوم ہوا کہ کسی گانون مین ایک مجوسی نے غلہ قسم حلال سے ترکہ پایا ہے

اوس کے پاس گیا کہا اناج بیچنے ہو اوس نے کہا کہ ہان کہان تے ہو کہان سے آئے ہو
کہا سیستان مین رہتا ہون قوت حلال کا بھوکا ہون تمہارے پاس مین سنکر آیا ہون
مجوسی بولا سبحان اللہ اتنی دور آئے اور اکل حلال کہین نہ پایا میرے پاس موجود ہے
مگر واللہ اعلم تمہاری قیمت مال حرام سے ہے یا حلال سے اسواسطے تمہارے ہاتھ بیچنا منظور نہین
حکایت نقل ہے کہ ایک پرہیزگار نے ہرچند اکل حلال تلاش کیا میسر نہ آیا جب شدت
بھوک سے مرنے لگے ناچار ہوکر جنگل مین درخت کے پتے کہانے شروع کئے بہت روز
اسی طرح گزرے یہانتک کہ آنتین پیٹ کی بالکل سبز ہوگئین خواب مین الہام ہوا کہ
اب تو پاک ہوگیا اور پیٹ تیرا سب برائیون سے صاف ہوگیا۔
حکایت نقل ہے کہ ایک دن کہمس بن حسین یارون مین بیٹھے تھے اتفاقاً ایک دینار
اکل حلال اونکے ہاتھ سے گر گیا ہرچند تلاش کیا نملا ناگاہ ۔۔۔ ایک یار نے پایا اور اونکو لاکر
دیا دیکھکر کہا یہ دینار میرا نہین ہے ہرچند یارون نے سمجھایا کہ یہہ دینار تمہارا ہے ہمارے
کسی کے پاس نہ تہا جو گمان ہو کہ اور کسی کا ہے فرمایا کیا عجب ہے کہ اور کسی کا گر پڑا ہو کیا اوسپر
میرا نام لکھا ہے جو اپنا جانون اور کسی کا گمان نکرون پس ہمکو شبہ
کی چیز لینا منظور نہین ہے۔
حکایت نقل ہے ابراہیم ادہم سے کہ ایکمرتبہ مین نے نماز بیت المقدس مین پڑھی جب
سب نمازی چلے گئے اور رات زیادہ گئی دو فرشتے آسمان سے اوتر کر محراب کے
پاس کھڑے ہوئے ایک نے کہا یہان کوئی آدمی معلوم ہوتا ہے دوسرا بولا کہ ہان ابراہیم
ادہم ہے کہا وہ ابراہیم ادہم بلخی جو ہزار جانگاہی اور جانبازی سے درجہ ولایت کو پہونچا
تہا اور ذراسی لغزش مین اوس درجہ سے گر پڑا افسوس ہے اوس کے حال پر دوسرے نے

کہا وہ کونسی لغزش تہی کہا ایکمرتبہ اوس نے بصرہ مین چھوہارے خریدے تہے پہر ایک چھوہارا زمین سے اوٹہا کر اپنا جانکر کہا لیا پس کہاتے ہی فوراً اپنے درجہ سے گر گیا یہ سنتے ہی ابراہیم ادہم روتے چیختے ہزار خواری وزاری بصرہ مین پہنچے چھوہارے والے کے پاس سے چھوہارے لیکر اوسی کو دیدئے اور اوس سے اپنا سب احوال مفصل بیان کیا اور پہلے چھوہارے کہانیکا بہی اوس سے اپنا قصور معاف کرالیا پہر روتے چلاتے بیت المقدس مین آئے اور بعد نماز عشا کے بیٹہے رہے جب سب آدمی چلے گئے اور رات زیادہ آئی پہر دو فرشتے بطور سابق کے آئے ایک نے کہا کچہہ یہان بوباس آدمی کی سی آتی ہے دوسرے نے کہا کہ ہان ابراہیم ادہم ہے بولا کہ وہ ابراہیم ادہم جو اپنے درجہ سے گر گیا تہا اوہ پہر گریہ وزاری کرکے فضل الٰہی سے اوسی درجہ کو پہنچ گیا۔

دوسرا باب نفس کشی اور حق کوشی مین

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ کسی نے حضرت بایزید بسطامی سے کہا کہ کچہہ بیان فرمائے جو تمپر انعام واکرام الٰہی ہوا ہے فرمایا کیونکہ شمار کرون کہ بیشمار ہین انعام اوس کے چنانچہ ہزار انعام سے زیادہ ایک یہ ہی کہ ایک مرتبہ پچھلی رات کو چاہا مینے کہ نماز تہجد کی پڑہون نفس نے کاہلی کی تہوڑی دیر مین پیاس لگی اوٹہکر خوب سیر ہوکر پانی پیا مین نے جی مین کہا سبحان اللہ ہماری کام مین یہ سستی اور اپنے کام مین یہ چستی پہر مین نے قسم کہائی کہ سال بہر پانی نہ پیونگا فضل الٰہی سے سال بہر تک ایسا ہی ہوا کہ مین نفس پر غالب رہا ورنہ کہین بکری شیر کے مقابلہ مین غالب ہوسکتی ہے جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہین **بیت** گشتن این کار عقل و ہوش نیست شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست - جب شدت پیاس سے جان بلب ہونے لگا تو چلو مین پانی لیکر اوسمین لشی ڈالکر قدرے حلق سے اوتارجاتا اور آتش معدہ کو اس طرح بجہاتا اور نفس کو خوب

دوسرا باب نفس کشی اور حق کوشی مین

متنبہ کرتا کہ عبادتِ الٰہی مین سستی نکرنا ورنہ کہانے پینے سے عمر بہر ہاتھ دہو بیٹھے گا۔

حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ موسم گرما مین اکیلے سفر کو نکلے اتفاقاً راہ بہولکر جنگل مین جا پڑے جب شام ہوگئی ناچار ہوکر راہ مین پڑ رہے اور روزہ سے بہی تہے پہر دو رکعت نماز شروع کی پہلی رکعت مین سورہ بقر اور دوسری مین آلِ عمران پڑہی نفس کو بہت شاق گذرا تنگ ہوکر کہنے لگا کہ شدّتِ گرمی مین سفر کرنا اور اسقدر مشقت اوٹہانا پہر بہوکے پیاسے مرنا اور شام کو بہی روزہ افطار نکرنا کیا ضرور تہا مین نے کہا ذرا صبر کر اسقدر بیقرار نہو کہ یکایک ایک شخص خوان مین کچھہ کہانا اور پانی سر دلایا بعد سلام علیک کے میرے آگے رکہدیا مین نے کہا یہہ کیا ہے بولا مجکو خواب مین حکم ہوا تہا کہ جلد اوٹہہ اور جو کچھہ ما حضر ہو فلانی مقام پر لیجا حاضر ہو کہ ایک خاص بندہ خدا نے ابہی تک روزہ افطار نہین کیا بس جو کچھہ حاضر تہا خدمت مین حاضر کیا معاف کیجئے پہر مین نے پوچہا کہ مکان تیرا کتنی دور ہے کہا ساٹہہ آٹہہ کوس ہوگا ف

حکایت نقل ہے مالک ابن دینار کی کہ قسم سالن اور میوہ جات سے کچھہ نکہاتے تہے صرف دو چار چپاتی روکہی رات کو تناول کرتے تہے اور جو گرم ہوتی تو مانند سالن کے مزے لیکے کہاتے تہے کہ گرم ہونا روٹی کا بجائے سالن کے سمجھتے تہے اتفاقاً بیمار ہوگئے پہر فضل الٰہی اچہے ہوگئے ایکبار نفس نے گوشت کہانیکی خواہش کی اور بہت تنگ کیا ناچار ہوکر تہوڑا سا گوشت لاکر بہاڑ پر گئے اور گوشت کی خوشبو نفس کو سنگہاتے تہے اور نادان لڑکے مچلنے کیطرح اوس دانا دشمن کو سمجہاتے تہے اور ہر طرح اوس خبیث جبلی کو تسلی دیتے تہے اور کہتے تہے اے نفس مطمئنہ بظاہر مین تجھکو دکھہ دیتا ہون اور حقیقت مین تجکو سکھہ پہنچاتا ہون کہ دنیا کے مزے سے باز رکہتا ہون اور آخرت کے مزے چکہاتا ہون تاکہ تو لذاتِ دنیا سے باز رہے اور عذابِ آخرت سے نجات پاوے اور قیامت مین ذلیل ہووے اور قرب الٰہی مین ہمیشہ خوش رہے اور زار زار روتے تہے اور اس مضمون کے اشعار

پڑہتے تہے کہ اسقدر مین نے صبر کیا لذتِ دنیا سے کہ نفس ناچار ہو کر میرا دوست ہو گیا ہے جو مین نے کہا اوسنے کیا اور کچہہ عذر نکیا اور بہت خواہشین جی مین مانند دریا کے اولٹتین اور جوش مارتی ہین مگر اللہ تعالے کے فضل سے صبر میرا سب پر چا جاتا تہا اور کچہہ خیال مین نولاتا تہا

حکایت نقل ہے حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ مین حضرت سری سقطی اپنے اوستاد کیخدمت مین حاضر ہوا اونکو بہت اوداس پاکر عرض کیا کہ حضرت آج مزاج کیسا ہے اور اسقدر ملال کیون ہے فرمایا کیا کہون کل عجب واردات گذری کہ نفس نے بہت تنگ کیا اور سرد پانی نئے کوزہ سے پینا چاہا بہت برا تارہا مگر وہ باز نہ آیا آخر مجبور ہو کر ایک نیا کوزہ خادمہ سے منگایا اوسنے لاکر خوب صاف کر کے پانی سرد بہر کر میرے پاس رکہدیا جب مین اپنے معمولات سے فارغ ہوا چاہا کہ پانی پیون یکایک آنکہہ لگ گئی کیا دیکہتا ہون کہ ایک حور سراپا نور نہایت خوبصورت حلہ بہشتی سے آراستہ میرے پاس کہڑی ہے مین متحیر ہو گیا کہ الہی یہ حسن وجمال باکمال کس صاحب حسن وجمال کا ہے کہ مین نے آجتک دیکہا نہ سنا پہر مین نے کہا کہ یہہ زیبایش اور آرایش کسکے لئے ہے وہ حور یہہ سنکے بہون چڑہا کر تیوری بدل کر کہنے لگی کہ جو سرد پانی نئے کوزہ کا پینا چاہتے ہین اور خواہش جی کی بجہاتے ہین ہم اونکی واسطے نہین ہین پہر وہ کوزہ کو ٹہوکر مار کر چلی گئی جب مین نیند سے چونکا تو دیکہا وہ کوزہ ٹوٹا پڑا ہے ف

حکایت نقل ہے کہ حبیب عجمی کے نفس نے سات برس تک گوشت کی خواہش کی اور نکہایا اور جب بہت تنگ کیا مجبور ہو کر آدہا درم لیکر بازار کو گئے اوسمین سے آدہے درم کی روٹی لی اور آدہے درم کے کباب لیکر چلے ناگاہ راہ مین ایک لڑکا کسی غریب کا ملا اوس سے پوچہا کہ تو کسکا لڑکا ہے اوسنے کہا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسکا یہہ نام تہا اتفاقاً باپ اوس لڑکے کا حضرت حبیب عجمی کا آشنا تہا یہ سنتے ہی کباب اور روٹی اوسکو دیدی اور بہت افسوس کیا ف

حکایت نقل ہے کہ دو بزرگ صاحب کرامت بلاکشتی دریا سے عبور کرتے تہے اتفاقاً ایک مقام

شہر سے ایک شخص نے اونکی دعوت کی اور قسم قسم سالن سے خاگینہ تیار کیا ایک صاحب نے خوب کہایا
دوسرے نے کم کہایا جب دریا کے کنارے پہنچے جس نے کم کہایا تہا وہ پانی پر چلا گیا اور جس نے کہایا بہت
تہا وہ منہ دیکہتا رونا چلاتا رہ گیا رات کو اپنے اوستاد کو خواب مین دیکہا اور اپنی سب پریشانی
کا حال بیان کیا فرمایا کہ تو نہین جانتا کہ جو کوئی نفس کی تابعداری در شکم پروری کرتا ہے خواہش پر لی
سے محروم رہتا ہے اور دولت معرفت کو نہین پاتا ہے اسواسطے کہ جب تو شکم سیر ہوگا تو مثل
دیوار بیکار پڑا رہیگا اور جو بہوکا رہیگا تو مانند سگ بیدہ کسیکو آزار دیگا جسے ارشاد جناب مولانا مرشدنا:

ع چون شدی تو سیر مرداری شدی ٭ بیخبر افتادہ دیواری شدی ٭ چون گرسنہ میشوی سگ
میشوی ٭ تندرگ و بدرگ میشوی ٭ پس دمی مردار دیگر دم سگی ٭ چون کنی در راہ شیران خوش تگی

ف **حکایت** نقل ہے کہ ایکمرتبہ حاتم اصم نے اپنے شاگرد سے گوشت منگایا وہ گوشت
لینے گیا دیکہا ایک بزرگ گوشت بیچتے ہین اون سے کہا کہ ایک دانگ کا دیجئے اونہون نے گوشت
تازہ اور زیادہ دیا جب اصم کے پاس لایا وہ دیکہکر بہت خوش ہوئے کہا ہر روز اونہین سے لایا کر
جب خادم پہر گوشت لینے گیا گوشت بیچنے والے بزرگ نے کہا تو ہر روز گوشت کہاتا ہے کہا مین
نہین کہاتا بلکہ حاتم کیواسطے لیجاتا ہون متعجب ہوکر کہا حاتم سے بڑا تعجب ہے کہ جو جی چاہتا ہے وہی
کہاتا ہے مجہکو تیس برس گوشت بیچتے گزرے آجتک لذت گوشت سے واقف نہین
ہون اگرچہ نفس مجہکو بہت تنگ کرتا ہے ف

حکایت نقل ہے ابو القاسم قادسیہ سے کہ ایک مرتبہ قادسیہ مین رات کو آواز آئی کہ اے لوگو
فلانے جنگل مین ایک ولیا اللہ کسی مصیبت مین گرفتار ہین جلد جاکر اونکی خبر لو کہ زیادہ دیکہ
ہا دین یہ سنتے ہی سب شہر والے اوس مقام پر پہونچے دیکہا تو ابو الحسن نوری ایک گڑہے مین
پڑے ہین سب اونکو بکمال ادب سے حفاظت جلدی سے نکالکر سوار کرکے شہر مین لائے مین نے اپنے مکان مین اوتارا

دو چار دن کے بعد اونہون نے پہر سفر کیا مین نے کمال ادب سے عرض کیا کہ یا حضرت اسقدر مصیبت اختیار کرنے مین کیا حکمت ہی فرمایا مین مدت سے جنگل کی سیر کرتا پہرتا تہا جب اس شہر کے قریب آیا تو میرا نفس نہایت خوش ہوا کہ یہان ہماری بہت دوست آشنا ہین خوب دعوتین کہائین گے اور چین اڑائین گے اور سب کہہ سفر کے بہول جائین گے مجہکو اوسکی خوشی سے نہایت رنج ہوا کہ یہ صرف دعوت کہانیکے خیال سی اسقدر راضی ہی اوچہلتا کودتا ہی اگر پاویگا تو خدا جانے کیا آفت قیامت برپا کریگا مین نے کہا قسم ہی خدای پاک کی مین تجہکو صورت اس شہر کی از خود نہ کہاونگا اگرچہ تو تڑپ کر مرجاوے - ف

حکایت نقل ہے مالک بن دینار رحمہ اللہ علیہ سی کہ ایکمرتبہ مین نے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ فلانے مقام پر ایک ولیاء اللہ تیری ملاقات کے مشتاق ہین اول خواب کو خیال سمجہا بعدہ جب کئی رات برابر یہی خواب دیکہا تو جلد اوس مقام پر گیا دیکہا کہ ایک بزرگ مسجد کے دروازہ پر اذان کہہ رہے ہین مین نے سلام علیک کی کہا وعلیکم السلام اے مالک بن دینار مین متحیر ہو گیا کہ اونہون نے میرا نام کیونکر جانا کہا جسنے تمکو یہان بہیجا اوسنے تمہارا نام بہی بتایا پہر بعد نماز کے مجہکو گہر مین لے گئے اور روکہی روٹی جو کی میری آگے رکہی مین نے کہا اگر نمک ہوتا تو اوس سے لگا کر کہاتا شیخ نے خادمہ سی اشارہ کیا وہ لوٹا گرو رکہکر نمک لائی پہر مین روٹی کہا کر شکر خدا کا بجالایا کہ الحمد للہ مجکو اسقدر صبر و قناعت حاصل ہی کہ نمک کو بجای سالن کر کے مزے سے روٹی کہائی خادمہ نے کہا سبحان اللہ اگر تم قانع ہوتے تو ہمارا لوٹا کیون گرو ہوتا ہم ستر برس سے نمک سی واقف نہین پس یہ سنتی ہی مالک ابن دینار نے ایک ایک چیخ ماری اور کپڑے پہاڑتے روتے چلاتے ہوی جنگل کو چلے گئے - ف

باب تیسرا ریاضت و عبادت اہل دین

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لوگون نے عرض کی کہ آپ اسقدر مشقت شاقہ کیون اوٹھاتے ہو کہ نہ دنکو چین نہ رات کو آرام کرتے تو فرمایا اگر دنکو آرام کرون تو رعیت بے آرام ہو اور اگر رات کو آرام اور چین کرون تو رعایا بے چین ہے اور نفس امارہ فرصت پاکر خوار کرکے مستحق عذاب قیامت کا کرے پس جو کوئی دوسرے کی راحت اور اپنی نجات چاہے وہ اس دنیا مین کیسے آرام پاوے ف

حکایت نقل ہے مسروق بن الاخدمؒ کے کہ وہ ہمیشہ تہجد گزار تھے اسقدر نماز مین کھڑے رہتے تھے کہ پیر سوج جاتے تھے گھر والے یہ حال دیکھکر بہت گریہ وزاری کرتے تھے ایکمرتبہ اونکی مان نے نہایت تنگ ہوکر کہا اے بیٹا اسقدر کیون مشقت اوٹھاتے ہو اور اپنی جان ناتوان کو دکھ دیتے ہو اللہ تعالے نے کیا تمہارے اکیلے ہی کے لئے دوزخ بنائی ہے جو ایسا ڈرتے ہو بلکہ سارے جہان کیواسطے بنائی ہے پس مرگ انبوہ جشنے دارد عرض کیا کہ آپ نے بجا فرمایا مگر بندہ کو ایک لمحہ بندگی سے غفلت بیجا ہے آگے اوسے اختیار ہے ماری جاہے تو ازبہر جب وقت مرگ قریب ہوا رونا شروع کیا لوگون نے کہا تم اسقدر کیون روتے ہو تمام عمر تمنے عبادت الٰہی مین گزاری ہے کہا یہی تو ڈر ہے کہ اب وقت امتحان ایمان کا ہے مبادا عمر بھر کی کمائی برباد نہو جائے اور قہر الٰہی سر پر آجائے نیکی برباد گنہ لازم ہو واللہ اعلم مستحق ثواب ہون یا لائق عذاب ای کاش کیا اچھا ہوتا جو مین پیدا نہوتا ؎ کاشکے مادر نزادے مرمرا ؛ یا مما شیرے نخوردی درچرا ؛ تو مین اس دکھ مین کیون مبتلا ہوتا ف

حکایت محمد ابن جریحؒ سے نقل ہے کہ ایکمرتبہ مین امام عابدان حضرت وکیع استاد امام شافعیؒ کی خدمتمین گیا چالیس دن وہان رہا ہر روز یہی معاملہ دیکھا کہ وہ ہر روز ایک قرآن مجید ختم کرتے اور ہزار درہم فقرا کو للہ دیتے اور سو حدیث شریف پڑہاتے اور رات دن آرام نہ لیتے ف

حکایت

حکایت نقل ہے ابراہیم ادہم کی کہ ایک مرتبہ جوش وخروش حب خدا مین بہر گئے خودی سے
گزر گئے زیارت بیت اللہ کو سر کے بل چلے کہ ایسے مکان مقدس کو پیر سے جانا کمال بے ادبی
ہے اگرچہ مجہکو دولت حج مدت دراز مین نصیب ہوگی اور پیر سے جاتیوا ہر سال حج کرتے مین ہر
ایک قدم چلتے اور سجدہ کرتے موافق ارشاد مولانا کے ع شنیدم کہ مردی براہ حجاز ٭ بہر
خطوہ کردے دو رکعت نماز ٭ اسیطرح سے سات برس مین مکہ معظمہ مین پہنچے بارہ برس حرم محترم
مین عشا کی وضو سے صبح کی نماز پڑہی بعد اسکے رحلت کی جانب آسمان سے آواز آئی کہ زمین
کے سردار نے آج رحلت کی پہر دن کو تمام شہر مین شہرت ہوئی کہ ابراہیم ادہم نے انتقال کیا ۔
حکایت نقل ہے سلیمان دارانی سے کہ مین ایک مرتبہ حسب معمولی نماز تہجد مین مشغول تہا بعد
فراغ کے نیند سے ذرا انکہہ لگ گئی کیا دیکہتا ہون کہ حور سراپا نور نہایت شکیلہ بزر وزیور حسن و
خوبی بخوبی آراستہ و بلباس حلہ بہشتی پیراستہ ہے اور اوسکے چہرہ کی چمک سے در ودیوار مانند آفتاب
کے چمکتے ہین دیکہکر متحیر ہوگیا کہ الہی یہ نور ظہور کس سراپا نور کا ہے آیا یہہ حسن وجمال ہے یا خواب و
خیال ہے کہ کبہی ایسا دیکہا نہ سنا پہر مجکو پیر سے ٹہوکر مار کر جگایا کہ سبحان اللہ آپ خواب غفلت
مین پڑے ہین اور ہم انتظار محبت مین کہڑے ہین پہر مین فوراً اوٹھ کہڑا ہوا اور اوسوقت کے
سونیسے تائب ہوا اللہ اللہ اوس حسین کے حسن کا وہ عالم تہا کہ اگر وہ ذرا سا جلوہ دکہاتا تو تمام عالم
عالم بیہوشی کا ہوتا بولی اے بیتاب کیا تجکو حقیقت اس آب وتاب عالمتاب کی معلوم نہین جو بصد
بیقراری اور اضطرابی بیتاب ہے مین نے کہا بخدا مجکو آگاہی نہین کہا ایک تیرے کڑکڑاتے جاڑے مین
تو بکمال ادب نماز تہجد پڑہتا تہا اور خوف الہی سے بصد بیقراری واضطراب چشم پر آب اور بیتاب
تہا مجکو حکم ہوا کہ فردوس اعلی سے جلد جا اور اوسکے سرخ آنسو کا اپنے چہرہ پر گلگونہ لگا پہر مین نے
ایسا ہی کیا چہرہ میرا مثل آفتاب کے روشن ہوگیا جیسا کہ اب تو نے دیکہا ٭ ٢٠

حکایت نقل ہی ایک عورت رابعۃ العدویہ کو ہمیشہ اپنے نفس کو کہتی تہین کہ یہ رات اخیر ہے جسقدر ہوسکے بندگی الٰہی کرلے کل تو دنیا سے کوچ کر جائیگی سوائے حسرت کی اور سا کچھہ نہ بچائیگی اسیطرح دم دلاسا نفس کو دیتین اور سب کام دلی بخوبی اوس سے لیتین اور تمام رات یاد الٰہی مین مشغول رہتین بعد نماز صبح کے دن کو بہی اسیطرح نفس کو دم دیدیکر عبادت الٰہی بخوبی بجالاتین جب نیند کا غلبہ ہوتا تو گہر مین ٹہلتین اور نفس کو بہلاتین اور کہتین یہ ذرا سا سونا اور پہر اوٹہنا کس کام کا آخر بعد مرگ کے تا قیام قیامت سونا اور راحت پانا ہے اسی انداز سے پچاس برس تک رات دن عبادت خدا مین گزاری اور کبہی سر تلے تکیہ رکہکر زمین پر بیٹہہ نہ لگائی آخر کو اسی سال مین رحلت کر گئین - ف

حکایت نقل ہے رابعہ بصری کی کہ وہ ہمیشہ شب بیدار رہتین اور چار سو رکعت نماز ادا کرتین پہر صبح کو نماز پڑہ کر سستی رفع کرنے کو ذرا جانماز پر بیٹہہ جاتین پہر آنکہہ لگتی ہی اوچہل پڑتین اور نفس کو بہت لعنت ملامت کرتین کہ تو کبتک خواب غفلت مین رہیگا کیا تجہکو معلوم نہین کہ موت سر پر کہڑی ہے بہت جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے حشر تک سویا کریگا خاک کے سایہ تلے - اور کرتہ موٹے کمل کا پہنے رہتین لوگون نے بعد مرگ کے بموجب وصیت کے اوسمین کفنا دیا پہر کسی عورت نے رابعہ کو خواب مین دیکہا کہ ریشمی سبز کرتہ مکلف پہنے ہوے ہین کہا وہ کرتہ کمل کا کہان ہے بولین اوسکے بدلے اللہ تعالیٰ نے مجکو یہ عطا کیا کہا اے رابعہ کوئی ایسی بات بتا جس سے قرب الٰہی حاصل ہو کہا یاد آلہی سے زیادہ کوئی ذریعہ قرب آلہی کا نہین ہے - ف ۲

حکایت نقل ہی کہ ایکمرتبہ صفوان نے سونے کی قسم کہائی چنانچہ چالیس برس لیٹنے کی نوبت نہ آئی جب کبہی نیند غلبہ کرتی تو زانو پر سر رکہکر سستی رفع کرتے اور پہر بدستور عبادت الٰہی مین

مشغول ہو جاتے جب قریب المرگ ہوئے اور نہایت تکلیف ہوئی تو لوگوں نے کہا دیوار سے
تکیہ لگا بیٹھیے یا ذرا لیٹ جائیے اور ٹک آرام کر لیجیے کہا مرتے وقت کیا عہد توڑوں اور دیوار
پر تکیہ لگاؤں پھر جان بحق تسلیم کی غسل دینے والا کہتا ہے کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ کثرت
سجدہ سے اونکی پیشانی پر نقش ہو گئے تھے۔ ف

باب چوتھا خوف جناب باری اور گریہ وزاری میں

حکایت روایت ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت یحیی علیہ السلام خوف الہی سے
اسقدر روتے تھے کہ تمام گوشت اور پوست رخسار و نکا آنسوؤں سے اوڑ گیا تھا اور عارض گیا یہانتک کہ
دانت نظر آتے تھی مادر مشفقہ یہ حال اونکا دیکھکر زار زار روتیں اور آنسوؤنکا دریا بہاتیں لاچار ہو کر اون
زخموں پر کپڑا رکھدیتیں پھر جسوقت حضرت یحیی علیہ السلام کے دلمیں خوف الہی کا دریا جوش مارتا
تھا آنکھوں کی راہ سے نالے بہاتا تھا تو زخموں کے سب کپڑے بہ جاتے بلکہ اوس زاری و ذوق خوف جناب
باری سے حسب ارشاد جناب مولانا کہ ع عشق صادق بر جمادی تند بہ چہ عجب کہ بر دل
دانا زند بہ پتھر کے جگر پانی ہو کر بہ جاتے ہیں غرض حضرت یحیی علیہ السلام کو دن رات رونے
گزرتا تھا اور مادر مشفقہ کو اون زخموں پر کپڑے رکھتے گذرتا تھا اور حضرت زکریا علیہ السلام کا
دستور تھا کہ جب یحیی علیہ السلام ہوتے تو وعظ فرماتے کہ اونکو ہر گز تاب عذاب قبر
اور حشر کے سننے کی نہی اتفاقاً ایکمرتبہ مجلس وعظ میں حضرت یحیی سر پر چادر اوڑھے ہوئے ایکطرف چھپکے سمٹے ہوئے
بیٹھے تھے حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا دیکھو یہان یحیی ہی یا نہیں چونکہ ہر ایک اشتیاق سے ذکر اللہ میں ہمہ تن
مصروف تھا اور سامعان دنیا و ما فیہا سے بیہوش تھا کسی نے کچھ جواب نہ دیا معلوم ہوا کہ نہیں ہیں پھر آپ نے
وعظ فرمایا اور عذاب دوزخ سے ڈرایا اور فرمایا کہ ابھی میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی الہی لیکر آئے تھے اللہ تعالی نے
دوزخ میں ایک گڑھا عظیم الشان بنایا ہے اوسکا نام سکران ہے اور ایک پہاڑ بلند بنایا ہے اوسکا نام غضبان کہا ہے اور عذاب

کوئی پناہ نپاویگا مگر وہ شخص جو خوف جناب باری سے راتدن اشکباری مانند بارش جاری
کئے کر تا رہیگا پس یکایک حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے
اور تڑپنے لگے جب ذرا افاقہ ہوا روتے اور چلاتے کپڑے پہاڑتے ہوے سر مین خاک ڈالتے ہوے جنگل کو چلے اور
سب اہل جماعت زار زار بصد اضطرابی دل بیقرار رُوتے چلاتے اونکے پیچہے ہوے مگر واللہ اعلم وہ اہل
نظر کہان نظر سے گم ہوگئے کسیکو نظر نہ آئے پہر یہہ سب راہ گمکردہ مجبور ہوکر اولٹ آئے دیکہا تو یہان زکریا
علیہ السلام بیہوش پڑے ہوے چلاتے ہین تب اونکو ہاتون ہاتہہ کمال حفاظت سے اونکے گہر لیگئے پس
مادر شفقہ حضرت یحیٰی علیہ السلام یہہ حال دیکہکر کہٹک گئین اور پریشان ہوکر پوچہنے لگین کہ میرا یحیٰی کہان
ہے سبنے وہ واردات گزشتہ بیان کی پہر لاٹہی لیکر بادل مضطر اونکا پتہ نشان پوچہتے ہوئی
جنگل کو چلین تین رات دن برابر پہاڑون مین بہوکی پیاسی ڈہونڈہتی پہرین کہین پتہ نپایا اتفاقاً
چرواہے بکریان چراتے نظر آئے اونسے پوچہا کہ کوئی آدمی روتا چلاتا سر مین خاک ڈالتا تمنے دیکہا
یا سنا ہے کہا کہ ہان کل شام کو اس پہاڑ کیطرف سے رونے چلانیکی آواز آتی تہی کہ وامصیبتا عذاب
سکران سے اور واویلا سختی غضبان سے مجکو نجات دی یہ الفاظ کوئی کہتا تہا پہر اوس پہاڑ مین جاکر
مادر شفقہ نے دیکہا کہ ایک گڈہے مین حضرت یحیٰی غمگین بیٹہے ہین اور سختی عذاب دوزخ سے واویلا کرتے
ہین مادر شفقہ نے کلیجہ سے لگالیا اور بہت تسلی اور دلاسا فرماکے گہر لے آئین پہر گوشت روٹی اونکے آگے
رکہدی کہا بر اخدا اور حق مادری منو اکچہہ کہا لو اور ذرا سو لو کہ تمہارا جی ٹہکانے ہوجائے اور کلفت پریشانی
مٹجائے کہ بہت خوار زار جنگلون مین بہوکے پیاسے پہرتے رہے ہو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بہت رونا آیا بپاس
خاطر مادر شفقہ کچہہ تہوڑا سا کہا کر سو رہے صبح کو حضرت جبرئیل آئے اور انکو جگاکر کہا اے یحییٰ خدا تعالےٰ تمہیر
رحمت کاملہ بہیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ خاطر جمع رکہو تم عنقریب داخل جنت ہوگے اور بخوبی وہان راحت پاؤگے
یحییٰ اگر تو ایک نظر دوزخ کو دیکہتا او سکی ہیبت او سکے خوف سے پانی ہوکر بہجاتا پہر حضرت یحییٰ خوش ہوکر

کودے اور جنگل کو چلے گئے پہر مادر مشفقہ کو ان کا پتہ نملا کہ کہان گم ہوگئے ١٠

حکایت نقل ہے منصور بن عمار سے کہ وہ ایکبار تیغ بخارات کے شہر گلی کوچہ مین پہرتا تہا ناگاہ ایک مکان سے آواز رونے اور چلانیکی آئی کہ کوئی شخص جناب الہی مین گڑگڑاتا ہے کہ ای مولا میرے آقا میرے ہرچند کہ مین گناہون سے اپنی جان بچاتا ہون مگر خواہش نفسانی اور شیطانی ہروقت مجکو گہیر کر لذت دنیا مین پہنساتی ہین اور عذاب دوزخ اور آفت قیامت کو جی سے بہولاتی ہین اس حال مین سوا تیرے فضل و کرم کے کون میرا حامی اور مددگار ہے یہہ سنکر مین نے باہر سے آیۂ کریمہ ۲۸ پارہ سورۂ تحریم کی قُوا اَنفُسَکُم وَ اَھلِیکُم نَارًا پڑہی یعنے اے ایمان والو بچاؤ تم آپ کو اور اپنے گہر والون کو عذاب دوزخ سے یہہ کلام سنتے ہی بیقرار ہوکے اوسنے ایک چیخ ماری اور گریہ وزاری شروع کی پہر مین اپنے کام کو چلا گیا دوسرے دن صبح کو اوس طرف سے نکلا دیکہا تو لوگ جمع ہین اور ایک جنازہ رکہا ہے اور کفن دفن کا سامان ہو رہا ہے مین نے کہا یہہ جنازہ کس کا ہے لوگون نے کہا رات کو عجب معاملہ گذرا کہ یہہ جوان انہہ خوف الہی سے روتا چلاتا رہا صبح کو مر گیا ف

حکایت روایت ہے حضرت سفیان ثوری رح سے کہ میری کمر حالت جوانی مین جہک گئی تہی کسی نے کہا کہ کیا سبب ہوا کچہہ جواب نہ دیا جب شاگرد خاص نے بہت خوشامد کی کہا کیا کہون کچہہ کہنے کی بات نہین ہے اتفاقاً وقت مرگ اپنے اوستاد کے کہ جو متین اولیاء کاملین مین سے تہے حاضر ہوا تہا فرمایا ای سفیان دیکہتا ہے تو کیا معاملہ کرتا ہے رب میرا میرے ساتہہ یعنے پچاس برس وعظ اور نصیحت سے لوگون کو برائی سے بچایا اور راہ حق پر چلایا اب مجکو حکم ہوا کہ تو ہمارے دربار کے قابل نہین ہے پس سنتے ہی اس کلام کے میرے ہوش و حواس اوڑ گئے اور اوسان خطا ہو گئے اور فوراً بار غم و الم سے کمر جہک گئی کہ جب ایسے کاملون کا یہہ حال ہے تو واللہ اعلم اورون کا کیا حال ہوگا پہر جبتک حضرت سفیان رح زار زار روتے رہے اور اکثر آنکہون سے بجائے آنسوون کے خون ٹپکتا تہا جب بیمار ہوئے ہرچند علاج کیا مفید نہوا

بلکہ کوئی حکیم اونکے مرض سے آگاہ ہوا کہ کیا مرض ہی ایک طبیب نصرانی نے اونکا قارورہ دیکھکر
متحیر ہوکر کہا کہ اللہ اکبر مین نہین جانتا تہا کہ مسلمانون مین بہی ایسے کامل ہوتے ہین کہ اونکا جگر
خوف الہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہگیا جیسا آیہ کریمہ ۲۷ پارہ سورہ حدید مین ارشاد ہی الم یأن للذین
امنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ یعنی کیا نہین آیا ہی وقت کہ ڈرجاوین دل اللہ والونکی اللہ
کی یاد سے ف حکایت نقل ہی کہ ایکمرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سی کسی نے کہا کہ آپ ہمیشہ
کیون غمگین اور اداس رہتے ہین اور رات دن روتے ہین کہا خوف الہی سے ہردم ڈرتا اور جلاتا ہون کہ
مبادا شیطان اور نفس کے فریب مین آکر مستحق عذاب ہوجاؤن کہ اللہ تعالے کی ذات بڑی بے پرواہ ہی یعنی اون
کیسکی پرواہ نہین ہی اتفاقاً بیمار ہوے ایک سردار اونکی دیکھنے کو آیا دیکھا تو اونکی تمام گہر مین پانی بہتا ہی خادم
سے کہا کہ یہ پانی کہان سے آیا ہے کیا کوئی پانی کا برتن ٹوٹ گیا ہی کہا نہین مین نے ایکبار
آگ روشن کی پس شیخ دیکہتے ہی اسقدر روئے کہ تمام مکان آنسوؤن سی بہرگیا۔ ف

حکایت نقل ہی فتح الموصلی رحمہ اللہ علیہ سی کہ بڑے عابد زاہد تہے حسب مقدور راہ خدا مین
فقرا کو دیتے تہے ایکدن کوئی خادم خدمت مین آیا دیکہا تو جانماز پر دیوار سی لگے ہوے منہ پر
ہاتہہ دہرے بیٹہے روتے ہین اور آنکہونسی سرخ آنسو بہتے ہین یہ حال دیکہکر حیران ہوگیا عرض
کیا یا حضرت خیر ہی اسقدر گریہ وزاری کیون کرتے ہو فرمایا کچہہ کہنے کی بات ہو تو کہون اگرچہ خوف الہی سی
ہمیشہ روتا تہا مگر دو برس سے خوف الہی ایسا جی مین سمایا کہ آنکہون سی سرخ آنسوؤنکا دریا
بہایا بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکہا کہا کیا معاملہ جناب الہی مین گزرا فرمایا اوس رحیم
کریم نے اپنی رحم کرم کو کام فرمایا اور اپنے قرب مین عرش معلی پر مقام عطا کیا فرمایا اے میری
بندی تو کیون اسقدر روتا چلاتا تہا مین نے عرض کیا کہ مالک میرے غلام ہر وقت آقا سی ڈرتا
رہتا ہی واللہ اعلم کونسی بات سی خوش ہوجاے اور کس بات سی ناخوش فرمایا تیری رونی نے سب تیرے گناہ مٹادی

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ مالک ابن دینار کسی قبرستان مین گئے وہان کچہہ لوگ مردے کو دفنا
تہے اس حال سے ایسا خوف الٰہی اونپر چہا گیا کہ بیہوش ہو گئے اور عالم بیہوشی مین اوس
قسم کے مضامین ادا کرتے تہی مثنوی ہست این زندگی یہ آج جو مغرور یا مین ہوا ئی ہی صورتین مین جو انکی
نظر مین پہر لوگ انکو اوٹہا لائے جب ہوش ہوا کہا اسبات سی ڈرتا ہون کہ لوگ دیوانہ پاگل کہین گے
اور لڑکے اینٹ پتہر مارینگے اور تالی دینگے ورنہ سب کپڑے پہاڑ ڈالتا اور ایک کمبل اوڑہ لیتا اور
خاک دہول مین ملجاتا اور ہر گلی کوچہ مین کہتا پہرتا کہ بہائیو کہین نفس شیطان کے دہوکے مین آکر دین
کو دنیا کے لیئے برباد نکردینا اور عذاب دوزخ سے جان بچانا کہ موت ہر وقت سر پر کہڑی ہوئی ہی
اور حیات مستعار گہڑی دو گہڑی کی ہی فضل الٰہی سی بہت لوگ حق کو مانتے اور ناحق حق سی پہر کر
دین و دنیا نہ کہوتے پہر وقت مرگ کے خادمون کو بلا کر وصیت کی کہ خبردار سر موا مین فرق نکرنا یعنی بعد موت
کے میری پیشانی پر لکہنا کہ مالک ابن دینار نے مالک کی تابعداری سی بہاگا ہے اوسکا جنازہ کوئی
نہ اوٹہانا پہر ہاتہہ باندہکر رسی گلے مین ڈالکر اوندہے منہ گہسٹنا جیسے غلام بہاگے کو آقا کے آگے گہسیٹتے
اور ذلیل و خوار کرتے لاتے ہین اور تین مقام پر میرا حال دریافت کرنا اول قبر مین رکہکر منہ میرا کہولکر
دیکہنا کہ سیاہ ہے یا نورانی دوسرے روز حشر کہ اعمال نامہ سیدہے ہاتہہ مین ہے یا اولٹے مین تیسرے
جب اعمال تلین دیکہنا پلہ نیکی کا بہاری ہے یا بدی کا پہر مالک ابن دینار نے کہا ای کاش مین پیدا
نہوتا تو خوب ہوتا دنیا و آخرت کی مصیبت مین گرفتار نہوتا قریب شام کے اوسی دم غیب سے آواز
آئی کہ ہمنے مالک ابن دینار کو سب عذابون سے نجات دی اور مغفرت کی تب سب خادم کو دیکر اور
بہت خوش ہوے اوسوقت مالک ابن دینار نے اونگلی شہادت کی اوٹہائی اور کلمہ شہادت اشہد
ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ پڑہا اور جان بحق تسلیم کی۔ ت
حکایت نقل ہے زین ابن اضحیہ سے کہ ایکمرتبہ موت کا خیال میرے دلپر چہا گیا لذات دنیا مجہکو

یک قلم دل سے بہول گیا مین نے اپنی بیٹے سے کہا میری ساٹھہ برس کی عمر ہوئی جسکے اکیس ہزار
چھہ سو دن ہوئے کم سے کم ایک ہی گناہ ہر روز کا شمار کیا جاوے تو قیامت مین کیونکر چہٹکارا ہوگا پہر
عمامہ سر سے پہینکدے یا کبھی اپنے سینے پیٹتے کبھی زمین پر لوٹتے تہے اور زار زار روتے اور چلاتے تہے چشمہ چشم سے
اشک باری اور زبان سے وصف جناب باری جاری تہی آخر بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے
اور اوسی حالت مین جان بحق تسلیم ہوے ۔

حکایت نقل ہے کہ عطا سلمی نے چالیس برس آسمان کیطرف نہ دیکھا اور نہ کسینے انکو ہنستے دیکھا
جب جوش محبت خدا مین آتے رونا شروع کرتے تین رات دن برابر روتے تہے اور جب بادل آتا اور بجلی
چمکتی تو دل بہر آتا اور سارا بدن کانپتا اور ڈر کے مارے ہردم اوٹہتے بیٹہتے اور کہتے جو آفت
اور مصیبت دنیا مین آتی ہے اور ہر ایک کو خوار و ذلیل کرتی ہے میری ہی اعمال کی شامت سے
ہے اگر اے کاش مین مرجاتا تو خوب ہوتا کہ سب آدمی اس آفت ناگہانی اور بلاے آسمانی سے
نجات پاتے جیسے سعدی علیہ الرحمۃ کسی بزرگ کا مقولہ نقل کرتے ہین بیت چہ بودے کہ دوزخ
زمن پر شدی ۔ مگر دیگران را رہای بدی ۔ پہر کہتے ای نفس بلا شک موت آنیوالی ہے مقام
تیرا قبر ہے اور گزرگاہ تیری دوزخ ہے اور نگہبان تیرے منکر نکیر ہین اور قاضی تیرا اللہ تعالی ہے اور
قیدخانہ تیرا دوزخ ہے اور داروغہ اوسکا مالک ہے ۔ پس قاضی جابر نہین داروغہ رشوت خوار نہین
قیدخانہ لوٹنے والا نہین پہر سختی عذاب سے نجات کیونکر ہوگی کیا معلوم کہ مین مستحق دوزخ ہون
یا لایق بہشت اس قسم کی باتین کرتے تہے اور زار زار روتے تہے اور چشمہ چشم سے نالی بہاتے
تہے اتفاقاً ایک شخص خدمت مین آیا دیکھا تو ایک گوشہ مسجد مین بیٹہے ہین اور ادہر اودہر پانی
بہتا ہے خادم سے پوچھا کیا شیخ آداب مسجد نہین کرتے جو وضو کا پانی مسجد مین بہاتے ہین اوسنے
کہا یہہ پانی وضو کا نہین ہے بلکہ چشمہ چشم سے بہا ہے پہر بعد مرگ کے کسینے خواب مین دیکھا تو پوچھا

تمہارا کیا حال گذرا کہا فضل الہی کی کچھ انتہا نہین اسقدر سکھ پایا کہ سارے دکھ دنیا کے بہولگیا
اور رب العزت نے فرمایا اے میرے بندے تو کیون اسقدر دنیا مین روتا تہا عرض کیا تیرے ڈر سے
ارشاد کیا کیا تو نہین جانتا تہا کہ اللہ رحیم وکریم ہے ف

حکایت نقل ہے کہ ہمیشہ منصور ابن عمارؒ خوف الہی سے ایسے روتے تہے جیسے کسیکا جوان بیٹا
مرجاوے اکثر تہجد کو روئے اور چلائے کسی نے کہا اے شیخ کیون ایسے زار زار روتے اور چلاتے ہو تم کچھ دنیادار نہیے
مالدار نہیے کہ کچھ معاملات دنیا سے صدمہ پہونچا ہو اسی برس عبادت الہی مین مشغول رہے شیخ نے کہا
عبادت سب دیکہتے ہین اور گناہ سوا خدا کے کوئی نہین دیکہتا کیا معلوم ہے کہ میری کوئی عبادت
قبول ہوئی یا نہین ہوئی اسواسطے روتا اور گڑگڑاتا ہون کہ اس بندۂ ناچیز کی ناچیز بندگی کو
قبول فرماوے اور میرے گناہون سے درگذر کرے پہر بیٹے کو وصیت کی کہ وقت مرگ منہ میرا جانب
قبلہ کردینا پسینہ منہ پر اور آنسو آنکہون مین ڈبڈباتے دیکہو تو ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے مدد کرنا اللہ تعالی کی ذات سے امید ہے کہ میرا خاتمہ بخیر ہو اور بعد دفن کے آواز بلند کلمہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہنا کہ جواب منکر نکیر سے آسانی ہوگی پہر جناب باری مین ساتھ
گریہ وزاری کے عرض کرنا کہ الہی یہ تیرا غلام ہے سوائے گناہ اسکے پاس نیکی کا نام نہین
ہے اگر تو عذاب کریگا تو وہ اسکی لایق ہے اور اگر تو بخشدیگا تو تو اسکی لایق ہے بعد اسکے انتقال کیا وہ
بیٹا وصیت انکی بجالایا پہر دوسرے روز خواب مین دیکہا پوچہا کیا حال گزرا کہا کچہ مت پوچہہ بڑا نازک مقام
ہے وقت حساب کے مجہسے کہا کیا نیک کمائی لایا ہے مین نے کہا ستر دلیلین لایا ہون کہا ایک بہی قابل
قبول نہین ہے سنتے ہی تہرا گیا آپسے کہو گیا حشر کا عالم برپا ہوگیا پہر کہا اور بہی کچھ لایا ہے مین نے
کہا ہان پندرہ لڑائی کفار سے لڑا ہون کہا یہ بہی قابل قبول نہین ہے کہا اور بہی کچھ عرض
ہے عرض کیا سو ہزار درہم کہدئیے ہین حکم ہوا یہ بہی قبول نہین ہے پہر تو مین بہت گہبرا گیا

اب کوئی صورت نجات کی باقی نہین چیزون پر بہروسہ تہا اون کا تو یہہ حال ہوا۔
مایوس ہوتے ہی حکم ہوا کہ کیا تجھکو یاد نہین ہے کہ تو نے راستہ مین سے ایک کانٹا اوٹہا کر ایک طرف پہینک دیا تہا کہ مبادا کوئی راہگیر ایذا پاوے اس سبب سے ہمنے تجھے بخشدیا۔

باب پانچوان خاموشی اور خوش اخلاقی اور دلجوئی مین

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ادب دینے کیواسطے غلامون کے کان ملے کہ کوئی قصور ہوگیا تہا غلام نے درد سے آہ کی فوراً چھوڑ دیا فرمایا تیری آہ تیرے جی مین جالگی تو بہی اسی طور سے میرے کان مل تا بدلہ ہوجاوے اور صدمہ دلی مٹجاوے اوس نے عرض کیا کہ غلام سے ایسی بے ادبی ہوگی مجکو معاف کیجئے فرمایا تابعدار کو تابعداری حکم آقا کی واجب ہے پس تمکو ہمارے حکم کی متابعت ضروری اور ہماری خوشی اسی بات مین ہی آخر غلام نے مجبور ہوکر بحکم الامر فوق الادب کے کمال تعظیم اور تکریم سے گوش سراپا ہوش کو ہاتہ لگایا اور حکم بجالایا فرمایا زور سے مل عرض کیا اے آقا جیسے آپ زیادتی سے خوف کرتے ہین مین بہی ڈرتا ہون کہ مبادا روز قیامت اس مواخذہ مین گرفتار ہوجاؤن یہ سنکر حضرت بہت روے اور اوسکو آزاد کردیا فرمایا مین تجھسے بہت راضی رہا پہر دعا کی اے خدا تو بہی اس سے راضی ہو اور اپنے فضل وکرم سے اسکو بخشدیجئے

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھکو پانچ مرتبہ زہر دیا گیا فضل الہی سے کچھہ اثر نہ کیا مگر چھٹے مرتبہ کارگر ہوگیا اور تمام جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہ گیا قریب وفات آپکے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ روتے ہوے تشریف لائے دونون چہرہ نورانی کہ چاند سورج کی سی چمک رکہتے تہی اوسوقت کم نور تہے جیسے قریب شام کے سورج بے نور اور چاند سورج کی روشنی سے بخوبی روشن نہین ہوتا اسواسطے کہ حضرت امام حسن رض مانند سورج

قریب غروب کے کم روشن اور حضرت امام حسینؓ باعث غم کے مانند چاند کے کم نور
تھے پھر حضرت امام حسینؓ نے پوچھا کہ یا حضرت یہ حرکت آپکی خدمت مین کس نے کی فرمایا
اس خیال سے پریشان حال نہو اور کچھ باز پرس نکرو بلکہ درگزر کرو کہ ہم خاندان اہل بیت
اور اہل نبوت سے ہین اور در پے اس امر کے ہونا ہرگز شایان شان اہل بیت اور
خاندان عالیشان نبوت کے نہین ہے اسواسطے کہ جب ہم بخشانیوالے اور شفاعت کرنیوالے
گرفتار کرانیوالے اور پھنسانیوالے ہون تو چھوڑانیوالے اور شفاعت کرانیوالے کون ہونگے
جب مسیحا دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی ۔ کون رہ تبلا سکے جب خضر بہکانے لگے ۔ بلکہ قسم ہے
عزت و جلال ذوالجلال کی کہ زہر دینوالے کو بھی جنت مین ہمراہ اپنے لیجاؤنگا ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ معہ چار سو یاروں اور خادمون کے
کہین تشریف فرما ہوئے اور عمامہ عربی مانند رسول اللہ سر پے اور ذوالفقار حضرت علیؓ کمر
سے باندھے ہوئے اون یارون مین مانند ستارون کے چاند سے چمکتے تھے ماشاءاللہ حسن
خداداد کا وہ عالم تھا کہ تمام عالم کو بیتابی کا عالم تھا **بیت** بالاے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی ۔ کسی مدہوش کی زبان سے یہ شعر بے ساختہ نکلتا تھا **بیت**
کاکل شکین بدوش انداختہ ۔ وز نگاہے کار عالم ساختہ ۔ اور کوئی خموش زبان حال
سے یہ شعر پڑہتا تھا **بیت** اسے جہانے محو روئیت محو سیمای گئے ۔ وے تماشا گاہ
عالم در تماشا ئے ۔ الله الله جہان وہ جان جہان گزرتے تھے وہان اہل جہان
جان سے گزرتے تھے القصہ ایک عرب عالم بیتابی سے گونہ تاب لاکر بول اوٹھا
کہ یہ حسین کون ہین کسی نے کہا حسینؓ ہین پھر واسطے آزمائش اور دریافت کرنے اخلاق
اور شہرہ آفاق فی الاخلاق کے چند کلام بیجا کہنے لگا ہمراہیان باادب نے تاب نہ لاکر

چاہا کہ اوس بے ادب کو ادب دین آپ نے تبسم کیا اور اوس دور از عقل کو نزدیک بلا کر فرمایا کہ اے مدہوش ہوش پکڑ اسقدر آدمیت سے نہ گزر اگر بھوکا ہے تو کھانا ہر قسم کا مہیا ہے اگر پیاسا ہے تو آب سرد موجود ہی اگر قرضدار ہے تو درہم و دینار بیشمار ہے اگر کوئی دشمن درپے آزار ہے تدارک اوسکا تیار ہے یہہ شیرین کلامی اوس شیرین کلام کی سنتے ہی لوٹ پوٹ ہو گیا کبھی قدم چومتا تہا کبھی ہاتھہ جوڑتا تہا اور بار ندامت سے سر نہ اوٹہا سکتا تہا اور کہتا تہا ای ابن رسول اللہ واللہ جیسا مین سنتا تہا اوس سے بہی زیادہ پایا ہ مے شنیدم کہ راحت جانے ؛ چون بدیدم ہزار چندانی ؛ چہ نامی کہ مولای نام توام ؛ درم ناخریدہ غلام توام۔ پہر آپنے ہمراہیون سے ارشاد کیا کہ ہم دل او کہڑون کے سنبہالنے والے ہین جیسے رسی کشتی بہتی ہوئی کو روک لیتی ہے یعنے مجکو دانای راز نے اس راز پر مطلع کیا اسواسطے تمہارے کہے پر عمل نکیا اور اللہ والے وہی کرتے ہین جو اللہ کراتا ہے چنانچہ اس کلام ہمکلام خدا کے کلام جناب مولانا بہی تصدیق کرتا ہے ہ بندگان خاص علام الغیوب ؛ درجہان جان جواسیس القلوب ؛ در درون دل درآید چون خیال ؛ پیش او مکشوف باشد سر حال سچ ہے ہ آنکہ واقف گشت بر اسرار ہو ؛ سر مخلوقات چہ بود پیش او ؛ جیسے کہ ہ چشم شان راہم زنور ارشتہ اند ؛ تا زروح و از ملک بگذشتہ اند۔ آنکہ از حق یابد او وحی و جواب ہرچہ فرماید بود عین صواب ؛

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حسان بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ یارون کے جاتے تہے راہ مین ایک نیا مکان دیکہکر کہا یہہ کسکا مکان ہے مین نے کبہی نہین دیکہا یہہ کہتے ہی جی مین بہت پشیمان ہوئے کہ ناحق مین نے کلمہ کیون کہا مجکو اس کار سے کیا سروکار تہا پہر قسم کہائی اور اوسکے بدلے سال بہر روزہ رکہا۔

حکایت نقل ہے مالک ابن ضیغم سے کہ ہمیشہ میرے باپ بعد نماز عصر کے شام تک سوتے تہے ایکبار ریاح القیس رح بعد نماز عصر اونکی ملاقات کو آئے اونکو سوتا سنکر پلٹ گئے اور کہا کہ یہہ کیا وقت سونیکا ہے پہر مین نے آدمی بہیجا کہ تو اونکو جلد لوٹا لا مین اونکو بہی اوٹہا دونگا وہ آدمی بعد نماز مغرب لوٹ کر آیا مین نے کہا خیر ہے جو اسقدر دیر مین آیا اور ریاح القیس کو ساتہہ لایا کہا اسوقت عجیب معاملہ گزرا کہ وہ یہان سے روتے ہوے سیدہے قبرستان کو گئے مین بہی اونکے پیچہے گیا اوہون نے وہان جا کر بہت سی لعنت ملامت اپنے اوپر کے اور زار زار روتے اور چلاتے تہے کہ مین نے کیون کہا کہ یہہ کیا وقت سونے کا ہے پہر قسم کہائی کہ سال بہر نہ سوؤنگا ہر چند مین نے اونسے پہرنے کی التجا کی اوہون نے کچہہ التفات نکیا لاچار ہوکر مین وہان سے اولٹ آیا ف

حکایت نقل ہے عبد اللہ ابن عوف رح کی کہ وہ ہمیشہ چپ رہتے تہے اور بیفائدہ بات نکرتے تہے کبہی اولاد یا غلام یا باندی وغیرہ پر خفا ہوتے تو البتہ یہہ کلمہ کہتے کہ بارک اللہ علیک ایکبار تبہ اوس اونٹ کو جو اونکو بہت پیارا تہا آپ نے بہت حج اور سفر کیئے تہے اوس بہت لڑائیان کفار سے لڑے تہے کہ اپنے ہی ہاتہہ سے اوسکو دانہ چارہ کہلاتے اور پانی پلاتے تہے اتفاقاً ایک غلام پانی پلانے کو لیگیا راہ مین اوسکے ایسی لکڑی ماری کہ کہ اندہا ہو گیا گہر والون نے کہا آج خدا خیر کرے وہ بہت ناخوش ہون گے کہ اونکی پیارے اونٹ کو نکما کر دیا۔ جب عبد اللہ ابن عوف نے یہہ خبر سنی غلام کو بلا کر کہا بارک اللہ علیک اور اے لوگو گواہ رہو کہ مین نے اس غلام کو آزاد کیا پہر تا مرگ روتے رہے کہ مین نے یہہ کلمہ بیفائدہ کیون کہا کہ لوگو گواہ رہو مین نے اس غلام کو آزاد کیا ف

حکایت نقل ہی ربیع ابن الخثیم سے کہ تیس برس کے عرصہ مین اونہون نے تین کلام کیے
اول یہ کہ ایک دوست سے پوچھا کہ تمہاری مان زندہ ہین یا نہین دوسری یہ کہ جب واقعہ
کربلا کا واقع ہوا اور اہل بیت شہید ہوگئے اور باقی اولاد رسول اللہ پر شدت ظلم ظالمون کے
شروع ہوے کہ زمین و آسمان گریان اور دل جنگل اور پہاڑ کا بریان تھا اور تمام عالم مین
حشر کا سا عالم برپا تھا جوش خروش محبت اولاد رسول اللہ مین بہر گئے اور یکایک دریا سے
ابل گئے اور جناب باری مین عرض کرنے لگے کہ اے مالک دوجہان کے تو خوب
جانتا ہے کہ جو ان احمقون نے ظلم و زیادتی کی ہے اور اہل حق کو ناحق ایذا پہنچائی ہے
انصاف دن انصاف کے تیرے ہاتھ ہی پہر تا مرگ کچھ کلام نکیا۔ ف

حکایت نقل ہی کہ ایکمرتبہ مشایخ صورت جمع ہوکر کہین دعوت کہانے جاتے تہی ابراہیم ادہم
کو بہی بلا یا وہ بہی اس جماعت مین شامل ہوئے پہر ایک اور شخص کا انتظار تہا کسی نے اوس
جماعت مین سے کہا کہ وہ بڑے مرزا منش ہین بڑی دیر مین آوین گے یہ کلام سنتے ہی ابراہیم
چپکے چلے آئے کہ یہان غیبت ہوتی ہی پہر آکر اپنے نفس کو لعنت ملامت کی کہ تو نے
کہانے کی طمع سے مسلمان بہائی کی غیبت سنی اور پہر آئندہ ایسی دعوت کہانے
سے توبہ کی کہ جسمین مومن کی غیبت ہو۔ ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ جنگل مین پہرتے تہی اتفاقاً
ایک سوار ملا اوس نے پوچھا آبادی کدہر ہے آپنے قبرستان کی طرف اشارہ کیا اوس نے
ناخوش ہوکر کہا تو مجھہ سے ٹھٹھا کرتا ہے مین آبادی اور مکان پوچھتا ہون اور یہ بربادی
اور قبرستان کے نشان بتاتا ہے پہر مارے کوڑون کے ابراہیم کو لہولہان کردیا اور
شہر کو چلا گیا جب قریب شہر کے پہونچا دیکہا کہ تمام شہر کے مرد و عورت جہنجی کے جہنجی چلے آتے ہین

سوار نے متحیر ہو کر کہا خیر ہے کیون شہر سے نکلے جاتے ہو کہا ہمنے سُنا ہی کہ حضرت ابراہیم ادہم
اِس جنگل مین تشریف لائے ہین اُنکی زیارت کو جاتے ہین سوار اپنے جی مین کھٹک گیا
اور ڈر گیا کہ کہین وُہی نہون جنکو مینے مارا ہے لوگون سے اُنکا رنگ ڈہنگ پوچھا
لوگون نے بیان کیا اس صورت اور اس سیرت کے ہین پہر اپنے اوپر لعنت ملامت
کرتا ہوا اُس گروہ کے ساتھہ اولٹ گیا دیکھا کہ حضرت خون اپنے کپڑون اور جسم سے
دہو رہے ہین قدمون پر گر پڑا اور ہاتھہ جوڑ کر کہا قصور میرا معاف کیجیے واللہ مین آپ سے
واقف نہ تھا فرمایا مینے سر معاف کیا مین اپنے بدلے کسیکو گرفتار کرانا منظور نہین کرتا اور
مینے تو خلاف نہ کہا تہا کہ آبادی حقیقت مین وہی ہے جو رات دن آباد ہوتی ہو جیسے
قبرستان آپکی خوش فہمی نے مجہے مصیبت اور رنج نہین ندامت مین ڈالا

باب چھٹا توبہ اور اسباب توبہ مین

حکایت نقل ہے کہ حضرت سری سقطی رح بہت بڑے اولیاء کامل تہے چنانچہ پیر حضرت
پیران پیر کے ہین اور امام الاولیا اُنکا لقب تہا اور بغداد شریف مین اکثر وعظ فرمایا کرتے تہے
ہزارون آدمی اُن سے ہدایت پاتے تہے ایک مرتبہ احمد بن یزید مصاحب خلیفہ وقت مع صدہا
غلام ترکی وردی بڑی تزک و شان سے آئے اور ایک طرف مجلس وعظ مین بیٹہ گئے حضرت
فرما رہے تھے کہ حضرت آدم سے لیکے تا ایندم کہ آٹھہ ہزار برس ہوئے ہونگے کوئی مخلوقات
مین انسان سے ضعیف تر اور نافرمانی جناب باری مین دلیر تر اور حیلہ گر جملہ کائنات
سے منظم تر جناب باری نے پیدا نہین کیا چنانچہ ہزارون طرح سے رب العزت
نے اسکو نجات دارین کے واسطے سمجہایا اور صدہا طریقے سے اسے
والون نے سمجہایا مگر اُسکے ایک کار گر نہوا چونکہ کلام الٰہی مثل اکسیر پر تاثیر کے ہی

کہ ایکدم مین قلب آدمی کو پھیر دیتا ہے اور حقیقتِ انسانی کو انوار رحمانی سے مزین کردیتا ہے
حسب ارشاد جناب مولانا ع در دمے سومن کند زندیق را۔ یہہ سنتے ہی احمد بن یزید کے تیر سا جگر
مین پار ہوگیا روتے روتے بیہوش ہوگئے جب کچھہ افاقہ ہوا گرتا پڑتا اپنے گھر گیا وہان کچھہ کھایا
نہ پیا نہ کچھہ کلام کیا دوسرے دن پھر تنہا اگر چپکے سے بیٹھ گیا وعظ سنتا رہا بعد وعظ کے جب
سب آدمی چلے گئے حضرت سری سقطی رح کی خدمت مین عرض کیا کہ یا حضرت وعظ آپکا میرے
کارگر ہوگیا اور تیر سا جگر کے پار نکل گیا اور بالکل محبت دنیا کی جی سے نکل گئی اور عظمت حق
جی مین سما گئی اب دنیا اور اہل دنیا کی صورت سے مجکو نفرت اور وحشت معلوم ہوتی ہے
اور اون سے کوسون جی بھاگتا ہے سچ ہے جب لذتِ ایمانی جی جان مین سما جاتی ہے
تو سب طرف سے دل سرد ہو جاتا ہے جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہین ؎ چون ازان
اقبال شیرین شد دہان ۔ سرد شد بر آدمی ملکِ جہان ۔ پھر جنگل کو چلے گئے تھوڑے دن کے
بعد ایک عورت روتی چلاتی حضرت کی خدمت مین آئی کہ یا حضرت میرا بیٹا خوش رو خوشخو
خوب صورت خوب سیرت نازک اندام دل آرام آپ کے وعظ مین اول مرتبہ بڑی کروفر سے
آیا تھا پھر یہان سے فقیر ہوکر گیا وہ سب سامان ریاست اور حشمت کا پھینک کر آیا بیچارے
بار جوایا اوسکا پھر پتا نہ پایا کہ کیا ہوا اور کہان گیا یہہ کہتے تھے اور زار زار روتی تھی اور ہر ایک
کھڑے بیٹھے کو رولاتی تھی حتے کہ حضرت کو بھی رقت آگئی معلوم ہوا کہ احمد بن یزید کی مان
یہی ہے فرمایا اے نیکبخت صبر کر اور ذرا قرار پکڑ جسوقت وہ یہان آویگا فوراً تجکو اطلاع
ہوگی حضرت کے ارشاد سے اُس بیچین کے جی کو ٹک چین ہوا اور دل بیقرار نے ذرا قرار
پکڑا پھر گھر کو چلی گئی تھوڑے دن کے بعد رات کو آکر حضرت کے دروازہ کے کسی نے کنڈی
کھڑکائی فرمایا کون ہے کہا احمد بن یزید ہے خادم کو ارشاد کیا دروازہ کھولدے

اوراسکی مان کو جلد بلا لا پھر اوس نے اگر حضرت سے سلام علیکم کی آپ نے بعد جواب کے فرمایا تیرا کیا حال ہے جو ایسا حقیر اور خوار و زار ہے کہ کمر جھک گئی صورت بدل گئی کہا اے امام وقت مین بہت خوش ہون تمنے مجکو دنیا سے چھڑا دیا اور خدا سے ملا یا مین تمہارا احسان کس دل و جان سے بیان کرون اللہ تعالے تمکو اسکی جزا دیگا ناگاہ اوسکی مان اور جورو لڑکے رونے چلانے لگے اوسکا یہہ حال دیکھکر نہایت پریشان حال ہو گئے اسقدر روتے چیخین مارتے تھے کہ در و دیوار کو رولاتے تھے آدمی کا تو کیا ذکر ہے پہر مادر مشفقہ نے کہا اے میرے جگر پارہ کیا ان بچون کے حال پر بہی تجکو رحم نہین آتا کیا ہو گیا کیا تیرے جی مین سما گیا پھر ہر طرح سے منت و خوشامد کی کہ کسی ڈہب سے گہر تک چلے ہرگز نہ مانا تنگ ہو کر حضرت کی خدمت مین عرض کرنے لگا کہ یا حضرت آپ نے یہہ کیا بلا میرے پیچھے لگا دی کہ مجکو جان چھڑانی مشکل ہو گئی فرمایا مین نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے پہر عورت مایوس ہو کر کہنے لگی ہائے میری جوانی کیونکر کٹے گی کہا تجکو اختیار ہے جو تیرا جی چاہے سو کر میرے خیال مین نہ پڑ مین خودی سے گزر گیا خدا کی محبت مین لگ گیا بی بی نے کہا اپنے بیٹے کو اپنے ساتھہ لو کہا بہت اچھا پہر ریشمین کپڑے اوتارنے شروع کئے اور اوسکے ہاتھہ مین زنبیل دینے کا قصد کیا تب مان نے واویلا کر کے لڑکے کو لے لیا کہا آیندہ تمکو اختیار ہے میرے پاس یہہ تو میری ہی صورت ہو کر رہیگا یہہ حال دیکھکر ہر کس و ناکس زار زار روتا تھا گویا وہان حشر برپا تھا پہر احمد بن یزید سب کو روتا چلاتا چہوڑ کر جنگل کو چلا گیا اور راہ خدا سے منہ نہ موڑا بعد دو برس کے حضرت کے پاس ایک آدمی آیا کہ آپ کو احمد بن یزید نے بلایا ہے اب اوسکا وقت آخر ہے۔ آپ اسکے ہمراہ گئے دیکہین تو قبرستان شونیزیہ مین ایک جانب کو تنگ و تاریک جگہہ مین پڑے ہین اور ایسے کلمات کہتے ہین کہ بہلائی چاہنے والو بہلائی کرنا پہر آپ صبح تک ہان

ہے پہر مکان کو آئے کہ تجویز تجہیز و تکفین کی کرین دیکھا تو ہزارون آدمی شہر سے آتے ہین متحیر ہو کر کہا خیر ہے بولے خیر ہے رات کو ایک آواز غیب سے آئی تہی کہ جسکو نماز جنازہ اولیاء اللہ کی پڑہنی ہو وہ متبرہ شونیزیہ مین صبح کو جاوے اسواسطے ہم شہر والے وہان جاتے ہین چنانچہ کثرت ہجوم سے قریب نماز عصر کے دفن کی نوبت پہنچی۔

حکایت نقل ہو ایک شخص دیندار سے کہ ایک مرتبہ میری دیوار گر پڑی مزدور دونکے اڈے پر گیا کہ کسی مزدور کو لاکر دیوار درست کراؤن وہان جا کر دیکھا کہ ایک جوان بارایمان خوش کلام نیک سیرت کے سوا اور کوئی مزدور نہین ہے اُن سے کہا کہ ہماری دیوار بنا دو اور مزدوری اپنی لو کہا بہت اچھا مگر تین شرط پر جو کہ مزدوری مقرر ہو جاوے اس مین فرق ہو اور ہماری طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور نماز کے واسطے پہلے سے اجازت دیدو کہا مجکو سب قبول منظور ہے پہر گہر لا کر انکو کام بتا دیا اور مین اپنے کام کو چلا گیا پہر شام کو دیکھا تو دو مزدورونکے برابر کام کیا تہا مینے بہت خوش ہو کر مزدوری مقررہ دیکر رخصت کر دیا پہر صبح کو اُن کا انتظار کیا جب بہت دیر ہوئی تو پہر مجمع مزدورون پر گیا انکو وہان نپایا اورون سے بتا انکا پوچھا معلوم ہوا کہ وہ ہر روز مزدوری نہین کرتے ہین بلکہ ہفتہ مین ایک دن کرتے ہین اور سات روز کہاتے ہین مین یہ سمجہا کہ وہ کوئی کاملین سے ہین کہ وقت ضرورت بقدر حاجت مزدوری کر لیتے ہین اور شب و روز عبادت الٰہی مین مصروف رہتے ہین پہر اُنکے مکان پر گیا دیکہا تو بیمار ہین اور زمین پر پڑے ہین اُنکا یہ حال دیکہکر مجکو بہت افسوس ہوا پہر مینے کہا آپ مسافر اور بیمار عالم تنہائی مین بہت تکلیف پاتے ہین میرے حال پر عنایت فرمائی اور غریب خانہ کو تشریف لیچلیئے کہا بہتر ہے مجکو کچہ نہ کہلا ئیگا چنانچہ مین اُن کو اپنے مکان پر لے آیا تین دن تک کچہہ نہ کہایا نہ پیا نہ کچہہ کلام کیا چوتھے روز مجکو بلا کر کہا کہ میرا وقت قریب آیا مین تمکو وصیت

490 88.

کرتا ہون اُسکو بخوبی ادا کرنا اول یہ کہ میرے گلے مین رسی باندہ کر زمین پر خوب گھسیٹنا اور کہنا
کہ جو کوئی اپنے مالک کی نافرمانی کریگا اُسکا یہی حال ہوگا شاید رحمت الٰہی جوش مین آوے
اور میری مغفرت فرماوے اور مجھکو اُنہین کپڑون مین کفنانا بعد اسکے بادشاہ وقت کے پاس
جا کر یہ انگوٹھی اور قرآن شریف دیدینا اور کہنا کہ ذرا خواب غفلت سے ہوشیار رہو اور عشرت
دنیا کو خواب بلکہ وبال سمجھنا ایسا نہو کہ اچانک موت آجاوے اور سارا سامان غفلت کا خاک مین
ملجاوے اُسوقت کوئی تدبیر مفید نہوگی بعد اسکے جان بحق تسلیم کی پہر بعد غم و الم کے بخوبی
اُنکو کفنا کر موافق وصیت کے چاہا کہ گلے مین رسی ڈالون اوسیوقت گوشہ مکان سے ایک آواز
غیب آئی کہ خبردار ایسا نکرنا کہ اولیاء اللہ اہل مغفرت ہین نہ لائق ذلت پہر بخوبی انکو دفنایا بعد اسکے
انگوٹھی اور قرآن مجید لیکر جہان بادشاہ کی سواری جاتی تہی جا کر کہڑا ہوا کہ دربار مین مجھکو
کوئی جانے نہ دیگا پہر مینے دور سے عرض معروض کی کسی نے نہ سنی ناگاہ بادشاہ کی نظر مجھپر
پڑگئی بادشاہ نے مجھکو نزدیک بلا کر پوچہا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا مطلب ہے مینے عرض کیا
مین اسی شہر کا رہنے والا ہون ایک شخص کا پیام اور یہ کلام اللہ شریف اور یہ انگشتری لایا ہون
بادشاہ نے وہ دونون چیزین لیکر کہا کہ وہ شخص کہان ہے اور کس حال مین ہے کہا وہ مرگیا وہ دیوانہ
بنایا کرتا تہا سنتے ہی بادشاہ بدحواس ہوکر رونے لگا یہانتک کہ بیہوش ہوگیا مین متحیر تہا کہ
الٰہی یہ کیسا معاملہ ہے بہت دیر کے بعد جب بادشاہ ہوش مین آیا کہا کچہہ وصیت بہی اسنے کی ہے
مینے کہا کہ ہان اس قسم کے کلمات آپکے جناب مین کہے ہین کہ ذرا خواب غفلت سے بیدار ہو مبادا
اچانک موت آجاوے پہر سب سامان حشمت اور بادشاہت بالائے طاق رہ جاوے پہر تو بادشاہ کا
یہ حال تہا کہ کپڑے پہاڑتا تہا اور سر مین خاک ڈالتا تہا اور کہتا تہا ای ناصح اے شفیق میرے پہر
شب کو بادشاہ چادر اوڑھ کر میرے ساتھ اسکی قبر پر گیا پہر قبر سے لپٹ کر بہت روتا رہا پہر

فرمایا کہ یہ میرا بیٹا تہا ہمیشہ شراب وکباب مین گرفتار تہا تائید غیبی سے ہدایت پائی کہ
الحمد للہ لہو ولعب مین مشغول تہا اور سب سامان عشرت مہیا تہا کوئی ادہر کوئی اودہر نشہ مین
بیہوش پڑا تہا ناگاہ مکتب سے کہ اوسکے مکان سے نزدیک تہا کسی لڑکے نے یہ آیہ کریمہ ستائیسوین
پارہ سورہ حدید کی پڑہی اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ یعنے کیا وقت نہین
پہنچا ایمان والون کو کہ گڑگڑاوین اونکے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے یہہ بات اوسکی دل پر جا لگی
اور تیر سی پار ہوگئی پہر اوس لڑکے کے پاس آکر کہا کہ ہان آیا وقت کہ دل اللہ کی یاد سے تہراگئے
اور اپنا کام کر گئے پہر ترک لباس کیا اور چلا گیا جب مین نے تلاش کیا کہین پتہ نہ لگا تو زخم
کاری دل پر لگا ۔ حکایت بعضون نے لکہا ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ گورخر کے
شکار کو گئے تہے آپ ہی شکار ہوگئے بادشاہی دنیا کی چہوڑکر بادشاہی عقبیٰ کی لی یعنے جب
گورخر کے پیچہے گہوڑا ڈالا اور لشکر سے الگ ہوگئے اوس نے اولٹ کر بزبان فصیح کہا ای ابراہیم ادہم
تو اس کام کیلئے پیدا نہین ہوا جا اپنا کام کر پس ابراہیم ادہم متحیر ہوکر غش کہا کر گہوڑے سے گر
پڑے گہوڑا لشکر کو چلا گیا لشکر والون نے گہوڑا خالی دیکہکر کہا کہ بادشاہ واللہ اعلم کہان
مارا گیا روتے چلاتے سب طرف ڈہونڈہ کر بیٹہ رہے کہین پتہ نہ لگا جب ابراہیم کو ہوش ہوا
اوٹہ کر جنگل کو چلے چرواہون سے کہا ہمارا لباس اپنے لباس سے بدل لو اونہون نے
عرض کیا کہ ہم تو سب غلام شاہی ہین ہم ہرگز لائق لباس شاہی کے نہین القصہ بادشاہ
نے سب بکریان اونکو بخشدین کہ اللہ تعالیٰ جلکو بہی ایسے ہی بخشدے اور اون کا کنبل آپ
اوڑہ لیا اور سب لباس اپنا اونکو دیدیا پہر اونہون نے عرض کیا اے بادشاہ کیا حال
ہوا تمہارا کس چیز نے بادشاہت تمسے چہوڑائی اور فقیری دلائی کہا مین گورخر کے شکار کو آیا
تہا خود شکار ہوگیا ۔ سودے کیلئے برسر بازار گئے ہم ؛ ہاتہ اوسکے بکے جسکے خریدار ہوئے ہم

باب عہ جب وقت ہدایت الہی آجاتا ہے تو ذرا سی بات کافی ہوجاتی ہے اسلئے انحضرت کو حکم جناب باری سورہ ذاریات مین جاری ہوا وذکر فان الذکری تنفع المومنین یعنے اے محمد ہمیشہ سمجہاتا رہ

اور خبردار یہ حال کسی پر ظاہر نکرنا تمہارے حق مین بہتر ہوگا پہر سب جنگل والے روتے چلاتے تہے اور ابراہیم رح اس مضمون کے اشعار پڑہتے تہے کہ الٰہی تیری محبت در یتیم کے لیے اولاد یتیم کے اگر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوین تیرے جمال کے خیال کے سوا کسی کے خیال کو جی مین راہ ندون کہ تیرے جمال کی دولت سے میرا تمام جی جان مالا مال ہے اور باقی خواب و خیال بلکہ وبال ہے

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم ادہم دریا کے کنارے بیٹہے ہوے اپنا کرتا سیتے تہے کسی نے طعن سے کہا کہ بادشاہی چہوڑکر فقیری لی اور کنبلی اوڑہی اُسمین کیا دکہ پایا جو چہوڑا اب اسمین کیا سکہہ اور لطف اوٹہایا کہا وہ بادشاہت نتہی بلکہ وبال جان تہا کر سارے جہان کا وبال میری گردن پر تہا اور سلطنت اب ہے کہ اپنے جان اور مال سے بہی سبکدوش ہون یہہ کہکر دریا مین وہ سوئی ڈالدی اور کہا اے دریا والو جلدی میری سوئی لاؤ اوسیوقت سب جانور دریائی حاضر ہوئے اور ایک مچہلی وہ ہی سوئی منہ مین لیئے ہوے آئی پہر ابراہیم نے طعن مارنے والے سے کہا تو نے یہہ تماشا قدرت خدا کا اور بادشاہت عقبیٰ کا دیکہا پہلے صرف آدمیون پر حکومت تہی اور اب سب پر ہے ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ منصور رح بن عماد بصرہ مین جاتا تہا ایک مکان عظیم الشان بہت تکلف سے سونے چاندی کے نقش سے منقش دیکہا لگے اوسکے میدان وسیع تہا اوسمین سوار و پیادے اپنے اپنے قرینہ سے صف بستہ کہڑے تہے اور صدہا دربان دروازہ پر ٹہل رہے تہے اور اندر مکان کے تخت بادشاہی بہت تکلف بچہا تہا اور ایک جوان حسین اوسپر جلوہ فرما تہا اور چارون طرف اوسکے خدام خوش اندام خوش کلام مودب دست بستہ کہڑے تہے یہہ حال دیکہکر میری عقل دنگ ہوگئی مین نے چاہا کہ اندر جاکر حقیقت اوسکی دریافت کرون مگر دربانون نے مجکو اندر نجانے دیا اتفاقاً وہ کسی شغل مین مشغول تہی مین جلد اوسیسے اندر مکان بے کے چلا گیا یکایک اوس امیر نے خود تونکو بلایا اور سب خواہ ہوا تونکو رخصت فرمایا اونکی

آتے ہی سارا مکان ایسا روشن ہو گیا کہ جیسے رات کو آفتاب نکل آیا ہے اور صدہا لونڈیان باندیان اُن کے ساتھ خوشبو لگا کر دل لبھاتی تہی کوئی زلف سلجہاتی کوئی سرگردان اور حیران آئینہ دکھاتی خوشبو لگاتی تہی غرض ہر ایک ہر کام مین مصروف تہی پھر وہان کوئی مرد کی قسم سے نہ رہا صرف مین اپنی جان پر کھیل کر یہ کھیل تماشا دیکھتا رہا ناگاہ بادشاہ کی نگاہ مجھپر جا پڑی آتش غضب سے سلگ گیا مانند شعلہ کے افروختہ ہو کر کہا کہ تیرے سر پر موت کھیلتی ہے جو تجکو محل سرائے مین کھیل تماشے کے حیلے سے لائی ہے مین خوف سے کانپ گیا زندگی سے مایوس ہو گیا بعالم پریشانی خوشامد سے جان کو بچانا مصلحت وقت جانا کہ آتش غضب کو عاجزی کا پانی بجھاتا ہے جیسا کہ گریہ و زاری بجناب باری مستحق عذاب کو لائق ثواب کر دیتی ہے اور قہر الٰہی کو مہر سے بدل دیتی ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین ع تا نگرید طفل کے جوشد لبن تا نگرید ابر کے خندد چمن ٭ جب اسکا غصہ کم ہوا کہا تو کون ہے کہان سے آیا ہے مینے عرض کی خطاوار ہر سزا کا سزاوار ہون مگر طبیب کہاتا ہون کچھ امراض دل کا علاج جانتا ہون فرمایا ادھر آ اور کچھ کلام حق سناؤ تب مین نڈر ہو کر صاف صاف حکم حاکم حقیقی کا بیان کرنا شروع کیا اے بادشاہ تیرے پاس عورتون کا ہجوم ہے ملک مین ظالمون کے ظلم کی دھوم ہے بیخبری اور غفلت شاہ جہان کی باعث بربادی تمام جہان ہے لہذا عدالت امیر کا درجہ عبادت فقیر سے زیادہ ہے کیا نہین جانتا تو کہ اس وبال سے تیرا اعمالنامہ مالامال ہوگا اور تو سخت خواری مین مبتلا ہوگا ذرا ہوش پکڑ اس قدر مستی حکومت سے نہ اکڑ خدا کو نہ بھول خودی کے نشہ سے اسقدر نہ بھول انصاف کر دن ہر زبردست زیردست ہوگا اور زیردست زبردست ہوگا دودھ پانی سے اور پانی دودھ سے جدا ہوگا اور دوزخ ایسی سخت آواز کریگی کہ پتھر کا جگر پانی ہو جائیگا نیک کار سرخرو ہونگے اور بدکار زرد رو ہونگے فی الحقیقت دنیا اور معاملات دنیا

قابل دلدہی نہین تو عورتون کی محبت مین چور ہے اور حوران بہشتی سے نفور ہے اگر تو جنت کی نعمتونکا
مزہ چکھتا اور حوران جنان کو ایک نظر دیکھتا واللہ لذت دنیا اور محبت زنان مین تو ہرگز گرفتار نہوتا اور
بعد مرنے ان عورتون کے اگر دیکھے تو سوائے بدبو کے اور کچھہ بو باس حسن و جمال کی نپاویگی بلکہ
سخت نفرت آویگی پس تو انکی صحبت سے درگذر کر اور حوران بہشتی کو طلب کر کہ خلقت انکی مشک و کافور
اور زعفران سے ہے اور وہ جمال باکمال نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا گویا لعل و یاقوت ہین
کہ چمک رہے ہین یا موتی اور مرجان ہین کہ جھمک رہے ہین جیسا کہ سورہ رحمن مین ارشاد ہے لم یطمثہن
انس قبلہم ولا جان کانہن الیاقوت والمرجان یعنی نہ بیاہا انکو اس سے پہلے کسی آدمی اور نہ کسی
جن نے گویا وہ لعل اور مونگا ہین کہ چمک رہے ہین وہ یہ باتین سنکر لوٹ پوٹ ہو گیا اور کہا اے طبیب
تیری باتین میرے جی مین کارگر ہوگئین بلکہ تیر سی پار نکل گئین پھر کہو شاید برائی سے نجات پاؤن
اور راہ راست پر آؤن کہ مین بہت بڑا گنہگار ہون کیا عجب ہے کہ غفور رحیم اپنے فضل و کرم سے بخشدے
مینے کہا حقیقت مین وہ بڑا رحیم و کریم ہے اسے فضل کرتے نہین لگتی بار مت ہو اُس سے مایوس امیدوار
پھر زار زار روتا تھا اور کپڑے بدن کے پھاڑتا تھا آخر کو نکل کر چلا گویا مضمون کریمہ وذکر فان الذکری
تنفع المومنین کا صادق آیا جب عورتون نے دیکھا کہا سبحان اللہ سب حال مین ہم تمھارے شریک حال
رہے اب کیا مقتضائے مروت ہے کہ تم جاتے ہو اور ہم کو چھوڑے جاتے ہو پھر سب نے رات کو لباس شاہی دور کیا اور
بھیس فقیری کا لیا پھر رات ہی رات سبکو ساتھہ لیکر چلا گیا بعد عرصے کے جو مین اس محل سرا کو گیا تو اجڑا پڑا دیکھا
کر دن کو وہان کچھ معلوم ہوتا تھا پھر تائید الہی سے اتفاقا مین بیت اللہ کو گیا دیکھا تو عبدالملک وہان موجود ہے
اور طواف کعبہ مین مصروف ہے مجھسے سلام علیک کی مین نے حال اسکا دیکھکر بہت خوش ہوا مینے کہا وہ عورتین
کہان ہین کہا سب حاضر ہین پھر وہ سب آئین اور آئین بندگی مین مستعد پائین مجکو دیکھکر بہت
خوش ہوئین اور کہا اللہ تعالے نے ہماری دل کی مراد پوری کی جو تمھاری زیارت نصیب ہوئی یا حضرت

جیسے گنہگاروں کو بھی اللہ تعالے بخشیگا کہ جان و مال سب اوسکی محبت مین کہو دیا بینے کہا بلاشک اللہ تعالے
اپنے تابعداروں کو بخشیگا بلکہ موافق بحکم کریمہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ دو جنت عطا فرمائیگا یہ سنتے
ہی جی جان سے کہو گئے جوش و خروش مین آکر ایک نعرہ مارکے جان بحق تسلیم کی عبد الملک
یہہ حال دیکھکر بہت غمگین ہوا کہ افسوس ایسے وقت مین مجہسے الگ ہوئے پہر بخوبی کفنا دفنا دیا
بعد اسکے وہ بہی رحلت کر گیا اوسکو بہی کفنا دیا لوگون نے بہت افسوس کیا بینے اوسکی قبر
پر وعظ کہا اور لوگون کو عذاب قبر سے ڈرایا اور جنت کے آرام کا مژدہ سنایا ؛

Nazeerin

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت ذو النون مصری رحمہ ستفکر دریا کے کنارہ پر کہڑے تہے دیکھا کہ ایک بڑا بچہو
دوڑتا ہوا دریا کے کنارہ پر آیا اور ایک مینڈک دریا سے نکلکر فوراً اوسکو سوار کرکے پرلے کنارے لیچلا عجیب معاملہ دیکھکر
مین بہی اُس کنارہ کو گیا پہر وہ جلدی سے اوترکر ایک درخت کے نیچے گیا وہان ایک سانپ سوتے
مسافر کی چہاتی پر بیٹہا تہا چاہتا تہا کہ اوسے کاٹے اوسنے چاہتے ہی سانپ کے ڈنک مارا وہ مر گیا مسافر
بچگیا پہر جلدی سے بچہو اُسیطرح اپنے مکان کو چلا گیا بینے جانا یہ آدمی کوئی کامل ہے کہ عنایت الہی
نے اسقدر اوسکی حفاظت فرمائی کہ ایک موذیکو دوسرے موذی سے دفع کرایا اور اوسکو بچایا اسکی ملاقات
حاصل کرنا چاہیے جب اوسکے نزدیک گیا تاکہ قدم لون اوس نے آنکہہ کہولدی دیکہا تو کوئی شرابی
سا ہے مجکو کمال تعجب ہوا کہ اللہ اللہ اسکا یہہ حال ہے اور عنایت خدا کا وہ حال ناگاہ غیب سے آواز
آئی کہ اے ذوالنون کیون متعجب ہے کہ یہہ بہی ہمارا بندہ ہے اگرچہ گندہ ہے پراگندہ ہے اگر ہم بہلون ہی کی
حفاظت کرین تو بُرون کا حفاظت کرنیوالا کون ہے پس جو جناب باری مین زاری کرتا ہے
خدائے تعالے اوسکی دستگیری فرماتا ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین ؎ گفت حق گر فاسقی و اہل صنم چون
مرا خواندی اجابت ہا کنم ؛ جیسا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ التَّائِبُ
مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ یعنے جو لبہوان گریہ و زاری گناہ سے بیزاری چاہتا ہے اللہ تعالی اوسکو

قبول فرماتا ہے یہ سنتے ہی ذوالنون پر ایک حالت جذب و جنون کی طاری تھی کہ گھومتے تھے کہتے تھے
افسوس اور پر حال اوس غافل کے اور ہزار افسوس کہ رحمت الٰہی اس جوش و خروش سے اوسکے ہمدوش ہو
اور وہ مدہوش خواب خرگوش میں مدہوش ہو جب شام ہوئی اور ہوا سرد چلی اوس غفلت زدہ کی جب صبح ہوئی
نیند سے چونکا اور ذوالنون کو بیٹھا دیکھا متحیر و نادم ہو کر کہا ای مقتدا وقت تم یہاں کہاں سے آئے فرمایا تو اپنا حال
بیان کر کہا میرا حال بخوبی آپ پر روشن ہے عیاں را چہ بیان پھر میں نے اوسکو وہ سانپ دکھایا دیکھتے ہی
تھرا گیا جب قصہ سنایا تو رونے اور چلانے اور سر میں خاک ڈالنے لگا چیخیں مارتا کپڑے پھاڑتا جنگل کو چلا گیا
اور نفس کو بہت لعنت و ملامت کرتا تھا کہ جب ہم دون کے حال پر اسقدر خدا کا کرم ہے تو بھلون کے حال پر
کسقدر عنایت ہوگی ؎ دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری ٭ پھر تائب ہو کر تمام عمر
عبادت الٰہی میں مصروف رہا اور مستجاب الدعوات ہو گیا جس بیمار کو دم کرتا اوسیدم اچھا ہو جاتا اگرچہ مدت کا بیمار ہوتا

حکایت نقل ہے کہ بصرہ میں ایک عورت بدنامی میں نامی شعوانہ نامی بہت مالدار بد اطوار نہایت شکیلہ
اور جمیلہ خوش آواز دلنواز آرائش بدن میں مصروف گانے بجانے میں مشہور و معروف و استاد فن دلبری
میں اوستاد تھی جہاں کہیں تقریب شادی غمی کی ہوتی وہ ضرور پہنچتی اور سب جگہ سے حصہ پاتی اکثر
اتفاقاً کہیں جاتی تھی اور لونڈیاں باندیاں بھی اوسکے ہمراہ تھیں ایک مقام پر وعظ ہوتا تھا بکمال تاثیر کلام
حق سب کے چشمہ چشم سے اشک جاری بلکہ تمام اہل مجلس پر ایک حالت طاری تھی روتے چلاتے چیخیں مارتے
تھے یہہ سنتے ہی آگ ہو گئی کہ یہاں تقریب غمی کی ہے اور مجکو خبر نہوئی یہہ تو بڑا غضب ہوا جو میری ان سنی
میں فتور پڑا جلدی ایک لونڈی کو بھیجا کہ تو جا کر دیکھ کیا واردات ہے اوسنے جا کر دیکھا تو وعظ
ہو رہا ہے اور شدت عذاب قبر اور حشر کا بیان ہے گویا حشر برپا ہے کوئی ادھر گرا کوئی اودھر پڑا ہے
بمجرد دیکھنے اس حالت کے لونڈی پر بھی ایک حالت مدہوشی طاری ہو گئی اوس نے انتظار
کرکے دوسری لونڈی بھیجی وہ بھی جا کر ہوے حال میں شامل حال ہو گئے

تنگ ہوکر تیسری بہیجی وہ بہی نہ آئی چوتہی بہیجی وہ بہی خبر کو گئی آپ بیخبر ہو گئی ع ہر کہ در کان
نمک رفت نمک شد تہوڑی دیر مین ایک لونڈی آئی کہا تقریب شادی غمی کی نہین ہے مگر وعظ
ہوتا ہے اور ہر ایک عذاب خوف الٰہی سے بیہوش ہو رہا ہو کوئی روتا ہو کوئی چلاتا ہی یہ سنکر
مسکرائی اور آپ بہی بطور تماشا دیکہنے کو آئی پہنچتے ہی مقلب القلوب نے اسکا قلب پہیر دیا اور
اپنے خوف سے اسکا دل بھر دیا کہتی تہی کہ ہائے افسوس ساری عمر میری گنہگاری مین گذری
اے اللہ کیونکر میری نجات ہوگی اور زار زار روتی اور آنسوؤن کا مینہ برساتی تہی عالم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ کی ذات سے ناامید مت ہو کہ وہ بڑا اکرم ہے تو سچے جی سے توبہ کر اور گڑ گڑا وہ سب گناہ
سے پاک کر دیگا اگرچہ تیرے گناہ مانند شعلہ کے بیحد و بیشمار ہون پہر چیخ ماری کہ ہائے افسوس مین ہی
ہون جو برائی مین ضرب المثل ہون پہر سب کپڑے پہاڑ ڈالے اور سب مال کہڑے کہڑے لٹا دیا اور سب لونڈیان
آزاد کر دین اور گوشۂ عافیت مین بیٹھ رہی پہر تا لب گور عبادت الٰہی مین مشغول رہی اسی
حالت مین جان بحق تسلیم کی اور عند اللہ و عند الناس مقبول ہوئی ف ۱

حکایت نقل ہے بشر حافی رح کی کہ وہ ہمیشہ نشہ مین سرشار اور شراب و کباب مین گرفتار
رہتے تہے کہ بارہ شراب خانہ رات دن جاری تہی اتفاقاً ایک مرتبہ راہ مین ایک کاغذ بسم اللہ لکہا ہوا
زمین پر پڑا دیکہا جلدی سے بکمال تعظیم و تکریم اسکو اٹہا لیا چوما اور آنکہون سے لگایا اور کہا
یہ نام نامی اور اسم گرامی میرے مالک و محسن و کریم و رحیم کا ہے پہر مشک خالص سے معطر کر کے اوسکو
عمدہ کپڑے مین نہایت تکلف سے لپیٹ کر ایک جائی بلند محفوظ مین رکہدیا یہ کام انکا کام
اللہ کریم کو پسند آگیا پہر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جاؤ اور بشر حافی کو مژدہ سناؤ کہ تونے
ہمارے نام کی تعظیم کی اور گرد و غبار سے صاف کر کے عمدہ مقام پر رکھدیا ہمنے تجکو گرد و
غبار گناہ سے پاک و صاف کر کے فرش سے عرش تک تیرا نام بلند کر دیا پہر حسن بصری جلد ہی

ف ۱ [illegible] مغفرت [illegible] ۱۲

بشر حافی کے پاس گئی وہ دیکھتے ہی تہرا گیا کہ خدا خیر کرے ایسے اولیاء اللہ کا یہان آنا گویا قہر الٰہی کا
نازل ہونا ہی پہر آپنے جاکر بہت اخلاق فرمایا اور کمال محبت سے انکو بلاکر وہ سب مژدہ سنایا
سنتے ہی زمین پر لوٹتے اور چیخین مارتے تہے او نفس کو صدہا لعنت او ملامت کرتے تہے کہ ہائے
افسوس ہے تیرے دم مین اگر اسدم تک گنہگاری جناب باری مین ہمدم رہا اور اس قدر
انعام اور اکرام اسکے سے مطلع تہا جو اس روسیاہ سراپا گناہ پر خدا نے فرمایا پہر زار زار روتے تہے
اور بار ندامت سے جان کہوتے تہے یہانتک کہ بیہوش ہوگئے جب کچھ افاقہ ہوا اوٹھ کر چلے اور سب
سامان و اسباب کہڑے کہڑے لٹا دیا اور سب کپڑے پہاڑ کر پہینکدیے اور لباس فقیری مین لیا
اور ننگے پاؤن ہوگئے کسی نے کہا آپ ننگے پاؤن کیون پہرتے ہین کہا اللہ تعالی ۲۹ پارہ سورہ نوح مین
فرماتا ہے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا یعنے زمین کو ہمنے بچہونا بنایا تمہارے آرام کے واسطے پس اللہ تعالی
کے بچہونے پر کیونکر جوتا رکہون پہر ہر شہر و دیار اور ہر کوچہ و بازار مین ننگے پاؤن پہرتے تہے او
زندہ و مردہ اولیاء اللہ کی زیارت کرتے تہے حکم خدا سے جانورون نے گندگی کرنا کوچہ و بازار مین چہوڑ دیا
کہ مبادا پاؤن بشر حافی کا بہر جائے اور اسی سبب سے بشر حافی کہلاتے تہے کہ حافی ننگے پاؤن والیکو کہتے
ہین ورنہ پہلے انکا نام صرف بشر تہا چنانچہ ایکمرتبہ کسی نے کسی کوچہ مین گندگی دیکھی کہا بشر حافی نے
رحلت فرمائی بعد اسکے دریافت کیا تو حقیقت مین اسیوقت انتقال فرمایا تہا اور بعد توبہ کے چالیس
حج کئے اور چالیس لڑائی کفار سے لڑے بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکہا کہ ہمراہ حضرت
معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے سبز گہوڑے پر سوار ہوا پر اوڑتے ہین ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دجلہ کے کنارے وعظ فرماتے تہے اتفاقا
قافلہ عراق کا حج کو جاتا تہا اوس طرف سے گزرا ایک اونٹ والا حضرت کی خدمت مین آیا عرض کیا
مجہکو کوئی ایسی بات بتلادیجئے جو سفر حضر مین کام آوے فرمایا تین باتین یاد رکہہ اللہ کے

فضل سے دارین مین آرام پاویگا ایک یہہ کہ جو اپنے واسطے چاہے وہی آقا کیواسطے بہی چاہنا دوسرے
یہہ کہ جو چیز نفس کو درکار ہو مالک ہی سے مانگنا تیسرے جو مالک سے ملے اوسپر راضی رہنا اور ناخوش
نہونا پس وہ یہہ تین باتین اپنے دامانِ جان مین گرہ باندہ کر چلا گیا بعد مدت دراز کے اتفاقاً
پھر اوسکا اوس راہ سے گذر ہوا حضرت نے دیکہا تو وہی اونٹ والا پانی پر چلا جاتا ہے آپنے
بلایا کہ تو وہی اونٹ والا ہے جو تین باتین ہمسے پوچھہ گیا تہا۔ کہا کہ ہان مین وہی ہون اور تم
وہی عالم باعمل ہو کہ تمہاری زبان کی تاثیر اور کلام حق کی برکت سے مجکو یہہ مرتبہ حاصل ہوا مینے
صرف دو ہی باتون پر عمل کیا فضلِ الہی سے پانی پر چلنے لگا اور تیسرے پر بہی عمل نصیب ہوتا تو
خدا جانے کسدرجہ بلند و بالا پر پہنچتا مگر اوسکی مجھہ مین طاقت نہتی لہذا مجبور ہو گیا ف

حکایت نقل ہے ایک پارسا کی کہ ایکمرتبہ آدہی رات کو قبرستان بصری مین گیا کیا دیکھتا ہون
کہ چار آدمی جنازہ لاتے ہین مینے خیال کیا کہ شاید یہہ قزاق ہین لوٹ مار کے اسوقت گاڑنیکو
آئے ہین کہ کوئی خبر نہو مینے پوچہا سچ بتاؤ اسکو کس نے مارا ہے کہا اپنی موت سے مر گیا ہم چارون
مزدور اسکی مان کیساتھہ آئے ہین پہر اوس عورت سے پوچہا کہ اسوقت گاڑنیکا کیا سبب ہے
بوڑہیا نے کہا کہ یہہ میرا بیٹا ہے بڑا فاسق و بدکار شہرہ آفاق تہا مرنیکے وقت تین باتین وصیت
کین اول یہہ کہ سب کے مرنیکے بعد گلے مین رسی ڈالکر چارون طرف مکان کے گھسیٹنا اور بآواز
بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پہریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدہی رات
کو دفنانا کہ دن مین جو کوئی جنازہ میرا دیکھیگا لعنت و ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سپید
بال جنازہ کے ساتھہ قبر مین رکھدینا کہ شاید اللہ تعالے اوسکے سبب سے میری نجات کرے
بیت دمم سپید شد وقت وقت این امید ست کہ حق شرم دارد ز موے سپید۔ پہر انتقال کیا
بعد غم والم کے بیٹے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا کہ وصیت اول ادا کرین یکایک غیب سے

آواز آئی کہ اے بوڑھیا اس کام سے باز آ ہمنے اسکو بخش دیا پھر اوس پارسا نے اوسکی نماز پڑھکر بخوبی دفنا دیا اور ایک سفید بال بوڑھیا کا اوسکی ساتھ رکھدیا یکایک وہ مردہ اٹھکہ اوٹھاکر آنکھیں کھولکر کہنے لگا اے شیخ اللہ تعالے بخشیگا ہر بھلے اور برے کو پھر آنکھیں بند کرلیں قبر درست کرکے سب چلے آئے ف

باب ساتوان کرامت اولیاء اللہ میں

حکایت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ میں ایکمرتبہ مسجد میں بیٹھا تھا دو جوان آئے اور سلام علیک کی پھر بعد نماز کے کہا اولیاء اللہ سے کرامت ہوتی ہے میں نے کہا انبیاء سے ہوتی ہے وہ ناخوش ہوکر چلے گئے دوسرے دن پھر آئے بعد سلام علیک اور نماز کے کہا کرامت اولیا سے صادر ہوتی ہے یا نہیں ناگاہ میری زبان سے بے ساختہ نکل گیا کہ نہیں ہوتی بولے سبحان اللہ کیا کہتے ہو اللہ تعالی نے اولیاء اللہ کو وہ عظمت اور کرامت عطا کی ہے کہ اگر دیوارون کو کہیں کہ سونے کی ہوجاؤ اور ستونون کو کہیں کہ زبرجد کے بنجاؤ اور مٹی کو کہیں کہ موتی ہوجا فی الفور سب ہو جاوین ناگاہ اوسیوقت نظر اوٹھاکر دیکھا میں نے کہ دیوارین سونیکی اور ستون زبرجد کے اور مٹی زر و جواہر ہوگئی یہ دیکھکر میں اچنبے سے مسکرایا کہا کیون مسکراتے ہو میں نے تو ایک بات کہی تھی پھر سب بدستور جیسے تھے ویسے ہی ہوگئی ف

حکایت نقل ہے ایک بزرگ کی کہ ایکمرتبہ سفر میں قافلہ سے جدا ہوکر راہ بھول گئے دو تین دن خوار و زار رہے لیکن راہ کا پتا نہ لگا تھک کر زندگی سے مایوس ہوکے ایک جگہ پر بیٹھ گئے ناگاہ دیکھا کہ ایک ٹیلے پر ایک مکان مختصر سا بنا ہے اور ایک آدمی وہان بیٹھا ہے اوسکو دیکھکر ذرا اطمینان ہوا لیٹ بیٹھ کر آرام لیا وقت شام کے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان حسین عمدہ پوشاک سے آراستہ آیا اور زمین پر پیر مارا وہان ایک چشمہ شیرین بہا نکلا

جاری ہو گیا وضو کرکے پانی پیا مینے بہی اس نعمت آلہی کو غنیمت جان کر بعد وضو کے پانی پیا پانی
پیتے ہی بہوک پیاس اور کلفت سفر کی سب دور ہوگئی سبحان اللہ پانی تہا یا معجون روحانی یا سامان
شادمانی اور آب تو آب پانی کہ جس جان و زبان کو شاداب و سیراب کر دیا پہر مین شکر خدا کا بجا لایا اون کے
ساتھہ نماز ادا کی بعد نماز کے جب وہ چلے تو مینے عرض کیا کہ مین راہ بہول گیا اور قافلہ مجہسے چہوٹ گیا
کہا ہمارے پیچہے چلا آ چند قدم چلا تہا کہ مشعل کی روشنی معلوم ہوئی اور اونٹ والون کی آواز آئی
فرمایا یہی تیرا قافلہ ہے مین نے کہا کہ ہان پہر مینے کمال ادب سے عرض کیا کہ آپ اپنے نام سے مجکو
مشرف فرمائے فرمایا ہمارا نام علی زین العابدین ہے ف

حکایت نقل ہے محمد بن مالک سے کہ مین ایکبار مکہ معظمہ سے بطحی کو جاتا تہا ناگاہ اوپر سے
ایک آواز آئی مینے دیکہا تو احمد بن خلق بن یحیی سونے کے تخت پر بیٹھی ہوا پر اوڑے جاتے ہین
سلام علیک مجہے کی مینے کہا کہان جاتے ہو کہا ایک ولی کی ملاقات کو جاتا ہون مینے عرض کیا اللہ تعالی
تم کو بڑا رتبہ دیا ہے انکو اپنے پاس کیون نہ بلایا فرمایا بزرگون کی خدمت مین جانا بلانے سے بہتر ہے ف ۲

حکایت نقل ہے ایک پارسا کی کہ ایکبار رات کو طواف بیت اللہ کرتا تہا صبح کیوقت ناگاہ ایک
آدمی سر سے چادر اوڑہے ہوئے چاہ زمزم پر آیا اور ڈول سے پانی نکال کر پیا اور ڈول رکہکر چلا گیا
مینے جلدی سے جاکر اس ڈول مین سے پانی پیا پیتے ہی تمام جان و زبان شیرین ہو گئی سبحان اللہ
وہ لذت تہی کہ نہ کہی دیکہی نہ سنی بظاہر ایسی کیفیت تہی جیسے عمدہ ستوون مین نفیس قند ملا ہو دوسرے
دن پہر اوسی طور سے آئے اور ڈول بہر کے پانی پیکے چلے پہر مینے پیا تو دودہ شکر کا سا مزہ تہا پہر تو
مینے دوڑ کر انکا پلا پکڑ کر عرض کیا کہ لیے خدا مجہے اپنا نام بتلائیے فرمایا مین سفیان ثوری ہون
مگر کسی پر یہ راز ظاہر نہ کرنا ف ۳

حکایت نقل ہے سہل عبد اللہ تستری سے کہ مین ایکمرتبہ حج کو جاتا تہا راہ مین بیمار ہو گیا قافلہ

چلا گیا اتفاقاً قافلہ ابدالون کا اُس راہ سے گزرا اس مین ایک ابدال بسبب آشنائی سابق مع
اور ابدالون کے میرے پاس آئے بعد سلام علیک کے کہا یہان کیون پڑے ہو ہمارے ساتھہ چلو
مینے کہا بیمار ہون خوف کرتا ہون تمہارے ساتھہ کیونکر چلون ایک نے کہا شاید تمہاری مان کو تمہارے دیکھنے کا
شوق ہے اچھے ہوکر جلد جانا پھر کہا یہان خبرگیران تمہارا کون ہے مینے کہا ایک موذن ہے پھر مجکو اسکے
سپرد کر کے کہا اسکو بہت آرام دینا یہ ہماری امانت جاننا ایک نے مٹھی بھر ریتا اُٹھاکر اُس کے
دامن مین ڈالدیا پھر سب چلےگئے موذن نے دیکہا تو چالیس دینار سرخ تہے تہوڑے دنون کے بعد
مین اللہ کے فضل سے اچھا ہوگیا موذن نے کہا کچہ امانت تمہاری میرے پاس تہی کچہہ دوا غیرہ مین صرف
ہوئی باقی موجود ہے کہو تو تمہارے واسطے سواری مول لیدون مین نے کہا مجکو حاجت نہین
سب للہ بانٹ دو تہوڑی دور چلا تہا کہ کباب اور روٹی کو جی چاہا اور ایسا بیقرار ہوا کہ ایک قدم چلنا دشوار
ہوگیا ناگاہ ایک آدمی نظر آیا اور گرم کباب روٹی اور سرد پانی لایا مینے کہاکے شکر الٰہی ادا کیا پھر چلا
شام ہوگئی بادل آیا اور پانی برسنا شروع ہوا ایک رات دن برابر پانی برسا اور بوند بند نہوئی اللہ
تعالی کے فضل سے کہیں کا ذرا دامن تر نہوا اور بخوبی اپنے مکان کو پہنچ گیا ف ۱

حکایت ابراہیم بن شعبان ابراہیم ادہم سے نقل کرتے ہین کہ مین اتفاقاً ایک دفعہ
بارہ دن کا بہوکا پیاسا جنگل مین رہا مجکو اپنے حال پر بہت اچنبا آیا کہ باوصف اتنی دنون
بہوکے پیاسے رہنے کے قوت اور طاقت میری بفضلہ تعالی ویسی ہی ہے ناگاہ ایک طرف سے
ایک بزرگ پیر کہنے نے باواز بلند کہا اے ابراہیم کیون اچنبا کرتے ہو
مین نے سولہ دن سے نہ کہایا نہ پیا اور اللہ تعالے کے فضل سے امید ہے کہ اگر
کہون کہ یہہ درخت سونیکا ہوجا اوسی وقت ہوجائے ابراہیم کہتے ہین مینے
دیکھا تو اسیوقت خدا کی قدرت سے وہ درخت سونیکا ہوگیا ف ۲

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے شراکت مین اونٹ کرایہ کیا ایکطرف
آپ نے اپنا اسباب رکہا اور دوسری طرف دوسرے شریک نے رکہا پہر حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا تمنے اسباب
زیادہ رکہا اور حیوان بے زبان پر ناحق ظلم کیا بایزید نے فرمایا ایسی باتون سے ناحق گنہگار ہوا اسباب
اگر دیکہہ لو اگر زیادہ ہو کم کردو دیکہا تو بالکل اسباب معلوم ہوا متعجب ہوکر چلانے لگا بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم عجب طور
کے آدمی ہو اگر بہید ظاہر نکرین تو ملامت کرو اور ظاہر کرین تو رسوا کرو تمسے خدا تعالےٰ پناہ دے ف ۱

حکایت نقل ہے سعید بن لیث رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایکمرتبہ حرم محترم مین بیٹہا تہا اور مقام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ پر
کوئی آدمی دعا جناب باری سے مانگتا تہا کہ الہی مین کہانے پینے سے بہت عاجز ہون اپنے کرم و
فضل سے میری یہہ حاجت رفع کر مین بہی اوسکے پیچہے کہڑا تہا ناگاہ ایک خوان آسمان سے اترا
اوسمین چہوہارے اور عمدہ پوشاک تہی مین نے کہا مین بہی اسمین شریک ہون کہا کیونکر مین نے
کہا تمنے دعا کی مین نے آمین کہی تو مجہے سبحان اللہ روزہ کوئی رکہے اور عید کوئی کرے خیر تو مستحق ہے
ورنہ تو میری دعا اور عطیہ الہی مین شریک ہنوتا خیر تو بہی کہا مجکو کہلانے مین کچہہ عذر نہین
مگر یہہ اندازکچہہ نبد نہین پہر مین نے بسم اللہ کہکر اوسکے ساتہہ کہانا شروع کیا اللہ اللہ حلوا ہے
بے دود تہا یا شہد سراپا سود کہ جی جان کو شیرین کردیا اور گٹہلی کا نام نہ تہا دونون نے بخوبی
سیر ہوکر کہایا اور خوان ویسا ہی بہرا رہا پہر وہ پوشاک بہی مجکو دینے لگے مین نے کہا اسکی مجہے
حاجت نہین پہر وہ پوشاک پہنکر چلے گئے مین نے لوگون سے پوچہا یہہ کون تہے کہا حضرت
امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تہے پہر مین بہت پچتایا کہ مین نے وہ پوشاک کیون نہ
لے لی کہ موجب برکت کا ہوتا۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل اولیا تہے چنانچہ عالی درجہ اونکا حکم
محکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی روشن ہے کہ ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے

ف ۱ یعنی حضرت بایزید کی کرامت سے وہ بوجہ بالکل معلوم ہوا تو بہی متعجب ہوکر چلانے لگا اور ...

ارشاد فرمایا کہ قرن مین ایک شخص اویس نام بڑا ایمان والا ہے مگر بباعث خدمت گزاری اپنی ماں کے معذور ہے اور حسب اجازت ہماری ہمارے خدمت سے بظاہر معذور رہا اے عمرؓ اور اے علیؓ بعد ہماری وفات کے تم دونو پہاڑ عرفات پر جاکر اوس سے ملاقات کرنا اور ہمارے طرف سے سلام علیک کہنا اور ہمارے واسطے دعا کرانا ایسے سنتے ہی دونون صاحب حیران ہوگئے عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ اس درجہ کا وہ عالی درجہ رکھتا ہے فرمایا کہ ہان اللہ تعالی اوسکی دعا سے بقدر شمار بال بکریون بنی کلب کے میری امت کے لوگون کو بخشیگا ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ اویسؒ قرنی نے تین رات دن برابر کچھہ کہایا نہ کچھہ پیا جب بھوک کا نہایت غلبہ ہوا پہاڑ پر چلے گئے وہان جاکر بیتے کہنا شروع کیا ناگاہ دیکھین تو زمین پر دینار سرخ پڑے ہین کچھہ خیال نکیا پھر دیکھا تو ایک بکری گرم روٹی لیکر آئی التفات نکیا کہ واللہ اعلم کسکے لئے آئی ہے جب اوس بکری نے بزبان فصیح کہا کہ اے اویسؒ یہہ تیرا ہی رزق ہے رازق حقیقی نے بھیجا ہے تب ہاتھہ سے روٹی لیلی اور بکری کیطرف نگاہ نکی بلکہ زبان حال سے یہہ شعر ورد زبان تہا

حاشا للہ طمع من از خلق نیست ؛ از قناعت در دل من عالمیست ؛

باب آٹھوان جلد دعا قبول ہونے اولیاء اللہ مین

حکایت نقل ہے حضرت ابوبکر کتمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ وہ بڑے اولیاے کامل تھے ایکمرتبہ چادر اوڑھے ہوے نماز پڑہتے تھے اور بندگی خدا مین بیخود تھے چور اونکی چادر اوتار کرلیگیا اور بازار مین دلال کو بیچنے کو دیتا تہا کہ ناگاہ ہاتھہ وہین خشک ہوگیا ہر چند ہلاتا تھا ہاتھہ جنبش نہ کرتا تہا یہہ حال اور زاری اوسکی دیکھکر سب بازاری جمع ہوگئے اور دست تاسف ملتے ہوے اوس سے پوچہنے لگے کہ اے پریشان حال تیرا کیا حال ہے تجھپر یہہ کیا وبال ہے لاچار ہوکر اونسے حقیقت چوری کی بیان کی سبنے کہا کہ اب تو اوس خدا والے کی خدمت مین جلد جا اور

چادر دیجا اور اپنا قصور معاف کرا چور دوڑا گیا دیکھا تو حضرت بدستور عبادت مین مشغول ہین جیسکے
سے جیسے چادر اُتاری تہی ویسے ہی اوڑہادی اور ایک طرف مودب بیٹھ گیا بعد فراغ نماز کے اُنکے
پیرون پر گر پڑا اور ہاتہہ جوڑ کر کہا کہ یہ میرا قصور معاف کیجئے فرمایا تو نے کیا قصور کیا ہے جو معاف کراتا ہی
تب اُسنے وہ واردات بیان کی فرمایا واللہ مجکو ہرگز معلوم نہین کہ کب تو نے چادر چرائی اور کب پھر
اوڑہائی پہر دعا کی الٰہی اسنے چادر میری پہیر دی تو بھی اس کا ہاتہہ پہیر دے اللہ تعالیٰ کے حکم سے
اسیوقت ہاتہہ اسکا اچھا ہوگیا ۱

حکایت نقل ہے ایک عورت حضرت حبیب عجمی کیخدمت مین آئی عرض کیا یا حضرت
میرا ایک غلام بہت ہوشیار دیانتدار کارگزار بہاگ گیا ہے اس باعث سے مین سخت حیران
اور پریشان ہون آپ للہ دعا کیجئے کہ وہ جلد آوے اللہ تعالیٰ نے اللہ والونکی زبان مین بہت تاثیر دی ہے فرمایا کچھہ تیرے
پاس ہے اُس عورت نے کہا کہ ہان دو درہم ہین آپنے لیکر کچھہ پڑہا اور وہ فقرا کو تقسیم کر دیا ناگاہ وہ
غلام سرگردان و حیران دو سیر گوشت ہاتہہ مین لیے ہوئے آیا سب نے متحیر ہوکر پوچھا کہان سے آتا ہے
بولا فارس سے جو مجھی چرا کر وہان لیگئے اور ہمیشہ اپنا کام خدمت لیتے رہے چنانچہ آج اتفاقاً مجکو گوشت
کو بہیجا گوشت لیچکا تہا کہ یکایک ہوا کا جھوکا آیا مجکو ہوا سا اڑا کے یہان لے آیا حیران ہون اور
خیال کرتا ہون کہ یہان سے فارس تک ہزارون کوس کا فاصلہ ہے مین کیونکر ایکدم مین آگیا +

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ بصرہ مین بباعث کمی بارش کے قحط پڑا سب شہر والے برابر
تین دن نماز استسقا کو باہر شہر کے گئے اور ہر طرح سے گریہ و زاری کی مگر ایک بوند نہ برسی ایک
شخص ناقل ہین کہ تیسری بار ایک آدمی اسی صف سے اٹھا اور جناب الٰہی مین گڑگڑا کے دعا کرنے لگا
کہ اے خداوند طفیل دونون چیزون کے پانی برسا اور اپنے بندونکو آفت قحط سے بچا کہ ناگاہ بادل آیا
اور خوب پانی برسا ہم نے حیرت مین آکر اس آدمی سے پوچھا کہ وہ دو چیزین مین کیا ہین جنکے طفیل سے

٧ سماع سراپا ہم عبادت فضا مین ایسے ہی بیخود ہو جاتے ہین فی الواقع عمل عبادت ہی ہے کیا ذکر ... بیخود ہوجاتے ہین ... اسکو ... زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہین ٥ یک ذوق سجدہ پیش خدا خوشتر آید از دو صد دولت ترا + ۱۲ + ۱۲ + ۱۲

تمنے پانی برسنے کی دعا کی اور فضل الٰہی سے دعا تمھاری قبول ہوئی اور فوراً پانی برسا بہو لا ندہ ہو آنکھین
ہین کہان سے بایزید بسطامی سے کامل کی آنکھین دیکھی ہین یعنی کہا کہ تم اس دیار وجوار کے ہو بلا شبہ
بایزید بسطامی کو دیکھا ہوگا یہ کچھ بڑی بات لایق کرامات نہین کہا ای عاقل جنھون نے اللہ والونکی آنکھین
باعتقاد و ارادت دل کے دیکھی ہین وہ چشم بین و چھتی ہین جو کوئی نہین دیکھتا اور کیسی حال مین خدا سے آگاہ ہین
نہین ہو رہتے وا **حکایت** نقل ہے کہ ایکمرتبہ یعقوب بن لیث بیمار ہوے ہر چند
معالجہ کیا کچھ افاقہ نہوا جب قریب المرگ ہوئے حکیمون نے جواب دیکر کہا اب وقت دم انہین وقت
دعا ہے پہر سب مایوس ہوگئے اور حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گئے عرض کیا
کہ دوا کی طرف سے آس ٹوٹ گئی دعا کے اثر کی امید باقی ہے اگر حضرت قدم رنجہ فرماوین تو کمال مہربانی
نوازی ہے کہ اللہ تعالی نے اللہ والون کی زبانکو بہت اثر دیا ہے از انجا کہ دلجوئی خاصہ خاصان آگہ و چوبندگان
خدا ہے حضرت تشریف لائے اور اسکے پریشان حال پر رحم آیا اور جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے
مالک میرے اسکے گناہ کی سزا تو تونے اسکو دکھادی اب اس غلام کی طاعت کی عزت تو ذرا
دکھادے خدا کے حکم سے وہ اسیوقت اچھا ہو گیا اور ہر طرف سے خوشنودی او مبارکبادی کا شور و غل
مچا یعقوب نے بیشمار زر و جواہر بطور نذر حضرت کے پیشکش کیا حضرت نے ہرگز التفات نہ کیا
اور فرمایا اگر ہم یہ چیزین قبول کرتے تو قابل قبول خدا نہ ہوتے پہر جلدی سے سوار ہو کر چلے گئے
راہ مین ایک خادم نے عرض کی کہ حضرت نے کیون نہ قبول کیا صد ہا فقرا کا بھلا ہوتا گو آپ کے کام نہ تہا
فرمایا اپنے پیر کے تلے دیکھ دیکھے تو سارا جنگل سونے کا ہے ارشاد کیا جسکے مالک کے خزانہ مین اسقدر
زر و جواہر ہون وہ کیون یعقوب کا مال لیکر احسانمند ہووے **حکایت** نقل ہے کہ ایکمرتبہ ہرم بن حیان
سفر مین راہ بھول کر پہاڑ مین جا پڑے ہر چند راہ تلاش کی ڈھونڈھی کہین پتہ نہ لگتا جب سخت لاچار ہوگئے زندگی سے مایوس
ہوگئے چند روز تک دانہ پانی کی صورت نہ دیکھی تب کمال الحاح و زاری سے جناب باری مین دعا کی الٰہی مینے جب سے ہوش پائی ہمیشہ تیری

حکم برداری کی اور کبھی نفس و شیطان کی چاپلوسی نکی ہر چند دشمنان جان و ایمان نے مجکو لذات
دنیا کا مزہ چکھانا چاہا مگر تیرے فضل سے مین نے دہوکا نکہایا اگر یہہ گذارش میری سچی ہے تو
مجکو راہ بتا اور اس مصیبت سے چھڑا کہ تو سب چیز پر قادر ہے پہر یکایک اللہ کی قدرت سے پہاڑ
پہٹ گیا راستہ ہو گیا مین وہانسے نکل آیا اور پہر وہ پہاڑ بدستور ملگیا ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ بیبی ابن قلابہ کی کشتی مین سوار تہی اتفاقاً کشتی ٹوٹ کر بیبی
ایک تختی پر رہی اور ایک عورت دوسرے تختہ پر بہتے چلے موج دریا تختے کو اودہر سے ادہر اور ادہر سے
اودہر بہاتی تہی اس حالت بیقراری مین دوسری عورت کو شدت سے پیاس لگی متحیر ہوکر کہا
اے بیبی ابن قلابہ واللہ کہ میں پیاس سے جان بلب ہون کیا کرون پانی کیونکر پیون اوس نے
جناب باری مین گڑگڑا کر دعا کی کہ اے میرے مالک تیری لونڈی پیاسی مری جاتی ہے پانی پلوا دے
کیا دیکہتی ہون کہ ناگاہ ایک صراحی جواہر کی سرد پانی سے لبریز چاندی کی زنجیر سے بندہی
آسمان مین معلق میرے پاس آئی ہم دونون خوب سیر ہوکے پانی پیا پہر اوپر چلی گئی جب مین نے اوپر نظر کی
دیکہون تو ایک شخص ہوا مین معلق بیٹہا ہے اور زنجیر صراحی کی اوسکے ہاتہ مین ہے مین نے متعجب
ہو کر کہا اے شخص تم کون ہو جو اس عالی درجہ پر ہو کہا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہون
مین نے پوچھا کیونکر یہہ مرتبہ بلند تمنے پایا کہا خواہش جی کی چہوڑی اور چادر رضائے الٰہی کی اوڑہی
بیبی ابن قلابہ نے جب اس طوفان سے نجات پائی تو پہر یہہ قصہ بیان کیا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر مین بباعث امساک باران قحط پڑا اہل شہر نماز استسقا کو
باہر شہر نکلگئے بادل آیا آدمی دیکہکر بہت خوش ہوئی یکایک ایسی ہوا چلے کہ بادل کو ہوا اڑا لیگئی
پہر تمام اہل شہر اوداس ہوگئے اونمین سے ایک بوڑہیا کسی گانو کی تہی وہ بہی شکستہ دل اپنے گہر کو واپس
جاتی تہی راہ مین ایک شخص پیر مرد ہے کو دیکہا بڑہیا نے اوسکو سلام کیا بعد جواب کے اوسنے

بوڑھیا کا نام لیکر کہا لوگوں نے نماز استسقا کی پڑھی بادل آیا پانی زور سا برسا بڑھیا نے جانا یہ شخص
کامل ہے جو بغیر دیکھے اور سنے احوال مفصل بیان کرتے ہیں کہا اگر تم کہو تو ہیں سب آدمیوں کو تمہاری
خدمت میں لاؤں آپ پانی کی دعا کریں کہ سب شہر والوں کی آس ٹوٹ گئی ہے کہا تو جلد جاکر تیرے
کپڑے پانی میں تر ہو جائیں پہر او سکے جاتے ہی ایسی بارش شروع ہوئی کہ تمام ندی نالے بہہ گئے ف

حکایت نقل ہے کہ ایک رتبہ نامی چور گرفتار ہو گیا حاکم وقت نے اوسکو سولی دیدی اتفاقاً حضرت
معروف کرخی اوس راہ سے گذرے چور کو سولی پر خوار زار دیکھکر بیتاب ہو گئے اوسکے واسطے دعا
کرنے لگے کہ الٰہی اسنے اپنے کئے کی سزا پائی اب تو اسکی خطا سے درگذر اور اوسکو معزز دارین کر
یکایک غیب سے تمام شہر میں آواز آئی کہ جو کوئی سولی والے چور کی نماز پڑھیگا وہ جنتی ہوگا سنتے ہی
تمام شہر جمع ہو گیا اور ہاتوں ہاتھ اوس چور کو سولی سے اوتار کر بخوبی غسل دیکر کفنا دفنا دیا جنازہ
کثرت ازدحام سے نماز جنازہ کی بعد نماز عصر کے ہوئی بعد اسکے کسی نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم
ہے اور وہ چور مع سب نمازیوں کے کمال زرق برق سے وہاں موجود ہے پوچھا تو نے یہہ دولت
اور نعمت کیونکر پائی کہا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی بدولت مع سب نمازیوں
اپنے جنازہ کے مغفرت اور عزت پائی ف

حکایت سعید بن رازی سے نقل ہے کہ میں دو برس حاتم اصم کی رفاقت میں رہا کبھی
اونکو غصہ ہوتے نہیں دیکھا مگر ایک مرتبہ بازار میں جاتے تھے کوئی شخص انکے آشنا سے اپنا قرض مانگتا
تھا اور جھگڑا کرتا تھا حاتم نے کہا جھگڑا نکر اپنا قرض آسانی سے وصول کر ہرچند اونہوں نے
سمجھایا اوسنے نہ مانا لاچار ہوکر غصہ سے چادر زمین پر ماری اوس سے بہت دینار سرخ بکھر گئے
کہا بقدر اپنے قرض کے لینا زیادہ ہرگز نہ لینا اوس حریص ناعاقبت اندیش نے بہت
دینار دیکھکر زیادہ لیلئے اوسیوقت اوسکا ہاتھ خشک ہو گیا ف

باب نوان نیک نیتون کی نیک نیتے کے بیان مین

حکایت نقل ہی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ مینے ایکمرتبہ خواب مین دیکھا کہ شیطان علیہ اللعن بازار مین ننگا پھرتا ہے مینے کہا ای بیحیا حقیقت مین بیحیائی تجھپر ختم ہی کہ بازار مین تو ہزارون آدمیون کے آگے ننگا پھرتا ہے نہ کچھ حیا ہے نہ کچھ شرم کہا اے حضرت آدمیون سے بکلاشک حیا کرتا ہون مگر بازاری بے زاری کہ محض نادان اور قسم حیوان سے ہین ان سی البتہ شرم نہین کرتا ایک اشارہ مین انکو جو ناچ کہیے نچاؤن اور جو کھیل کہیے کھلاؤن اور مثل لوٹن کبوتر کے لوٹاؤن بلکہ مجکو آپکے اچنبے پر اچنبا آیا کہ آپ انکو آدمی جانتے ہین حضرت نے کہا آدمی کہان ہین اور کیسے ہوتے ہین کہا آدمی ایسے ہوتے ہین جیسے مسجد شونیزیہ مین تین آدمی عبادت الٰہی مین غرق ہین جنکے مارے میری کمر جھک گئی اور ہمت تھک گئی کہ مین ہزار طرح سے انکو ابھارتا ہون اور صد ہا طور کے شوشے چھوڑتا ہون اور وہ نظر اٹھا کے بھی نہین دیکھتے کہ کون کتا جھک مارتا ہی پھر مین ناگاہ خواب سے چونکا آدھی رات ڈھلی مسجد شونیزیہ مین پہنچا دیکھون تو تین آدمی خودی سے گذر رہے ہین اور جوش و خروش محبت خدا مین دریا سے ابل رہے ہین سر جھکائی یاد الٰہی مین بیہوش ہین اور دنیا و مافیہا سے بیہوش میرے پیر کی آہٹ پاکر ایک صاحب نے سر اٹھا کر کہا اے جنید تو سب باتین اس ملعون کی سچی نہ جاننا ف ۱

حکایت نقل ہی کہ بایزید بسطامی رح ہمیشہ اذان اور تکبیر کہتے تھے ایک مرتبہ ظہر کی اذان کہکر تکبیر کہنے کو تھے کہ ایک شخص جماعت مین مسافر سے معلوم ہوئی اُنکے پاس جاکر چپکے سی کہا کہ مسافر کو بلا ضرورت شرعی شہر مین تیمم کرنا درست نہین ہے اُسنے اسیوقت صف سے الگ ہو کر وضو کر کے نماز ادا کی کسی نے کہا کہ شیخ بایزید نے تمسے کیا کہا بولے مینے صبح کی نماز بہی شہر کے بہول کر تیمم سے پڑھی تھی شیخ نے یاد دلایا مینے وضو کر کے ادا کر لی ف ۲

حکایت نقل ہے عمرو بن مالک سے کہ ایکمرتبہ اتفاقاً مجھپر تین سو درہم قرض ہوگئے اور کوئی صورت اداکی نظر نہ آئی قرضخواہون نے مجکو آگھیرا اور تنگ کرنا شروع کیا مجبور ہوکر حضرت ابو الحسن رح نوری کی خدمت مین گیا مکان پر نپایا جنگل مین پتا لگا دیکھون تو درخت کے نیچے لیٹے ہوئے ہین مجھے دیکھتے ہی ناخوش ہوکر فرمایا اے شخص رازق حقیقی موجود ہے صبر کر مجکو ناحق تنگ کیا پھر ایک مٹھی کنکریان میری طرف پھینکدین اور کہا جا قرض اداکر اور پھر آنیکا قصد نکر دیکھا تو پورے تین سو درہم تھے پھر مین جلد گیا اور سب قرضہ اداکر دیا بعد اسکے حضرت سمنون المحب کو خواب مین دیکھا فرمایا تو نے کیون ایسے اولیائے کامل کو تکلیف دی پھر مین نے خواب سے چونک کر توبہ کی کہ اب کسی امر کی حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو تکلیف ندونگا

حکایت نقل ہے ابن رازی سے کہ مین ایک مرتبہ چادر پشمین اوڑھکر حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گیا دیکھا کہ وہ ایک عمدہ قیمتی ٹوپی پہنے ہوئے بیٹھے ہین مینے اپنے دل مین کہا کہ یہ ٹوپی تو میرے لباس کے لایق ہے اگر شیخ مجکو عنایت کرین تو عین عنایت ہے پھر میری چادر اور اپنی ٹوپی دونون کو آگ مین جلاکر فرمایا سوائے شوق دیدار لقائے پروردگار کے کوئی آرزو جی مین رکھنے کے لایق نہین ہے ف

حکایت نقل ہے عبد اللہ بن تستری رح کی کہ مینے دو برس علم ادب اور علم دین حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا پھر وہ اپنے مکان کو تشریف لے گئے وہان مدت تک رہے کہتے ہین کہ عبد اللہ کبھی بالتی مار کر اور تکیہ لگاکر نہ بیٹھتے اور سوتے نہ تھے ایک مرتبہ کسینے دیکھا کہ بالتی مارے تکیہ لگائے بیٹھے ہین کہا آپکو اس طرح کبھی بیٹھے نہین دیکھا آج کیا سبب ہے فرمایا زندگی مرشد مین اس طور سے بیٹھنا بے ادبی تھی مگر انہون نے ابھی انتقال فرمایا اب کچھ مضائقہ نہین پھر اس شخص نے وہ دن اور تاریخ

لکھہ رکھی دریافت کیا تو واقعی ذوالنون مصری نے اوسیدن اوسی تاریخ رحلت فرمائی تھی ۱

حکایت نقل ہے ابراہیم خواص سے کہ بارہ برس تک اونکے جی نے دودھ چپاتی کی خواہش کی اور نہ کہائی ایکدن کسی مریض کو پوچہنے گئے اوس نے کہا کسی چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے بولا سبحان اللہ بارہ برس سے تو آپکو اپنے جی کی آرزو حاصل نہین دوسرے کی آرزو کیونکر پوری کردگے ابراہیم متحیر ہوکر کہنے لگے سچ ہے اللہ والون کو سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا ۲

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص نے دو درہم کو جوتا مول لیا پہنکر حضرت شبلی کی خدمت مین گیا کہا محبت الٰہی کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتی ہے فرمایا جو شخص دو درہم کا جوتا پہنتا ہے اور خواہش نفسانی پر ریجہ رہا ہے اور لذات خودی مین بیخود ہو رہا ہے اوسکو خدا و محبت خدا سے کیا سروکار ہے ۳

باب دسوان توکل اور ڈرنے خدا اور نہ ڈرنے غیر خدا مین

حکایت نقل ہے حامد اسود سے کہ مین ایک مرتبہ ابراہیم خواص کے ہمراہ سفر مین تہا اتفاقاً ہم سانپون کے جنگل مین پہونچے مین نے کہا یہان سے جلد نکل چلو ایسا نہو کہ رات ہو جاوے اور ہم سانپون مین گہر جائین پہر اون سے جان بچانی دشوار ہو گی پس ابراہیم نے یہہ سنتے ہی وہین بستر کردیا مین بہی مجبور ہوکر پڑ رہا رات کو چارون طرف سے سانپون نے گہیر لیا مین ڈر کر کہنے لگا سانپ سانپ ابراہیم نے کہا چپ رہ اور یاد خدا مین مشغول رہو پس مین نے ذکر اللہ کا شروع کیا سانپون نے بہاگنا شروع کیا پہر غفلت نیند سے مین ذرا غافل ہو گیا پہر ایکا ایک سانپون نے اگہیرا ڈر کر چلایا کہ بہاگون ابراہیم نے جہڑک کر کہا ذکر اللہ کیون نہین کرتا غرض اسی دکہہ سکہہ سے وہ تمام رات گذاری شیخ بعد نماز صبح اور وظیفہ معمولی کے چلے دیکہون تو اوسی مقام پر جہان جانماز شیخ کی بچھی تہی ایک بڑا کالا سانپ ہے مین نے متعجب ہوکر شیخ سے پوچھا فرمایا کیا تعجب کرتا ہے لڑکپن کی

بوباس ابهی تجهه مین باقی هے دانت کو جو فضل الهی سے باوصف کثرت اور ہجوم سانپون کے محفوظ ہے وہ اچنبا نتہا ف

حکایت نقل ہی کہ ایکمرتبہ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ اور شیبان راعی باہم سفر کرتے تہے جب جنگل مین پہنچے ناگاہ دیکہا کہ ایک شیر دکارتا ہوا آیا سفیان نے ڈرکر کہا ہم خالی ہاتہہ مین کیونکر اوسکے حملہ سے نجات پاوینگے شیبان راعی نے کہا اے امام وقت کچہہ خطرہ نکرو کیا اسکا خالق سوائے خدا کے اور کوئی ہے پہر شیبان نے پاس جاکر اوسکا کان پکڑ لیا اور چمکارا اور وہ عاجزی سے دم ہلانے لگا سفیان نے یہہ معاملہ دیکہکر کہا یہ بات تو قابل شہرہ ہے شیبان نے کہا ہرگز شہرت نکرنا ہم سب سامان اسپر لادکر اسکو مکہ معظمہ تک لیچلینگے ف

حکایت نقل ہے ایک مرتبہ کسی شہر کے بازار مین اگ لگی اور سب مال و اسباب لونڈی غلام جو اوسمین تہے جلگئے مگر دو غلام رومی جو نہایت حسین بہت قیمتی تہے اتفاقاً قدرت خدا سے بچگئے تہے قریب تہا کہ جلجاوین دلال دست ملال ملتے تہے اور کہتے تہے جو کوئی انکو سلامت نکالدے ہزار دینار سرخ مجہسے لے ناگاہ ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ اوسطرف سے گذرے اُن دونون غلامون کو جلتی اگ مین گہرا دیکہکر جی مین آیا کہا اگر مین جلجاؤن بلا سے مگر یہہ دونون اس بلا سے نجات پاوین چنانچہ بسم اللہ کہکر جلتی اگ مین کود پڑے اور دونون کو صاف نکال لائے سبکو اچنبا ہوا تمام شہر مین شہرہ ہوا پہر دلال آپکے قدم چومنے لگے اور درہم و دینار نذر گذراننے لگے حضرت نے فرمایا مین نے دینار کے لالچ کیواسطے یہہ کام نہین کیا بلکہ خدا کی مرضی چاہنے کو کیا اگر دنیا کے لالچ کیواسطے کرتا تو خود نہ بچتا اورون کیطرح مین بہی جلجاتا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک حجرہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ کا بصرے کے بازار کے چوراہے پر تہا جہان کبہی کبہی کسی مصلحت اور حکمت کیواسطے وہان بہی بیٹہتے اوٹہتے تہے ایکمرتبہ کوستین

چھوڑ کر وضو کو چلے گئے ناگاہ حضرت حسن بصری آگئے پوستین پڑا دیکھکر کھڑے ہو گئے جب حبیب عجمی
کو بعض وقت کچھ خیال نہین ہوتا پوستین چوراہے مین ڈال کر چلے گئے یہ خیال نہ کیا کہ کوئی
لیجائیگا اچانک وہ بھی آگئے سلام علیک ہوئی کہا اے امام وقت تم کہان کہا تمھاری پوستین
اور چوراہے کی نگہبانی کرتا تھا تم سے بہت اچھا ہے کہ چوراہے مین سب سامان کسیکے بھروسے پر
چھوڑ کر چلے گئے کہا اُسکے بھروسے پر جسنے تم کو نگہبانی کے واسطے بھیجدیا ف ۱

حکایت نقل ہے علقمہ بن اسود رح سے کہ جو لطف نماز مین عامر بن قیس رح کو حاصل تھا ایسا
کسیکو دیکھا نہ سنا بارہا شیطان علیہ اللعن بصورت بڑے کالے سانپ کے مسجد مین آیا اور سب نمازی
ڈر کر بھاگ گئے لیکن مین اور عامر نماز مین ویسے ہی مشغول رہے اور جنبش بھی نہ کی پھر وہ خبیث عاجز ہو کر
جھک مار کر اُنکے کرتے مین گھسکے گریبان سے سر نکالتا اور انکو ڈراتا تب بھی آپ بیخبر ہوتے
گر کہاں ہے اور کون جھک مارتا ہے آپ بدستور ویسی ہی عبادت الٰہی مین مشغول رہتے آخر کو وہ ملعون لاچار
ہو کر چلا جاتا کسی نے کہا یا حضرت آپ اس کالے سانپ سے نہین ڈرتے فرمایا ہم سوائے
خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ہین ف ۲

حکایت نقل ہے کہ جب امیر معاویہ سردار ہوئے تو عامر بن قیس پہاڑ و بیر چلے گئے اور وہان
بیٹھکر کلام اللہ پڑھنے لگے ناگاہ شام ہو گئی ایک نصرانی عابد وہان آیا کہا تو کون ہے کہا مسافر ہون
کہا آج رات کو تو میرے پاس رہ ورنہ تم جیتے نہ بچوگے کہ یہ جنگل سانپون کا ہے تم کو پھاڑ کھادینگے کہا
خداوند مذہب کے پاس میرا گزر نہ ہوگا وہ مجبور ہو کر چلا گیا آدھی رات ڈھلے عابد نے چھت پر سے
دیکھا کہ حضرت عامر عبادت الٰہی مین مصروف ہین اور ایک شیر اُنکے گرد پھرے والیکی طرح ٹہلتا ہے جب
نماز سے فارغ ہوئے شیر سے کہا تجکو کچھ کہنا ہو تو کہہ ورنہ رخصت ہو ناحق خلل انداز نہو پھر وہ عاجزی
کر کے دم ہلاتا چلا گیا نصرانی عابد یہ حال دیکھکر حیران ہو گیا اور جلد آکر عامر کے قدم چومنے لگا اور

ف ۱ حقیقت مین جو کوئی خدا پر بھروسہ کرے بس وہی اسکو کافی ہے جیسا کہ سورۂ طلاق مین ارشاد ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی جو شخص خدا پر بھروسہ کرے بس وہی اسکو کافی ہے

ف ۲ مصداق آیۃ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کے ہے یعنی خدا کے نزدیک وہ بڑا معزز ہے جو خدا سے زیادہ ڈرے

کمال ادب سے عرض کیا کہ آپ کون ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین کہا مین ایک غریب مسلمان
ہون کہ قابل رہنے شہر کے نہتھا اسواسطے نکل آیا اُسنے کہا اللہ اکبر حبیب غریب گنہگار اس
مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہین تو واللہ علما نیک کیسے ہون گے پس اسیوقت مسلمان ہوگیا ا

حکایت نقل ہی کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے شہید
کرنیکا قصد کیا آپ یہ خبر سنکر حبیب عجمی کے پاس چلےگئے اور یہ مصیبت بیان کیا انھون نے کہا
آپ اِس عبادت خانہ مین جائے خدا کے حکم سے محفوظ رہوگے آپ وہان جاکر عبادت الٰہی مین
مصروف ہوئے کسی مخبر بد اطوار نے مخبری کی کہ حسن بصری فلانی جگہہ ہین اس خونخوار دل آزار نے
بیس سپاہی بہیجے کہ جاکر جلد حسن بصری کو پکڑ لاؤ سپاہیون نے آکر حبیب عجمی سے پوچھا کہ حسن بصری
کہان ہین کہا عبادت خانہ مین ہین سپاہی گئے قدرت خدا سے حسن بصری انکو نظر نہ آئے پہر نکل
آئے اور کہا اے عابد زاہد ہوکے جھوٹ بولتا ہی کہا مین توجھوٹا نہین ہون مگر اللہ تعالی نے تم کو
اندھا کردیا پہر گئے پہر نظر نہ آئے تب سب جہک مار کر چلے گئے جب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے
باہر آکر کہا تمنے مجھکو کیون میرے قاتلون کو بتادیا کہا سچ نے بچادیا ورنہ ہم تم دونون مارے جاتے۔ ف ۲

حکایت نقل ہے طاؤس یمانی سے کہ مین ایک مرتبہ حرم محترم مین حاضر تہا ناگاہ ایک اعرابی
اونٹ پر سوار آیا پہر اونٹ بٹھاکر ہاتھ پیر باندھکر کہا ای خدا یہ اونٹ مع سامان تیرے سپرد ہی مین تیری
حضوری مین جی جان سے تیرے گھر مین حاضر ہوتا ہون جب حرم محترم مین نماز ادا کرکے باہر آیا اونٹ
نہ پایا معلوم ہوا کہ چور لے گیا تب جناب باری مین عرض کیا کہ خداوندا میرا اونٹ چوری گیا ہو میرا نہین گیا
کیونکہ مین تیرے سپرد کرگیا تہا بس جسکی نگہبانی مین سے گیا ہو وہ ڈہونڈے گیا دیکھتا ہی کہ ایک
آدمی پہاڑ ابی قبیس سے اوترتا ہے بائین ہاتھ مین اونٹ کی نکیل ہے اور سیدہا
ہاتھ کٹا ہوا گلے مین پڑا ہوا ہے اعرابی نے آکر کہا اپنا اونٹ مع اسباب کے لے اعرابی نے

متحیر ہو کر اسکا یہہ حال دیکھکر کہا یہہ کیا واردات ہے کہا جسوقت مین اونٹ چرا کر اس پہاڑ پر
چڑہا ایک سوار ہوا کیطرح گہوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور میرا ہات کاٹ کے گلے مین ڈال کے کہا چلدیا اونٹ
مع سامان اوسکے مالک صاحب یہان کو پہنچا جب کہکر وہ سوار ہوا ہو گیا ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بقصد لڑائی لشکر آراستہ فرماتے تہے ناگاہ دو
آدمی ایک شکل کے نظر آئی کہ سر مو انکی کسی بات مین فرق نتہا آپ دیکھکر بہت متعجب ہوئے فرمایا
کیا تم دو لو توامان ہو یعنے ایک ساتہہ پیدا ہوئے ہو ایک نے عرض کیا یا امیر المومنین مین باپ ہون
اور یہہ بیٹا ہے اور اسکا قصہ عجیب ہے کہ ایک مرتبہ مین ہمراہ رکاب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وسلم کے جہاد کو گیا تہا اور اسکو پیٹ مین چہوڑ گیا تہا فضل الہی سے تہوڑے عرصہ کے بعد فتحیاب
ہو کر گہر آیا معلوم ہوا کہ اسکی مان نے انتقال کیا رات کو کیا دیکہتا ہون کہ ناگاہ ایک نور اسکی قبر سے نکلا
اور آسمان کو چلا گیا مجکو کمال تعجب ہوا صبح اور دن اور پاس والون سے دریافت کیا کہ یہہ کیا معاملہ
ہے اونہون نے کہا جس روز سے اوسنے انتقال کیا ہے ہم ہر شب یہی معاملہ دیکہتے ہین پہر مین نے
جا کر وہ قبر کہولی دیکہون تو ایک لڑکا دودہ پیتا رونا چلاتا ہے اور وہ عورت مردہ ہے مین نے لڑکے
کو اوٹہا لیا ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ تو نے اپنی امانت پائی اگر اوسکی مان کو بہی امانت چہوڑتا او
ہمارے سپرد کرتا تو اوسکو بہی زندہ پاتا چنانچہ یہہ وہی زندہ زادہ ہے جو اسوقت خدمت والا مین حاضر ہے ف

حکایت نقل ہے ابو مطیع سے کہ مینے ایکمرتبہ حاتم اصم سے کہا یہہ بات مشہور ہے کہ آپ بدون زاد
راہ اور راحلہ کے ہمیشہ سفر کرتے ہین اور کچہہ تکلیف نہین پاتے مجکو بہی وہ بات بتلائے کہ مین بہی
اوسپر عمل کرون اور اس فکر سے بیفکر ہو جاؤن کہا حقیقت مین فضل الہی سے میرا یہی
حال ہے چار باتون پر میرا عمل ہے اول یہہ کہ خوب جانتا ہون کہ مالک ساری جہان کا اللہ
ہے دوسرے یہہ کہ سارا جہان اللہ ہی کے حکم مین ہے تیسرے یہہ کہ سب کا رازق وہی ہے

اور ہر جگہہ رزق پہنچاتا ہے جو تیرے یہہ کہ جہان مین ہونگا خدا کے حکم سے باہر ہونگا پر اس سبب سے بے پرواہ جہان میرا جی چاہتا ہے وہان پہرتا ہون اور کسی قسم کا دکہہ اور مصیبت نہین پاتا ہون پہر ابو مطیع نے کہا کہ یہہ وہ زاد اور راحلہ ہے کہ جس سے دونو جہان کا سفر کمال آسانی اور راحت جانی سے طے ہوتا ہے۔

باب گیارہوان سخاوت اور خیرات اہل اللہ مین

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام نے ابلیس سے پوچہا کہ تو کس قسم کے آدمی سے بہت محبت رکہتا ہے کہا اون سے جو صرف نام کے مسلمان ہین اور اللہ تعالی کے نام پر کوڑی خرچ نہین کرتے ہین اسیواسطے کہ بخیل کی بندگی قبول نہین اگرچہ کیسی ہی بندگی کرے
بخیل ار بود زاہد بحر و بر ؛ بہشتی نباشد بحکم خبر ۔ فرمایا تو عداوت کس قسم کے لوگون سے رکہتا ہے کہا جو جان و مال سے اللہ پر نثار ہین اور نام و نشان ظاہری سے بیزار ہین اسواسطے کہ سخی کی عبادت قبول ہے اگرچہ تہوڑی اور ناقص ہووے

حکایت نقل ہے کہ اتفاقاً ایک شخص بہت قرضدار ہوگئے ہر چند ادا کرنے کی فکر کی لیکن ادا نہو سکا قرضخواہ اوسکی آبرو کے خواہان ہوے تب جان سے عاجز آیا اور کہین ٹہکانا نہ لگا لاچار ہوکر ایک دوست کے پاس گیا وہ محبت اور خاطر اور تواضع سے پیش آیا اور حال پوچہنے لگا کہ ان دنون کیسی گذرتی ہے کہا کیا کہون بہر حال شکر ہے مگر آجکل چار سو درہم قرضہ کی بہت فکر ہے کہ قرضخواہ رات دن چین نہین دیتے جان سے عاجز ہوکر تمہین دوست جانکر آیا ہون کہ خانہ دوستان بروب و در دشمنان مکوب مثل مشہور ہے وہ سنتے ہی عرق ندامت مین غرق ہوگیا جی جان سے کہو گیا عزت کہا کے اندر اوٹہہ گیا جلدی سے چار سو درہم لے آیا کہا جائیے اور قرضخواہون سے اپنا پیچہا چہوڑائیے پہر گہر مین جاکر زار زار رونے لگا اوسکی

عورت نے کہا خیر ہے کیون روتے ہو جائے شکر گزاری جناب باری ہی نہ مقام گریہ وزاری کہ دوست دلی کی حاجت تم سے روا ہوئی بس اب تم کو غم درہم ہے یا غم ہمدم ہے برلئے خدا سچ فرمائے اور اس غمدیدہ کو غم سے چھوڑائی کہا اے عورت نادان غم درہم بندہ درہم کو رولاتا ہے اور طالب دنیا کو بیقرار کرتا ہی بلکہ مین اسواسطے روتا ہون کہ مین اسکے حال سے ایسا کیون غافل ہا جو وہ اس بلا مین مبتلا ہو کر حاجتمندن اور فقیرون کی طرح میرے پاس آیا تب مینے اسکو اس بلا سے چھوڑایا بس کچھہ حق دوستی ادا نہ ہوا بلکہ محتاجون کا سا دینا ہوا حقیقت مین ذلت اسکی نہتی بلکہ میری تہی پس ایسی غفلت کی زندگی پر تف ہے جو مین آپ چین اڑاؤن اور دوست بیچین رہین ف ا

حکایت نقل ہے کہ دو سچے دوست باہم دوستی دلی رکہتے تھے اتفاقاً دونو قرضدار ہوگئے مگر مدت تک ایک کو دوسرے کی قرضداری سے آگاہی نہتی جب خبر ہوئی تو ایک دوسرے کے قرضہ ادا کرنے کی فکر مین سرگرم ہوا اور اپنے قرضہ کا کچھہ خیال نہ کیا گو ہر وقت قرضخواہون کا تقاضا رہتا تہا آخرکار ایک نے دوسریکا قرضہ ادا کردیا اور آپس مین کبھی ذکر نہ آیا بعد مدت دراز کے کسیطور سے اطلاع ہوئی

حکایت نقل ہی کہ وقت خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عبد اللہ ابن عباسؓ بصرہ کے حاکم ہوئے ایکمرتبہ کچہہ لوگ جمع ہوکر آپکی خدمت مین آئے عرض کیا یا حضرت ہماری بڑون مین ایک بزرگ کی لڑکی کا نکاح ہے اور انکے پاس ایک کوڑی خرچ کو نہین ہی آپ کچھہ اعانت اور عنایت کرین تو بہت بڑی عنایت ہے سنتے ہی آپ اندر جاکے چھہ توڑے درہم کے لائے ایک آپ لیا اور باقی اور دون کیساتہہ لیکر اُن بزرگ کے پاس جاکر رکہدیا اور کہا یہ شادی مین صرف کیجئے اور کچھہ غم نہ فرمائیے پہر لوٹ آئے اسیوقت راہ مین یہ خیال آیا ہمراہیون سے کہا کہ ہمنے بُرا کیا جو اہل اللہ کو ناحق یہ زر واسطے اہتمام لوازم عقد کے حوالہ کیا اور انکو یاد الٰہی سے باز رکہا پہر لوٹ گئے اور سب سامان شادی کا درست کرکے بکمال اعزاز و اکرام بخوبی جہیز دیگر رخصت کرکے چلے آئے۔ ف ۲

حکایت نقل ہی کہ عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ مینے ایک مرتبہ بازار سے ایک لونڈی ہزار درہم کو مول لی سواری کی تلاش تہی تاکہ اسکو سوار کرکے گھر بہجواؤن ناگاہ ایک شخص نے آکر عرض کی یا حضرت سواری میرے پاس حاضر ہے حکم ہو تو حاضر کرون حضرت نے اسکا حسن سلوک دریافت کرکے خادم سے فرمایا کہ اس لونڈی کو سوار کرکے اس شخص کے گھر پہنچادی ف ۱

حکایت روایت ہی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قحط پڑا سب لوگ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کچھہ فرمائیے کہ تمام مخلوق بہوک سے ہلاک ہوئی جاتی ہی فرمایا آج انشاء اللہ تعالی کچھہ تدبیر ہوگی خاطر جمع رکہو پہر وقت شام کے ملک شام سے دو سو اونٹ غلہ کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آئے سب آدمی خوش ہوگئے دلال حضرت کی خدمت مین گئے اور نرخ غلہ کا دس گیارہ سیر کرنے لگے حضرت نے فرمایا سو سے تمہارے اور سبکو زیادہ نفع دیتے ہین دلالون نے کہا اس شہر کا تو کوئی اس نرخ سے کم نہ لیگا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالی ایک کے بدلے سات سو بلکہ بیشمار دیتا ہے ہم ایسی منفعت کثیر کو چہوڑ کر کیون ف ۲ کسی اور کے ہاتہہ بیچین اور خسارہ کہاوین بخدا مین خدا ہی کے ہاتہہ بیچون گا اور کسیکو ایک دانہ نہ دونگا پہر سب غلہ غربا اور فقراکو جمع کرکے کہڑے بانٹتے اور لٹاتے تہے اور خوش ہوتے تہے غرض کہ قبل نماز مغرب کے فارغ ہوگئے اوسی رات کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے کہ جناب رسالتمآب بکمال آب وتاب براق پر سوار ہشاش بشاش ہین مینے عرض کیا یا حضرت کہان تشریف فرما ہوتے عبد اللہ تو مدت سی مشتاق دولت دیدار تہا آج اللہ تعالی نے اسکی آرزو پوری کی ارشاد کیا آج عثمان کا تمام غلہ غربا کو دینا اللہ تعالی کو بہت پسند آیا اور مقبول فرمایا اسکے بدلے مین اللہ نے عثمان کو بہت سے حورین جمیلہ اور شکیلہ حسنہ بہشتی سے بخوبی آراستہ کمال اعزاز اور احترام سے عطا فرمائین ہین مجکو بہی ارشاد ہوا کہ

ای محمد تم بہی تزک و شان اپنے عثمان کی دیکہو جو اُسکے مالک نے اُسکو عنایت کی ہے سو مین اوس رحمت اور دولت خداداد کی رونق دیکہنے جاتا ہون ؁ ف

حکایت نقل ہے کہ ایکبار امیر معاویہ نے حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین ہزار درم نذر بہیجے آپنے اوسیوقت لیکر بانٹ دئے کسی خادمہ نے عرض کیا یا ام المومنین کچہہ روزے کی افطار کو بہی رکہا ہے فرمایا اب تو کچہہ نہین رہا آگے سے کہتے تو شاید کچہہ رکہہ لیا جاتا ف

حکایت نقل ہے عکرمہ سے کہ کسی وقت مین کسی شہر کا حاکم بڑا ظالم خونخوار مردم آزار تہا یہانتک کہ تمام شہر مین منادی کرادی کہ جو کوئی کسی فقیر کو کچہہ دیگا اُسکا ہاتہہ کاٹ کر شہر بدر کردیا جائیگا اتفاقاً ایکدن ایک فقیر بہوک کے ہاتہ سے بہت تنگ آیا اور زندگی سے مایوس ہوکر ایکعورت سے بہایت الحاح وزاری کرنے لگا اوسنے کہا کیا تو نے حکم حاکم وقت کا نہین سُنا جو مجہسے مانگتا ہے اور میری موت اور خواری کا سامان کرتا ہے پر قدرت خدا سے عورت کو اوسکے پریشان حال پر رحم آیا دو روٹیان دیکر کہا امیر کا جو جی چاہے سو کرے مجہسے ہو کا خدا راہ مانگتا روتا چلاتا دیکہا نہین جاتا ناگاہ امیر کو خبر ہو گئی اوس عورت کا ہاتہہ کاٹکر شہر بدر کردیا اوسکے ساتہہ ایک دودہ پیتا بچہ تہا عورت نیک سیرت جنگل مین شدت گرمی سے مارے پیاس کے بیتاب ہوئی ہر چند پانی تلاش کیا نزدیک کہین پانی نپایا لاچار ہوکر نہر کے کنارے گئی جسوقت پانی پینے کو جہکی لڑکا گود سے گر کر نہر مین جا پڑا سخت بیقرار ہوکر زار زار رونے چلانے لگی کہ یہہ میری پیاس اس فرزند دلبند کے خون کی پیاسی تہی یکایک اوسیوقت دو جوان خوش رو خوشنما اچہی پوشاک پہنے ہوے آئے اوس عورت سے پوچہنے لگے اسقدر تجکو کیون پریشانی ہے خیر ہے کیا آفت ناگہانی ہے اوس نے سب قصہ بیان کیا اُسیوقت ایک اونمین سے نہر مین گہسکر اُسکے لڑکے کو صحیح و سالم نکال لایا دوسرے نے اُسکے ہاتہہ کو خدا کی قدرت سے

بدستور درست کر دیا پھر اُس عورت سے کہا تو نے ہمین پہچانا اُسنے کہا کہ نہین کہا ہم وہی
دو روٹیان ہین جو تو نے لے دی تہین اور اسکے سبب سے تو اس بلا مین مبتلا ہوئی تہی
الحمد للہ کہ ہمارے ہی سبب سے خراب ہوئی اور ہمارے ہی سبب سے نجات پائی ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے کہیت پر تشریف لیگئے تہے
اُسی کہیت کے پاس اور ایک کسیکا کہیت تہا اوسکو حبشی غلام جوتتا تہا قریب دوپہر کے ایک لڑکا دو
تین روٹیان لایا حبشی نے فارغ ہو کر چاہا کہ کہاوے اتنے مین ایک کُتّا بہوکا آیا اُسنے ایک روٹی اوسکو
ڈالدی وہ جلدی سے کہا کر پہر دُم ہلا کے عاجزی کرنے لگا اوسنے دوسری روٹی بہی ڈالدی غرض
تیسری بہی ڈالدی آپ ویسا ہی بہوکا رہگیا عبد اللہ بن جعفر نے اوس حبشی کو بلا کر کہا کہ تیری
خوراک اسقدر مقرر تہی جو تو نے کتّے کو کہلا دی اب تو کیا کہاویگا کہا یا حضرت صبر کرنا اور روزہ
رکہنا بہوکے کے مایوس پہر جانیسے بہتر ہے ؎ کمتر داں نہ بدست آزاد مرد ؛ کہ پہلو تہی مسکین
شکم پر نکرد ؛ آپ یہہ حال اسکا دیکہکر بہت متعجب ہوے اور اُس حبشی اور اوس کہیت کو خرید لیا
ایک لونڈی قیمتی پانسو دینار کی اونکے پاس تہی پہر دونو کو آزاد کر کے نکاح کر دیا اور دوسو
دینار خرچ اور کہیت جہیز مین دیدیا ؛

حکایت نقل ہے کہ احمد بن اسکاف دمشقی بہت بڑے متقی پرہیزگار تہے اور بہ نیت حج کے
اونہون نے کمال جانفشانی اور حیرانی سے بہت مال جمع کیا تہا ایکمرتبہ ہمسایہ کے گہر لڑکا کسی
کام کو بہیجا ناگاہ روتا آیا کہا خیر ہے کیون روتا ہے کہا گہر والے گوشت روٹی کہاتے تہے مین
منہ دیکہتا رہا مجکو ایک ٹکڑا نہ دیا احمد بن اسکاف دمشقی ناخوش ہو کر ہمسایہ کے گہر گئے کہا
سبحان اللہ حق ہمسایہ کا یہی تہا جو تمنے ادا کیا کہ میرا لڑکا منہ تکتا روتا رہا اور آپ گوشت روٹی
کہاتے رہے اور اوسکو ایک لقمہ نہ دیا یہہ سنتے ہی وہ پڑوسی زار زار رونے لگا کہ ہای افسوس اب پردہ

ف سبحان اللہ کیا پہچانا قول ہے کہ مستعد دنیا ... رو بلا بلفظ ... دنیا لاکو ... ہے اور حضرت شریف مین ... قسم ... کے ... نہیں ... حدیث شریف ۱۲

ہمارا فاقہ ہوا گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل کہاو اسپر پانچ دن سے کسی گہر والیکے منہ مین ایک دانہ نہین گیا
جب نوبت ہلاکت کی پہونچی لاچار ہوکر مین جنگل مین گیا دیکہا تو ایک بکری مری ہوئی پڑی ہے
اسکا گوشت بقدر ضرورت سد رمق کے لاکر ذرا کچا پکا کرکے ذرا ذرا سبنے کہایا اس لڑکے کو نہ دیا کہ
بفضلہ تعالے اسکو درست نتہا ورنہ یہ کب ہو سکتا تہا کہ سب کہاتے رہتے اور وہ منہ تکتا رہتا
پس احمد بن اسکاف دمشقی بدریافت اس حال کے متحیر ہوئے اور اپنے جی مین کہا حقیقت مین
عند اللہ ایسے شخص کا دینا حج کے جانے سے بہتر ہے پہر گہر جاکر سب درہم اور دینار جو مدت سے بہ نیت
حج جمع کئے تہے پچہلے سے لاکر اسکو دیدئے پہر مین گہر اپنے بیٹہہ کر یاد آلہی مین مصروف ہوا
جب سب حاجی حج کرکے لوٹے حضرت ذوالنون مصری نے جبل عرفات پر سُنا کہ کوئی کہتا ہے اے ذوالنون
مصری اس مرتبہ کسیکا حج قبول نہین ہوا مجکو بڑا تعجب ہوا کہ حج مین نو لاکہہ نو ہزار نو سو آدمی آئے تہین
کیا سبب جو کسیکا حج قبول نہ ہوا۔ مین اسی فکر مین تہا کہ پہر آواز آئی کہ احمد بن اسکاف دمشقی کے سبب سے
سب کا حج قبول ہوا بلکہ اُسنے آ بنکے نیت کی تہی اور نہ آیا واللہ اعلم کیا بہید ہے کہ اللہ تعالے نے اُسکے سبب
سے سب کا حج قبول فرمایا حضرت ذوالنون مصری بعد مناسک حج کے دمشق مین گئے اور احمد بن
اسکاف دمشقی سے ملاقات کرکے پوچہا کہ آپ اب کی سال کس وجہ سے حج کو نہین گئے۔ تمہارا ارادہ مصمم حج
کو جانے کا تہا۔ اُسوقت احمد بن اسکاف دمشقی نے تمام حال گزشتہ اپنا ذوالنون مصری کے
روبرو بیان کیا۔ ذوالنون مصری نے کہا مبارک ہو تمہارا حج خدائے تعالے نے اُسکی دفعہ
قبول فرمایا مینے اس طرح جبل عرفات پر سنا اسی وجہ سے مین تم سے تمہارا حال پوچہنے آیا تہا
کہ ایسا کیا کام کیا جس کے سبب سے اُس کا حج قبول ہوا اور اسکے سبب سے اور سبکا حج
قبول ہوا روایت ہے کہ خدا تعالی نے دوسرے سال انکو اس قدر سامان کر دیا کہ خود حج کو گئے ف

حکایت نقل ہے عون ابن عبد اللہ سے کہ ایکمرتبہ بنی اسرئیل مین قحط پڑا اکثر آدمی بہوک سے

ف حقیقت مین مستوق
است عمدہ کرد واسطے
ایک جو اور بہانہ بہانیکا
بہ کہا ہے کسی نے
رحمت حق
بہانہ می طلبد رحمت
حق بہا نمی طلبد
چنانچہ مولوی معنوی
فرماتے ہین
حج زیارت کردن
خانہ بود حج رب
البیت مردانہ بود
کعبہ مردان نیاز و گلی
است [illegible] دل تو
کریت [illegible] دل ست
اور بزرگ [illegible] زبین
ست دل بہت آور
کہ حج اکبر است از
ہزاران کعبہ یکدل
بہتر است کعبہ
بنگاہ خلیل آزر است
دل گزرگاہ جلیل
اکبر است ۱۲

رنے لگے ایک مزدور کا یہ دستور تہا کہ دن بہر مزدوری کرتا شام کو جو مزدوری ملتی اُسکی دو چپاتی جو کی مول لے آتا اتفاقا راہ مین ایک بہوکے نے سوال کیا کہ بسم کچہہ دو کہ مین شدت بہوک سے جان بلب ہون مزدور سوچا کہ کل دو چپاتی ہین اگر ایک اسی دون اور ایک مین کہاؤن تو نہ اسکا بہلا ہوگا نہ میرا پیٹ بہریگا اور جو بدون مبادا مر جائے اور یہہ وبال میرے اعمال نامہ مین لکہا جائے پہر دونو روٹیان اسکو دے آیا اور آپ اگر بہوکا سو رہا رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا کہا کچہہ تجکو حاجت ہے تو بیان کر کہ رحمت آلہی اہل حاجت کی حاجت روا کرنے کی منتظر ہے کہا کہ ہان مغفرت درکار ہے کہا مغفرت تیری ہو چکی اور کچہہ مانگ کہا قحط دور ہو کہ سارا جہان جان سے جاتا ہے پہر صبح کے وقت غیب سے آواز آئی کہ گرانی غلہ کی گئی اور ارزانی آئی ف

باب بارہوان اُمرا کی حق پرستی اور نفس کشی مین

حکایت نقل ہے کہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہو گئے صرف ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری مین تہا جب قریب دار الحکومت کے پہونچے تو سرداروہان کے لشکر پیشوائی کو آئے راہ مین اس حاکم کو مسافر جان کر پوچھا کہ تم کو یہان امیر کا کچہ حال معلوم ہے کہ کہان تک آئے ہین غلام نے کہا کہ امیر یہی ہین پہر سب سردارون نے حسب عادت جہالت قدیمی کے بطور سجدہ انکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہو کر کہا کہ یہہ کیا سجدہ سا کرتے ہو کہا ہمارے ملک کا ایسا ہی دستور ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہین پہر تو حاکم نے غضبناک ہو کر کہا اللہ اکبر سوائے خدائے عز و جل کے اور کسیکو سجدہ نہین چاہیئے پہر ایک چیخ مار کے وہان سے چلے آئے اور مسند حکومت

آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کیا آپ نے اوسیوقت حکمنامہ وہان کے سردارون کو لکھا کہ سجدہ سوائے خدای تعالے کے کسیکو درست نہین ہے خبردار آیندہ سے ایسی حرکت نکرنا اور رسم جہالت چھوڑدو پھر اور حاکم مقرر کرکے بھیجا جب وہ قریب شہر کے پہنچے ایک آدمی اوس شہر کے سردارون کے پاس بھیجا کہ خبردار ہماری پیشوائی کو کوئی نہ آوے جب دارالحکومت مین داخل ہوے تو سب سردار آئے اور طرح طرح کے تحفہ اور عمدہ کھانے ہمراہ لائے اور اونکے آگے رکھے وہ یہہ تکلفات دیکھکر ایکایک وہانسے اوٹھکر چلے اور کہنے لگے کہ کیا امیر المومنین نے مجھے اسواسطے یہان بھیجا ہے کہ مین لذات دنیا مین گرفتار ہوکر جنت کی نعمتون سے محروم رہون سبحان اللہ لذت دنیا اس قابل ہے کہ اوسکے بدلے لذات عقبے سے ہاتھ اوٹھاوین پھر امیر المومنین کی خدمت مین آکر یہہ سب واردات عرض کی اور سند حکومت اونکے آگے ڈالدی حضرت نے ارشاد کیا تم سب گوشہ نشین ہوے ہین اکیلا کیونکر لوازم خلافت کو انجام دون پھر ایک تیسرے شخص کو مقرر کرکے روانہ کیا وہ پاس شہر کے گانون مین جا ٹھہرے سب سردار شہر کے آئے دیکھا تو صرف آپ ہین اور ایک اونٹ سواری مین ہے ہر چند چاہا کسی قسم کی خدمت کرین قبول نکیا کہا اللہ کے فضل سے مجھے کسی چیز کی حاجت نہین ہے صرف زر سرکار درکار ہے جسقدر جمع ہو حاضر کرو پھر چند روز مقیم ہوکر زر سرکار لیکر چلے گئے ف

حکایت نقل ہے کہ سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ کسی شہر کے حاکم تھے اور پانچہزار درہم بیت المال سے پاتے تھے سب لٹا دیتے اور خرمے کے پتون کی زنبیل بناتے اور اونٹ کے بالون کا لباس پہنتے تھے رات دن اوسمین بسر کرتے اور جو بکریان بیت المال سے حصہ مین آتین اونکو ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کرتے اور اونکے چمڑون کا مشکیزہ اور

زنبیل بنا کے مجاہدین کے صرف مین لاتے ایکبارتبہ کوئی میلے کچیلے کپڑے دیکھکر مزدور سمجھکر کچھہ بوجھہ اونکے سر پر رکھوا کر لیگیا راہ مین کسی نے امیر کو پہچان کر سلام علیک کی اور نہایت متحیر ہو کر کہا اے امیر خیر ہے مالک اسباب سمجھا کہ یہہ سردار ہے پیرون پر گر پڑا اور عاجزی کرنے لگا کہ مجھسے خطا ہوئی للہ معاف کیجئے فرمایا تیرے گہر تک حسب وعدہ پہنچانا ضرور ہے ہر چند اوسنے معذرت اور خوشامد کی نمانا جب اوسکے گہر پہنچے تب اوس سے قسم لے کہ خبردار آیندہ کو ہر قسم کے آدمی سے اس قسم کی مزدوری نکرانا پہر جب وقت مرگ انکا قریب ہوا زار زار روتے تہے اور لوگون سے کہتے تہے کہ مین موت کی ڈر سے نہین روتا بلکہ اسواسطے روتا ہون کہ کہین دنیا کی لذتون مین گرفتار ہو کر دولت دیدار رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم نہو جاؤن چنانچہ انحضرت نے ارشاد کیا تہا کہ اے سلمان اگر قیامت کے دن ہمارے پاس آنا منظور ہو تو دنیا اور اسباب دنیا سے دور رہنا اور وقت مرنیکے پاک صاف ہونا جیسے کہ ہم پاک صاف تہے پس مین ڈرتا ہون کہ میرے پاس تہوڑا سا سامان دنیا کا ہے ایسا نہو کہ دولت دیدار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مجکو محروم رکہے لوگون نے دیکہا تو قسم اسباب سے کچھہ پیکان و تیر اور پوستین اور دستر خوان وغیرہ ہے اور کوئی چیز قیمتی نہین ہے ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ یمانی کو کسی شہر کا حاکم کر کے بہیجا اور اہل شہر کو حکمنامہ اور فرمان لکہدیا کہ عنقریب عمل بدل کینگے تم سب انکی تابعداری بدل و جان بجالانا جب قریب دار الحکومت کے پہنچے سب سرداران پیشوائی کو آئے دیکہا تو خچر پر سوار اور اونٹ کے بالون کا لباس پہنے ہوے ہین پہر شہر مین لا کر بہت تکلف کی مکان دکہائے اور ہر قسم کے تحفے پیشکش کئے اور زر و جواہر نذر گذرانے اونہون نے ہرگز قبول نکیا اور بالاے اوس خیمہ کے دلنہ جارے کی اکل حلال سے خبر رکہتا کہ بے زبان ہے اور مجھے کسی

کسی چیز کی حاجت نہین تہوڑی مدت کے بعد وہان سے واپس گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
یہ خبر پاکر چپکے سے راہ مین آبیٹھے کہ دیکہین حذیفہ دار الحکومت سے کس تزک و شان سے آتے ہین
دیکہا تو جس انداز سے گئے تہے اُسی انداز سے آتے ہین پہر امیر المومنین حضرت عمر بہت خوش ہو کر
اُن سے لپٹ گئے اور کہا کہ ہم تمہارے بہائی ہین اور تم ہمارے فی الحقیقت اسلام اسیکا نام ہے
کہ دنیا کی حکومت اور حشمت دور ہوے زوال پر ریجہنا اور اترانا بجا ہے کہا یا امیر المومنین جسدن کوئی چیز
میرے پاس نہین ہوتی تو مین بہت خوش ہوتا ہون کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی
بمقتضائے کمال شفقت و عنایت کے اپنے خاص بندون کو آرایش اور آسایش مغرور کرنیوالی اور
خدا کو بہلانے والے سے ایسا بچاتا ہے جیسے کہ طبیب بیمار کو مضر چیزون اور کہانے سے
پرہیز کراتا ہے بلکہ اُسکے پاس بہی آنے نہین دیتا کہانے کا تو کیا ذکر ہے ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام دن داد دہی اور فریاد رسی مظلومونکی کرتے اور سب
کام ملکی اور مالی کو بخوبی انجام کو پہنچاتے چنانچہ رات کو تمام شہر کے گلی کوچون مین پہرتے کہ کسیکا
دروازہ غفلت سے کہلا نہ رہجائے کسیکا جانور کہلکر گم نہو جائے کوئی چوکیدار غافل نہو جائے اور
ہزارون حکمت لمد حفاظت مخلوق الٰہی کی اس مین متصور تہین کہ اہل دانش پر بخوبی روشن ہے
ایک مرتبہ اہل مدینہ نے یہ حال دیکہکر عرض کیا یا امیر المومنین تمہارے بعد بڑی خرابی واقع ہوگی
کہ اس طرح کون جانکاہی سے حفاظت مخلوق الٰہی کی کریگا اور سردارون اور تابعدارون سے یہ کام
کیون نہین لیتے تاکہ آپ کو آرام اور ہدایت اور مخلوق کو راحت ہو فرمایا حساب کے دن بازپرس مجہسے
ہوگی یا اور کسی سے چنانچہ منقول ہے کہ بعد وفات آپکے صاحبزادہ نے خواب مین دیکہا
کہ کمر باندہے ہوئے مستعد اور متوحش ہین عرض کیا یا حضرت خیر ہے تم اس قدر کیون منتشر ہو
فرمایا اسوقت کا حال کچہہ نہ پوچہو کہ حساب کتاب روز حساب سے ڈرتا ہون کہ احکم الحاکمین کے

آگے دودھ پانی سے اور پانی دودھ سے جدا ہوگا میرے مقابلہ مین ایام خلافت کا سب معاملہ پیش ہوگا
یہانتک کہ ایک گائے کسی بڑھیا کی فریادی ہوگی کہ یہ بڑھیا زور سے دودھ دوہتی تہی اور مجکو ایذا
دیتی تہی کیا دودھ آسانی سے نہین نکل سکتا تہا پہر مجھسے بازپرس ہوگی کہ تو اسقدر غافل تہا کہ بڑھیا بیزبان
ظلم کرتی تہی اور تو نے خبر نہ لی ف ا

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعید حمص کے رہنے والے کو کسی شہر کا
حاکم کر دیا تہا سال تمام پر حکم بہیجا کہ مع بیت المال کے جلد یہان آؤ وہ حسب الحکم حاضر ہوا اُنکے پاس صرف
ایک لاٹھی اور لوٹا اور ایک پیالہ تہا امیر المومنین نے ایسے ٹوٹے حال سے دیکھکر فرمایا کیا کچھ بیمار ہو
شاید آب و ہوا وہان کی تم کو موافق نہ آئی عرض کیا کہ مین تو بفضلہ تعالی بہلا چنگا ہون اور اسباب
ضروری بہی رکھتا ہون فرمایا کیا سامان ہے کہا یہی تینون چیزین لاٹھی لوٹا پیالہ دکہا دیا حضرت
بہت متعجب ہوئے فرمایا وہان کی رعایا نے سرکشی کی اور تمہاری تابعداری نہ کی پہر اور حاکم مقرر کرکے
بہیجا اور حکم دیا کہ جلد زر سرکار وصول کرکے بہیجو اور ایک بہی عذر اُن کا نہ سنو پہر عمیر بن سعید سے فرمایا
مین تم کو سند از سر نو لکھدون عرض کیا یا امیر المومنین مجکو اس خدمت سے للہ معاف کیجئے کہ حکومت
مین بہت آفاتین ہین ڈرتا ہون کہ کسی مواخذہ الٰہی مین گرفتار نہو جاؤن کہ جناب
رسالتمآب مین شرمندہ ہون امیر المومنین یہ بات سنکر بہت روئے پہر عمیر بن سعید اٹھکر چلے گئے بعدہ امیر المومنین نے
ایک خادم کو سو دینار سرخ دیکر کہا عمیر بن سعید کو تلاش کرکے چپکے سے دیسکو خادم گیا اور تین رات
دن پہر کہین ٹھکانا نپایا تا گاؤن گئے معلوم ہوا کہ دن کو روزہ رہتے ہین اور رات بہر عبادت الٰہی مین
مشغول رہتے ہین خادم نے بعد سلام و پیغام کے وہ سو دینار سرخ اُنکے روبرو رکہدئے
کہ خلیفہ وقت نے تم کو عنایت فرمائے ہین دیکھتے ہی زار زار رونے لگے خادم نے متحیر ہوکر
کہا خیر ہے اس قدر کیون روتے ہو کہا مین نے دولت دائمی صحبت محمدی

صلی اللہ علیہ وسلم کا مزہ چکہا ہے ڈرتا ہون کہین اس دولت ناپائدار کے مزہ کی بدولت اس
دولت مزیدار پائدار سے محروم نہ رہجاؤن پہر پانچ چہہ دینار لیکر باقی اسیوقت خدا کی راہ مین غربا کو
بانٹ دئے اتفاقاً بعد مدت کے امیر المومنین حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی فرمایا وہ سو دینار کیا کئے
عرض کیا کہ اللہ تعالی کے حوالہ کر دئے قیامت کے دن لے لین گے ف ۱

حکایت نقل ہے ابو عبد اللہ معتق شداد سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لباس مکلف نہ پہنتے تھے
مگر جب خطبہ پڑہنے کو منبر پر چڑہتے تو البتہ لقیمت چار پانچ درہم کے لباس پہنتے حالانکہ اللہ تعالی کے
فضل سے بہت روپیہ اور سرمایہ رکہتے تہے اور صدہا لونڈی غلام تہے چنانچہ بباعث کمال غنا کے بلقب
عثمان غنی کے ملقب ہوئے اور ہمیشہ نماز تہجد کو اوٹہتے اور کسی لونڈی غلام کو نہ اوٹہاتے اپنے ہی ہاتہہ سے
سب کام کر لیتے اور تمام رات عبادت خدا اور تلاوت کلام اللہ مین مشغول رہتے اور جمعہ کے دن ہمیشہ
روزہ رکہتے کسینے عرض کیا کہ یا حضرت آپ تو حافظ ہین قرآن مجید دیکہکر کیون پڑہتے ہو فرمایا یہ فرمان
شہنشاہی ہے دیکہتا جاتا ہون کہ کس چیز کے کرنیکا حکم ہے اور کس چیز کے نکرنیکا آنکہ اور جان اور زبان کو
انہین سب اوسکی لذت سے مزا اور لذت اوٹہاوین کہ تلاوت دیکہے کرنیمین ناحق انکہین دولت
حق سے محروم رہجاتی ہین چنانچہ منقول ہے کہ بعد شہادت آپکے زمین و آسمان روتے تہے ف ۲

حکایت نقل ہے عبد اللہ بن عروہؒ سے کہ جبتک عمر بن عبد العزیزؒ حاکم ہوئے تہے بہت خوش خوراک
و خوش پوشاک بڑی شان و شوکت سے رہتے تہے اور بہت قیمتی گہوڑون پر سوار ہوتے تہے اور بڑی زرق
برق سے رہتے تہے مگر دل کے ہمیشہ غنی اور بادشاہ تہے چنانچہ ایک مرتبہ سب سامان بیس ہزار
درہم کو بیچ کر سب راہ خدا مین کہڑے کہڑے لٹا دیا جب امیر ہوئے تو صرف خطبہ کے وقت تین درہم کا
لباس پہنتے تہے اور ہمہ وقت شب و روز پوستین مین گزران کرتے تہے علی ہذا القیاس مکان کا بہی
ایسا ہی حال تہا کہ تین لکڑیان باندہ کر اوسپر چراغ روشن کرتے تہے اور جہاڑ فانوس کا کچہ جہگڑا

ف ۱ سبحان اللہ ایمان و ایقان اسکا تو یہ ہے کہ اللہ دینا خدا کے پاس امانت رکہنا ہے یعنی جو شخص خدا کے پاس امانت رکہیگا اور امین اور نگہبان کا وہ بلا شک ہوگا نفس شیطان سے بچی محفوظ رہیگا اور قیامت کے دن اوس دولت خداداد کی بدولت راحت اور عزت پاویگا ۱۲

ف ۲ [illegible] ۱۲

نہ کہتے تہے کسینے یہہ حال دیکھکر عرض کیا یا امیر المومنین پہلے امارت سے تو تم خوب عیش کرتے
ہتے اور بہت تزک وشان سے رہتے تہے اب جو بفضل تعالی آپ امیر ہوے جسقدر شان و شوکت
بڑہا و تہوڑی ہے طرفہ یہہ ہے کہ اگلا سا بہی معاملہ نہین رہا اسمین کیا حکمت ہے فرمایا حقیقت
حال یون ہو کہ جب آدمی کے کوئی آرزو دلی پوری ہوجاتی ہے تو اوس سے زیادہ کی آرزو کرتا ہے
جب وہ بہی پوری ہوجاتی ہے تو اور اوس سے زیادہ چاہتا ہے علی ہذا القیاس اسیطرح سلسلہ چلا
جاتا ہے چنانچہ جب مین امیر تہا تو آرزو امارت کی تہی جب اللہ تعالی کے فضل سے امارت ہوئی
تو آرزو خلافت کی ہوئی جب خلافت ملی تو تمنا بادشاہت آخرت کی ہوئی اب آگے اس سے
کوئی رتبہ باقی نرہا اس سبب سے مینے آرایش جسمانی چہوڑدی اور زیبایش روحانی اختیار کی ف

باب تیرہوان عورتون کے زہد و تقوی مین

حکایت نقل ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا کہ معراج مین ایک بہت بڑا احاطہ یاقوت سرخ کا دیکھا کہ اوسمین تین مکان عظیم الشان
بہت مکلف سفید موتی کے تہے مین نے پوچہا یہہ کسکے مکان ہین کہا ایک مریم کا اور ایک آسیہ
فرعون کی بی بی کا اور ایک خدیجۃ الکبری زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

حکایت نقل ہے کہ ایک بی بی کا نام آمنہ تہا وہ بڑی صابرہ شاکرہ تہین بارہا مکہ معظمہ سے مدینہ
منورہ کو آتی جاتی تہین اور کبہی کسی نے کبہی کہاتے پیتے نہ دیکہا ایک مرتبہ کسی نے پوچہا یہہ کیا معاملہ ہے
دیکہتے ہین تم سفر مین رہتی ہو اور کبہی بہوک پیاس کی حاجت نہین ہوتی کہا حقیقت حال یہہ ہے کہ مین
ایک مرتبہ زیارت حرمین شریفین کو جاتی تہی شدت پیاس سے بیتاب ہوگئی ہر چند پانی ڈہونڈا نپایا
مایوس ہوکر زندگی سے ہاتہہ دہوئے کہ یکایک ناگاہ ایک صراحی یاقوت سرخ کی ہوا مین معلق بہر
پاس آئی مینے اوسمین سے پانی پیا ایسا شیرین اور سرد تہا کہ نہ دیکہا اور نہ چکہا وہ مزہ

میری جان اور زبان کو ایسا مزہ دار کر گیا کہ ابھی تک جان و دل سیر اب ہے اسواسطے فضل الٰہی سے مجکو تر وہ کہانے پینے سے بخوبی نجات ہے ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک یہودی کی عورت بڑی حق پرست تہی رات دن چراغ محبت الٰہی سے خانہ جان و زبان کو روشن رکہتے تھے اور خاوند سیاہ دل ایسا سرگرم و ہمقدم اور ہمدم ساتہہ احکام حق کے اسکو دیکہکر ہر دم جلتا تہا ایک مرتبہ بہت تنگ آکر اپنے یارون سے یہ قصہ کہا سب کے مشورہ سے ایک بڑا گڑہا کہودا اس مین تین دن اگ روشن کی بعد اسکے سب عزیز اور یارون کو جمع کرکے اس عورت نیک سیرت کو بلا کر کہا تو ہر دم خدا خدا کہتی ہے اس گڑہے مین گہس جا اگر تو سچی ہوگی تو بچ جائیگی اور جھوٹی ہوگی تو جل جائیگی وہ سچی جو سچی خدا پر سچا بہروسا رکہتی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اس مین کود پڑی اسیوقت جلتی آگ اسکی آب و تاب ایمانی سے بجھہ گئی یہودیون نے آتش حسد اور عداوت سے جلکر پہر اسکے اوپر اور تین دن آگ جلائی اور منہ اس گڑہے کا بند کر دیا تین دن کے بعد کہول کر دیکھا تو وہ عورت بخوبی نماز پڑھتی ہے پہر سب حیران ہو گئے اور توبہ کر کے ایمان لائے کہ بیشک اس سچی عورت کا دین سچا ہے ف ۲

حکایت نقل ہے کہ جب رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کا وقت مرگ قریب ہوا تو مالک ابن دینار پوچھنے کو آئے کہا کہ تم کو کس نے تکلیف دی بولین معصیت نے کہا کسی چیز کو بہی جی چاہتا ہے کہا کہ مغفرت کو فرمایا دنیا کی بہی کسی چیز کی خواہش ہے کہا کہ ہان تیس برس سے تازہ چھوہارے کو جی چاہتا ہے اور ابتک نہین کہایا مالک ابن دینار اپنے دل مین سوچے کہ یہہ تو تہوڑی ساعت کے مہمان ہین اس وقت تازہ چھوہارہ کہان سے آوے کہ ناگاہ ایک جانور پرند عمدہ چھوہارا کہ نہ دیکھا نہ سنا میرے پاس ڈال گیا مین جلد رابعہ کے پاس لے گیا کہا کہان سے آیا مینے ماجرا بیان کیا بولین کہ واللہ اعلم جانور کسکے باغ سے لے آیا مین نہین کھاؤنگی

ف ۱ پرہیز سے جو اہل عرفان مزاق جاتے رہتے ہیں لذت انکا ستیزہ دونو دنیا سے عالی کی لذت سے بیزار ہو جاتے ہین جیسا کہ مولانا ارشاد فرماتے ہین ۵ کار آن [illegible] کرو [illegible] اور [illegible]

ف ۲ شعاع صفت [illegible] عالم [illegible] کی ایسی [illegible] بجانب کردی جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہین ۵ [illegible] حسرت [illegible] صادق [illegible]

اب اپنے پیاری خدا ہی کے پاس جا کے کہاؤن گی پہر کہا مجکو اکیلے مکان مین اکیلا کردو میرے
اکیلے خدا کے ساتھہ پہر سب مغموم ہوکے رخصت ہوئے تب دروازہ مکان کا بند ہو گیا اور دروازہ
رحمت الٰہی کا کہل گیا پہر اس مکان کی طرف سے ایک آواز غیب سے آئی اور یہہ آیہ کریمہ ۳۰ پارہ سورہ
فجر کی پڑھی یَا اَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً پہر دروازہ کہولکر
اے جی اطمینان پکڑ پہر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھسے راضی
دیکہا تو رابعہ زندہ دل کو مردہ پایا ف

حکایت نقل ہی کہ ایک دن زبیدہ خاتون زوجہ امیر المومنین ہارون رشید کے مکان مین
بیٹھی ہوئی سنگہار کرتی تہین ناگاہ غلطی سے ایک غلام چلا آیا اسیوقت پردہ مین ہو گئین مگر
احتیاطا اس سے دریافت کرایا کہ کوئی بال میرے سر کا تو نہین دیکھا بولا شاید جلدی مین نظر
پڑگئی ہو پہر شبہ کی طرف سے جلد بال تراش ڈالے کہ جس بال پر اجنبی کی نظر پڑے اسکا
رکہنا وبال ہے ف

حکایت نقل ہی کہ ایک مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کی کہ
میرا جی چاہتا ہے کہ تیرے کسی خالص صادق بندیکو دیکہون اور اسکی ملاقات سے دل خوش کرون
حکم ہوا کہ فلانے جنگل مین جاؤ کہ وہان اس سے تمہاری ملاقات ہو جائیگی چنانچہ آپ حسب ارشاد
کے وہان گئے دیکہا کہ ایک بڑھیا تہی پیرے معذور اندھی دہندی سارا بدن بگڑا ہوا کیڑے پڑے
تہی چیونٹی لپٹی مٹی مین پڑی یاد الٰہی مین بیٹہی شکر الٰہی کر رہی ہے حضرت عیسی علیہ السلام
نے متحیر ہو کر فرمایا کہ اے بڑھیا اس حالت اور ہزارون مصیبت مین تو کونسی نعمت خدا کا
شکر کرتی ہے بولی اے روح اللہ اللہ تعالے نے مجکو وہ جی جان عطا فرمایا کہ ہر ذرہ
اس کا آفتاب سا چمکتا ہے اور وہ زبان عنایت کی کہ ہر زبان شکر خالق الانس والجان مین شکر بیان
ہے جیسا کہ جناب مولانا اہل حال کے حال و قال مین فرماتے مین ۵ عشق زندہ در روان و در بصر +

ست ہر لحظہ زغنچہ تازہ تر ؛ عمر و مرگ این ہر دو با حق خوش بود ؛ بے خدا آب حیات آتش بود
ہر کجا دلبر بود خود ہمنشین ؛ فوق گردون ست نے زیر زمین ؛ پہر فرمایا کہ تیرا کوئی خبر گیران بہی ہے
کہا ہان جو مالک سارے جہان کا ہے وہی میرا خبر گیران ہے کہا کچھ حاجت ہے کہا کچھ حاجت
ہے کہ ایک میری بیٹی سیر بخدمت کو کبہی کبہی آجاتی ہے اوسکا خیال کبہی میرے جی مین آجاتا
چاہتی ہون کہ وہ بہی اس جہان سے سُجاوے تو اوسکا خیال بہی جان سے مٹجائے تاکہ فقط
مخلص تیرا کہرا میرا پیارا صرف اللہ ہی رہ جائے ؎ وہ جی مین آنکر ایسا سمایا ؛ کہ اوسکی عمر گئی
وحت ہنین ہے۔ جب حضرت عیسی علیہ السلام وہان سے واپس آگئے راہ مین دیکہا کہ اوسکی بیٹی کو شیر
کہا رہا ہے فرمایا کہ بوڑہیا کی امید پوری اور دعا قبول ہوئی ؎

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری اور حسن بصری رحمتہ اللہ علیہما رابعہ کے پاس
ملنے کو گئے دیکہا تو دریا کے کنارے پر ایک جہوپڑی مین عبادت الہی مین مشغول ہین انکو دکہہ مین دیکہ
انکے خادمون پر ناخوش ہوے کہ تم چین اوڑاتے ہو اور رابعہ کو دکہہ دیتے ہو پہر سب خادمون
نے ملکر جلد ایک مکان مختصر درست کرکے بخوشامد تمام وہان رابعہ کو کہا دو تین دن دکہہ سکے
سے کاٹے کہ رات کو کواڑ دینا اور دنکو کہولنا یہہ جنجال کون بہگتے ؎ دردسر کیو اسطے
صندل لگانا ہے مفید ؛ اوسکا گہسنا اور لگانا دردسر یہ بہی تو ہے ؛ آخر اوسی جہوپڑی مین
جا پڑین اور چالیس برس اسیطور سے گذرا ے پہر ذوق شوق محبت الہی مین مانند دریا کے
ابلتین اور اس مضمون کے اشعار پڑہتین کہ جسکے جی جان مین محبت الہی چہاگئی وہ پہر
ہمدم اور ہمقدم اپنے ہمدم کے ہو گئے ؎ دم بدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
واقف دم باش و دم را دم بدم بیجا مدم ؛

حکایت نقل ہے کہ جب نمرود مردود نے آتش خود آرائی جی جہان مین بہڑکائی تو آب

سفر بان جناب کبریائی سے جلتا اور سلگتا تہا اسواسطے کہ وہ ناری تہا اور حضرت ابراہیم
نوری تہے اور ناری آگے نوری کے ناری ہوتا ہے جیسے کہ مولانا ارشاد فرماتے ہین ؎
آن بود نوری و این ناری بود ؛ نار پیش نور بس تاری بود ؛ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو آگ مین ڈالنے کا نمرود نے سامان کیا سارے شہر مین شہرہ ہوا ہزارون تماشائی تماشا
دیکہنے کو آئے وحیمہ نامے لڑکی نہایت شکیلہ اُس کافر نامی کی بہی ایک ملبند مکان پر تماشا دیکہنے کو
چڑہی ہوئی تہی قدرت خدا نے اُسکو عجیب تماشا دکہایا کہ جلتی آگ کو پانی کر دیا اور دوزخ کو جنت
بنا دیا یعنے یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کا مژدہ سنایا اور راحتِ جانی اور عافیت جسمانی کا
خلعت پہنایا جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین بیت آتش ابراہیم را دندان نزد ؛ چون
گزیدہ حق بود چونش گزد ؛ پرورد در آتش ابراہیم را ؛ ایمنی روح سازد بیم را ؛ الغرض وہ
انبار آگ رشک گلزار ارم تہا یا حرم محترم مین بمقام ابراہیم اُس کعبۂ جان و ایمان پر وہ جلوہ
نور تہا کہ تجلی طور کو در دچشم بد دور تہا سبحان اللہ کہین کلمۂ سبحان اللہ تہا کہین صل علی
ہر روش کے درخت سیراب و شاداب کہین گلِ یاسمین اور کہین گلِ گلاب کہین گلِ عباسی
گلِ محمدی سے فیضیاب کہین گلِ داؤدی بکمال آب و تاب کہین دری حضوری سے سنبل کو
پیچ و تاب کہین بنفشہ انوار دیدار سے بیتاب کہین چشم نرگس باز کہین سوسن زبان دراز
ہر غنچہ گل ہر شاخ سنبل ہر درخت پر طرح طرح کی آواز دلنواز کہین نہر جاری کہین بادِ
بہاری جب اوس لڑکے از خود گذشتہ بخدا پیوستہ کو یہ جلوۂ حق نظر آیا کہ نظر سا انکہو مین
حق ہی حق سمایا حیرت مین آگئی محبت خدا مین بہر گئی دریا سے اُبل گئی جی جان سے ایمان
لائی زبان سے تصدیق کرائی پہر زار زار روتی اور کہتی تہی الحق خدائے برحق سچا ہے اور
نمرود مردود بالکل جہوٹا ہے کفر سے دور ہو گئی نزدیک انبار آگ کے گئی اور حضرت ابراہیم کی

خدمت مین باواز بلند عرض کرنے لگے کہ یا حضرت اگر لونڈی کو بہی اجازت حاضری ہو تو مین بہی جاؤن
حاضر حضور سراپا نور ہون خلیل اللہ نے فرمایا جسکا جی محبت حق مین چور رہے اُسکے حق مین
یہ نار سراپا نور ہے جیسا کہ مولانا فرماتے ہین **بیت** گر تو نمرود نیست در آتش مرو ور رفت
خواہی اول ابراہیم شو ؛ کہا یا حضرت لونڈی نے آپکی بدولت دولت ایمان پائی ہے ظلمت کفر سے نکل
آئی ہے اور حقیقت حق دل و جان مین چہا گئی ہے جلوہ حق دکہا گئے ہے فرمایا تجکو یہان بخوبی
امن و امان اور ہر طرح سے چین و جان رہے یہ سنتے ہی جلدی شوق سے جلتی آگ مین چلی یکایک
ندائے غیبی آئی کہ اے آگ خبردار ہماری لونڈی کو دُکہہ نہ دینا بخوبی سُکہ سے رکہنا اور پہر ہر طرف
سے بہی آواز آئی تہی جیسا کہ مولانا ارشاد فرماتے ہین **بیت** چون تو موصوفی باوصاف
جلیل ؛ در آتش امراض بگذر چون خلیل + گردد آتش بر تو ہم برد و سلام + اے عناصر مر مزاجت را غلام
پہر جہان وہ قدم رکہتے تہے وہان اُسکی آب و تاب یانی سے جلتی آگ پانی ہو جاتی تہی الغرض خدمت
حضرت خلیل اللہ مین حاضر ہوئی انوار پروردگار کی ظاہر ہوئی کلمہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ
پڑہا خانہ جان کو چراغ ایمان سے روشن کیا کہا یا حضرت اب مین تا دم مرگ آپکے قدم نچہوڑونگی
خدائے برحق سے منہ نہ موڑونگی ہان اس نمرود کے جلتی ہتی آتش نخوت سے جی جلتا ہی دل جاتا ہے
کہ اگر اجازت جناب کی پاؤن تو اُس بے سوجہ بوجہ کو کچہہ سمجہاؤن اور آب نصایح سے اسکی آگ
بجہاؤن شاید راہ پر آوے اور بیراہی کو چہوڑ دے پہر حسب ارشاد جناب ابراہیم کے
اپنے باپ کے پاس گئی نا سمجہہ کو سمجہانے لگی کہ اے پدر بیقدر ہوش پکڑ مستی نخوت سے
اس قدر نہ اکڑ خدا خدا کر کہین خود آرائی اور دعوے خدائی خدا کو کہو سکتی ہے بہلا کہین
رات دن اور دن رات ہو سکتی ہے القصہ تو نے بخیال کمال ایذا دہی اور ہلاکت
باصد مصیبت و خواری حضرت خلیل اللہ کو جلتی آگ مین ڈالا پس اپنے کئے کا مزا پایا اور

ڈالا بس لپٹنے کے کا مزا پایا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھا کر خدا ئے برحق نے اُسے کیسا گل لالہ کھلایا
کر کہین چنبیلی کھِل رہی ہے کہین کیلے کی پہلی پھل رہی ہین کہین بیلا بہار دکھار ہا ہے کہین گلنار ڈہڈہا
رہا ہے کہین بلبل کو سرخ سوی گل ہے کہین گل کو رشک بلبل ہو کہین نارنگی رنگ دکہا رہی ہے کہین
لیمون کی ترشی مزا چکھا رہی ہے کہین سنبل شکبار ہے کہین گل داؤدی کی بہاری ہے درختان
دلکش در ہم آواز دلنواز مرغان بہم خوشی و خورمی سے ہر قدم نہا ئے غم و غصہ یکسر در ہم پس ٹک آنکھہ
غفلت کھول حق کو ظلمت باطل مین ٹٹول کسیکا کچھہ نجایگا تو حق سے پہر کے ناحق جان و ایمان سے
جائیگا او صفت ذلت و خواری اُٹھائیگا حق جا تا ہے کہ مینے جو دیکھا ہے تجھے بھی دکھاؤن مگر ہائے
افسوس وہ آنکھہ کہان سے لاؤن موافق ارشاد مولانا ﴿ دیدہ بینا از لقائے حق شود ﴿ حق کجا ہمراز
ہر احمق شود ﴿ دیدہ مجنون اگر بودے ترا ﴿ ہر دو عالم بیخبر بودے ترا ﴿ با خودی تو لیک مجنون با خودا
در طریق عشق بیداری بدست ﴿ یہ سنکر آتش غضب سے بہڑک گیا جلکر کہنے لگا شاید محبت ابراہیم نے تجکو
فریفتہ کیا ہی اُسنے جلکر باپ کے جلانیکو کلمہ لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ پڑھا تب تو نمرود جلکر خاک ہو گیا جی جان
سے کھو گیا شعلہ سا بھڑک گیا کہنے لگا چل چل اس قدر نہ مچل اپنی قدیمی راہ پر چل بہت جھگڑا
نہ پھیلا بس اسباب کو زیادہ نہ بڑھا ورنہ تو جان سے جائیگی جہان سے نباہ نہ پائیگی کہا تیری بلا جان جا ئے
تو بلا سے مگر تو در گزر نہ کر جو چاہے سو کر مین حق نچھوڑونگی خدا ئے برحق سے منہ نموڑونگی پھر اُس
ظالم نے کپڑے اوتروا کر بہت مار پیٹ کی اللہ رے ایمان اُسنے اُف نکی اور دکہہ کی حد سے گزری تو دریا
رحمت حق حد سے گزری ناگاہ فرشتے آئے اور اسکو حلہ بہشتی پہنا ئے پھر
ایک جنتی قبہ آراستہ کیا اسکو جلوہ آرا کیا جب اسکا مزا چکھا یا دنیا کے دکھہ درد سے
چھوڑایا پھر یکایک ایک ہوا کا جھوکا آیا اسکو ہوا سا اوڑا یا پھر کسی اہل ہوا نے
اسکا پتا نپایا سبحان اللہ جہان سے گئی دولت ایمان لیگئی ف

حکایت نقل ہے کہ ایک عورت نہایت جمیلہ و شکیلہ بلباس حیا آراستہ و بزیور تقوی پیراستہ تہی اتفاقاً واللہ اعلم کس انداز سے اوس حسن انداز کی نگاہ پر کسی بدنگاہ کی نگاہ پڑ گئی وہ وہ بے سر و پا گردہو کے اوسکے آستانہ کے گرد ہو گیا ادہر یہہ سراپا حیا کمال غیرت سے گرد ہو گئی آتش غضب سے جلکر خاکستر ہو گئی جی جان سے کہو گئی جب اوس عورت نیک سیرت نے دیکہا کہ وہ زار و نزار غبار سا دروازہ پر آپڑا اب بہید راز چون طشت ازبام افتادہ آشکارا ہو گا تب خادمہ کو اوس دلدادہ کے پاس بہیجا کہ کیا چیز اس ناچیز کی پسند آئی خادمہ اوسکے پاس گئی اور اس پیغام کا جواب لائی کہ تیری چشم مردم آزار جادو نگار نے اس لفگار پر جادو کیا ہے یہ سنتے ہی سن ہو گئی حیا حیات پر غالب آگئی حسب مضمون ان اشعار کے کہ ؎ دل کہ پُر از وصف حیا میشود ؛ آئینۂ نور خدا میشود ؛ دیدہ بی شرم نہ بیندیدہ ؛ در نظر عقل خود آن دیدہ نیست ؛ پہر طشت مین اپنی دونو آنکہین نکال کر رکہدین اور اوس عمزدیدہ کے پاس بہیجدین کہ اپنے مطلوب کو لیکر جا اپنی راہ لے کہ جو چیز غیر محرم سے محرم اور آشنا ہوئی وہ قابل پاس رکہنے کے نہی وہ طشت مین آنکہین تڑپتی دیکہکر تڑپ گیا ہواے غم سے کسی طرف غبار سا اڑ گیا تہوڑے عرصہ مین آیا اُس پاکدامن کو مردہ پایا پہر گریبان جان کو چاک کرتا تہا اور زار زار روتا تہا ف

حکایت نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایکعورت بڑی عابدہ زاہدہ تہی رات دن یاد الہی مین مصروف رہتی تہی اور حق پرستی مین معروف تہی آخر کار نفس کشی اور خداکیشی اوسکی یہانتک پہنچی کہ ایک جمعہ کو روزہ رکہتی اور دوسرے جمعہ کو افطار کرتی اسیطرح ایک مدت دراز گزری ایک مرتبہ وقت افطار کے خیال آیا کہ تیرا کوئی مالک بہی ہے اور تو اوسکی تابعداری کا دعوا کرتی ہے مبادا اوسکا قاصد آجاوے اور تجہے کہانے پینے مین مشغول دیکہے پہر تیری غفلت ثابت ہو اور زنہار سے سزاوار ہو اور قیامت کیے دن تجہپر قیامت آجاے اور دن رسوائی کے رسوا ہو جا سب کہانا پینا سونا چہوڑ دیا دریاے محبت الہی مین دامان جان کو ڈبو دیا اور اس مضمون کو ورد زبان دیا

حرزِ جان کیا ے یک چشم زدن غافل از انماہ نباشم ؛ ترسم کہ نگاہے کند آگاہ نباشم پہر دم کو دم آخری جانا ناگاہ ایک جوان خوشرو خوشخو بکمال آب و تاب ہاتہہ مین مشک ناب اوسکے پاس آیا اور مژدہ سنایا کہ ایجد اکی پیارے تجکو خدا بکمال پیار سے بلاتا ہے اور رحمت کا ملہ تجہہ پر چہا ئے کہا ذرا مہلت پاؤن کہ مین اپنے آقا کو سجدہ کرلون اور حق عبودیت بدل و جان بجالاؤن پہر عین سجدہ مین جان بحق تسلیم کی ف

باب چودہوان بچون کی عبادت و کرامت مین

حکایت نقل ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شکم مادری مین بڑے حق پرست تہے چنانچہ والدہ اونکی اتفاقاً جب کبہی قصد تعظیم کسی بت کا کرتین تو آپ شکم مادر مین پیر پہیلا دیتے اور اون کو اوس حرکت سے باز رکہتے ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت زین العابدین کے آپکے ایک لڑکی اور ایک لڑکا چہوٹی عمر کے تہے آپ لڑکی کو بہت چاہتے تہے ایکمرتبہ لڑکی نے عرض کیا کہ اے پدر میرے بہائی کو بہی چاہئے ہو فرمایا کہ ہان پہر مچلگئی اور زار زار رونے لگی آپنے جلد گود مین اوٹہا لیا اور کلیجے سے لگا کر کہا کہ مین تجکو بہی بہت چاہتا ہون یہ سنکر زیادہ تر چیخنے چلانے لگی اور زمین پر لوٹ گئی یہانتک کہ مبہوش ہوگئی آپ سخت متحیر ہوگئے کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے جب افاقہ ہوا عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار آپنے ایکمرتبہ ارشاد کیا تہا کہ حق محبت سوای خدا ے برحق کے کسی سے نہین رکہنا پہر خدا کا دوست دوسرے کو بہی ہرگز دوست رکہتا ہے اور حق دوستی کا ادا کرتا ہے پہر اس مضمون کے اشعار پڑہنے لگے کہ میرا حبیب بے بدل ہے کوئی اسکا بدل نہین اور اوسکے سوا میرے جی مین کسیکا بہی خیال نہین اگرچہ کبہی آنکہہ سے اوجہل ہوجاتا ہے مگر جی جان مین ہر دم اوسکا اوجالا ہے حافظ مین اگر کام دلنم و خود بدل تجہہ سے متحق بودم دانیہا بنر کاتم دادند ؛ عاشق آندم کہ بدام سرِ زلف تو فتاد ؛ گفت کز بند غم و غصہ نجاتم دادند

حکایت نقل ہے کہ ایک امیر نے اپنے لڑکے کی تعلیم کے واسطے معلم بٹھایا اسنے لڑکے کو
پڑہانا لکھانا ادب دینا شروع کیا ایک عرصہ کے بعد لڑکے نے استاد سے کہا کہ باپ میرا امیر کبیر ہے
مگر وہ اپنے لایق آپکی کچھہ خدمت نہین کرتا کیا کرون مین عرق ندامت مین ڈوبا جاتا ہون کہ مین کسی
لایق نہین ہون کہ کچھہ حق خدمت بجالاؤن بعد کوئی ایسی بات بتلایے کہ سب دولت دنیا اور بکھیڑے
عقبے سے نجات ہوجاوے کہا خموشی مین دو نوجہان کی سلامتی ہے جیسا کہ رسول مقبول
نے ارشاد فرمایا من سکت سلم ومن سلم فقد نجی یعنے جو چپ رہا سلامت رہا اور جو سلامت رہا
پس تحقیق سب بلا سے بچا اور دوسری حدیث مین ارشاد ہے البلاء موکل بالمنطق یعنی سب خرابی
گویائی سے آتی ہے اگر کوئی بات بیہودہ کہی ایمان مین نقصان آیا اور جو کسی آدمی کو بُرا کہا
مار کہائی آبرو کھوئی لڑکے نے یہ دونون نصیحت استاد کی دامان جان مین گرہ باندھی اور بالکل
خموشی اختیار کی غرض کوئی بلاتا ہرگز جواب نہ دیتا جب اس کا چرچا ہوا کہ امیر کا لڑکا گونگا ہوگیا
شدہ شدہ یہ خبر وحشت اثر امیر تک بھی پہونچی امیر سنتے ہی نہایت مضطر اور بیقرار ہوگیا
ہر طرف آدمی دوڑائے سب طرح کے طبیب بلائے کوئی دوا دیتا ہے کوئی نسخہ لکھتا ہے کوئی
نبض دیکھتا ہے غرض کہ ہر ایک اپنی اپنی تدبیر کرتا تہا اور کچھہ فایدہ نہ پاتا تہا آخر امیر لاچار ہوکر
بیٹھہ رہا ایکمرتبہ گھبراکر تنگ آیا تفریحاً بعنوان شکار جنگل کو چلا گیا لڑکے کو بھی ہمراہ لیگیا
ناگاہ ایک جانور بولا بولتے ہی کسی نے مارا پھر لڑکے کے آگے لایا وہ دیکھتے ہی
جوش مین بھر گیا دریا سا اُبل گیا بے ساختہ اسکی زبان سے نکل گیا کہ کیون بولا جو مارا گیا
یہ سنتے ہی سب خوشی سے پھول گئے سارے کام بھول گئے جلدی سے امیر کو مژدہ
ہوا نہایت خوش ہوا ہر ایک کو زر و مال سے خوشحال اور مالا مال کردیا پھر لڑکے کو بلایا اور کچھہ
کلام سنا اسنے جواب نہ دیا امیر اپنے آپے سے نکل گیا اور آتش غضب سے سلگ گیا کہ ہمارے کلام

جواب نہ دینا اور بے زبانون سے کلام کرنا خواہ مخواہ اپنی موت کا سامان کرنا ہے بس کوڑا ملاؤ اور جلد جلاد کو بھی لاؤ اول کپڑے اوتار کر اسکی جلد اوڑاؤ بعد اسکو قتل کراؤ تب لڑکا عاجز ہوکر کہنے لگا کہ سچے نبی نے سچ کہا کہ جو چپ رہا وہ سلامت بچا اور جو بولا سو مارا گیا ۔

حکایت نقل ہے فتح الموصلیؒ سے کہ ایکمرتبہ مجکو تنہا موسم شدت گرمی مین سفر حج کا اتفاق ہوا ناگاہ ایک لڑکا تنہا بے سر و پا پیادہ پا دکہا مینے پوچھا اے لڑکے کہان جاتا ہے کہا مین نے سنا ہے کہ میرے مالک کریم و رحیم کا ایک گہر زمین پر بھی ہے اسکی زیارت کو جاتا ہون مینے کہا کچھ زاد راہ بھی ہے کہا کیا رب کریم کے در دولت پر جانیوالے غلام روٹی بھی باندھ لیجاتے ہین کیا خاوند کریم کی عنایت بس نہین ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مینے کہا یہ درست ہے مگر بخیال تمہارے اس حال کے کہ آہستہ چلتے ہو اور سفر دور و دراز ہے موسم حج مین پہنچنا بس محال ہے کہا چلنا میرا کام ہے اور پہنچانا خدا کا کام ہے بعدہ واللہ اعلم وہ اہل نظر کہان نظر سے گم ہوگیا جو پھر نظر نہ آیا جب مین فضل الٰہی سے مشرف زیارت بیت اللہ ہوا اور سب مناسک اور لوازم حج سے فارغ ہوکر بمقام منا اہتمام قربانی مین مصروف تہا کہ ناگاہ وہ اہل نظر نظر آیا کہ جناب پروردگار مین زار و نزار روتا چلا آتا عرض کرتا ہے کہ اے مالک رحیم و اے رب کریم سب حاجی قربانی کرکے تیری دولت قرب حاصل کرتے ہین اور مین کمال حسرت سے منہ تکتا ہون اور زندہ در گور ہون کہ اصلا لیاقت اور طاقت قربانی کی نہین رکھتا چنانچہ تجہپر بخوبی روشن ہے ہان اگر جان نثاری شرعاً منع نہو تو جان قربان کرون اور قربانی والون مین شامل ہون پھر انگلی گردن پر مثل چھری کے رکھے اور جب مضمون اس شعر کے کہ

شعر ماہرو پردہ جب اوٹھاتے ہین ٭ عاشق اس طرح جان سے جاتے ہین ۔ تکبیر پڑھی اور موافق ارشاد جناب مولانا کے

شعر عاشقان جام فرح آنگہ کشند ٭ کہ بدست خویش خوبان شان کشند

بچو اسمعیل پیشش سر بنه ٭ شاد و خندان پیش تیغش جان بده ٭ جان بحق تسلیم کی پس معاً دیکہنے

اس صاحب حال کے مین نے بعد کمال غم و الم کے بہت آدمیون کو جمع کیا کہ اک اولیا اللہ نے

ابہی صرف محبت خدا مین جان نثاری کی بعدہٗ مین نے اونکو غسل بخوبی دیکر کفنا کے بجماعت

کثیر نماز جنازہ کی پڑہی یکایک جنازہ ہوا پر ہوا ہو گیا واللہ اعلم کہان گیا کہ پہر کسیکو نظر نہ آیا ٭

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت حسن بصری رحؒ کے پاس ایک بزرگ آئے اور عرض کیا کہ میری لڑکی

دو برس سے برابر رات دن زار زار روتی چلاتی ہے ہر چند مین منع کرتا ہون باز نہین آتی ڈرتا ہون کہ

روتے روتے اندہی ہو جائے آپ قدم رنجہ فرمایئے اور اس ناسمجہ کو نصیحت و پند سے سمجہایئے کیا عجب ہے

کہ سفید ہو جائے اور مجہہ غمزدہ کو اس غم سے چہوڑائے کہ اللہ تعالے نے اہل اللہ کی زبان کو بہت

تاثیر بخشی ہے حضرت حسن بصری اوسکے گہر تشریف لیگئے اور اوس خود گذشتہ اور بجذب پیوستہ کو سمجہانے لگے کہ

کیا بات تجکو بہائی کونسی چیز تیرے دلمین سمائی جو تو دن رات روتی چلاتی ہے اور اپنے ماباپ کو

ناحق غم و الم مین رکہتی ہے کہا ای شیخ محبتِ خدا میرے جی کو بہا گئی دل و جان مین سما گئی اور رونیکا

مزہ چکہا گئی چشمۂ چشم سے ندی نالے بہا گئی پس اگر دولتِ دیدار پروردگار اس نے نصیب کی ہے

تو دونو آنکہین یہ اور ایسے دو ہزار اور نثار دیدار لقاے پروردگار ہین ورنہ ہونا ہونا انکا بیکار ہونے سے

نہونا خوشگوار ہے ٭ آدمی دیدست باقی پوست است ٭ دید آن دیدہ کہ دید دوست است

او دیدہ حق دیدہ ہر دم بے چین اشکبار ہے ہان اگر چین ہے تو دولتِ دیدار جناب باری

پاکر ہے و زاری مین واللہ کوئی چیز زیادہ مزیدار ذوق دیدار پروردگار سے نہین اور

اور اشک تر کی لذت نزدیک عاشق کے وصال یار سے کم نہین ف

حکایت نقل ہے کہ بصری مین ایکامیر کے اولاد نہتی رات دن اسی غم و الم مین رہتا تہا اور

مال و منال دنیا سے کچہہ مزہ نپاتا تہا قدرت خدا سے بعد چندے ایسا شکیل و جمیل لڑکا پیدا ہوا

جناب مخدوم حکایت ... مثنوی شریف مین اس حکایت کے مناسب ہے ٭ [illegible]

کہ روشنی آفتاب و ماہتاب کو شرمندہ کردیا اور تمام عالم مین اوسکے حسن یوسفی کا غل و شور
مچگیا باپنے زر و جواہر بے شمار نثار کیا کہ ہر فقیر کو امیر اور ہر پریشان حال کو زر و مال سے مالامال اور خوش
حال کردیا پھر بعد تھوڑی مدت کے اوسکو گویا شادی مرگ ہوگیا وہ اس عالم گذران سے گذر گیا اور جی
کی آرزو جی ہی مین لیگیا   ای بسا آرزو کہ خاک شدہ   پھر وہ دُرِ یتیم گرد و غبار یتیمی مین گرد
آلودہ ہوا اور مادرِ مشفقہ غمزدہ کے سایہ مین پرورش پانے لگا اور اوس صبحت دیدہ کو بدون
دیکھنے اوس مردم دیدہ کے ایکدم قرار و چین نتہا رات دن اُس گلبدن کی آرایش اور زیبایش
مین تن بدن کا ہوش نتہا خدا کے فضل سے آج کچھ کل کچھ شدہ شدہ ہوش پکڑنے لگا اور تمام
عالم کو بیہوش کرنے لگا ہر جگہ سے گروہ گروہ اوسکے حسن شہرہ آفاق کے اشتیاق مین آنے لگے
اور دور و نزدیک کے امرا اوسکی ماکو پیغام بھیجے اور اوسکے مرضی دریافت کرنیلگے اسنے سبکو جواب
صاف دیا گویا دل کباب کیا کہ جو لڑکی اسکے حسن سے دوبالا ہوگی وہ اوسکے عقد مین آئے گی
پس یہہ سنتے ہی سب سُن ہوگئے آپ سے کہو گئے مایوس ہوکر دل پکڑکر خاموش ہوکر بیٹھ رہے کہ اُسکی
برابر بھی جمال ندیکھا نہ سُنا زیادہ کا تو کیا ذکر ہے اتفاقاً ایکمرتبہ ما بیٹے چلی جاتے تھے اور عبد اللہ
بن یزید وعظ فرماتے تھے اور عذاب دوزخ سے ڈراتے تھے لذات جنّت کا مزہ چکھاتے تھے اور
حسن و جمال حوران بہشتی کا مژدہ سناتے تھے پس یہہ دونو سنتے ہی لوٹ گئے مفقود دلی کو پاگئے
اور اس آیہ کریمہ پارہ ۱۹ سورۂ فرقان کا بیان تہا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا
صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا   یعنی جنت مین نہایت عمدہ مکان ہوا مین معلق جنت
والون پر تارے سے چمکتے ہین اور ہر مکان کے تین سو دروازے ہین اور ہر درواز مقابل مکان
عالیشان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے جن دروازوں سے

جی چاہے انکی زیارت سے مشرف ہو اور ہر مکان مین ایک تخت یاقوت سرخ کا بچھا ہے اور ہر ایک تخت پر ہزار طرح کے فرش مکلف ہر ایک رنگ سے بکمال خوبی آراستہ ہین اور ہر فرش کے اوپر ہے اور نیچے رحمت حق کا ظہور ہے اور ہر تخت کے نیچے چار نہر جاری ہین کوئی آب شیرین کی کوئی شہد خالص کی کوئی دودہ مزیدار کی کوئی شراب خوش گوار کی اور ہر تخت پر حورین گوری بڑی آنکھون والی بکمال زرق و برق سے جلوہ آرا ہین اور ہر حور ستر حلہ بہشتی ہر ایک رنگ سے بکمال خوبی آراستہ ہے پیدائش ہر ایک کی اس لطافت سے ہے کہ سر انکا کافور کا اور سینہ عنبر کا اور سینہ سے زانو تک مشک کا اور زانو سے ٹخنون تک زعفران سے بنا ہے اور بکمال لطافت سے مغز پنڈلیون کا ایسا چمکتا ہے جیسے سرخی مین سفیدی اور سفیدی مین سرخی چمکتی ہے اور ہر ایک حور کی ہوا خواہی مین ستر ستر ہزار لونڈیان باندیان حاضر ہین کہ اپنی مخدومہ کے بناؤ سنگار اور آرایش و زیبایش مین ہمہ تن مصروف ہین کوئی ادہر سے ادہر جاتی ہے کوئی ادہر سے ادہر آتی ہے کوئی دل پریشان زلف پریشان سلجہاتی ہے کوئی سرگردان و حیران آئینہ دکھاتی ہے کوئی خوشبو لگاتی ہے انمین سے اگر ایک بھی ایک نظر دنیا کی طرف دیکھے تو آفتاب و ماہتاب کی روشنی کا چراغ گل کر دے پہر یہ دونو بیتابی سے گو نہ تاب لا کر بول اٹھے کہ یا حضرت یہ کس خوش نصیب کے نصیب ہون گے فرمایا جو کوئی انکا مہر ادا کر دے گا وہی انکا خاوند ہو جائیگا کہا یا حضرت مہر انکا کیا ہے فرمایا دن کو روزہ رکہنا پچھلے رات کو نماز تہجد کی پڑہنا اور گریہ و زاری کرنا اور حج اور زکوۃ ادا کرنا اور وقت جہاد کے کفار سے لڑنا کہا سب مجکو بدل و جان منظور ہے پہر گہر آکے چالیس ہزار درہم لیکر اُن عالم کے آگے لشہ تقسیم کر دئے اور کہا انشاء اللہ تعالے سب شرطین مہر کی ادا کرونگی اور بلاشک اپنے چاند کو حوران بہشتی سورج سے چمکنی سے پیا ہونگی اور اپنے گہر کو رشک تاب آفتاب و ماہتاب

گروہ کی پہر رات دن تک تو عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تھے اور ہر دم جہاد کی تلاش مین رہتے
تھے ناگاہ سنا کہ عبدالواحد بن زید نے جہاد پر کمر باندھی اور تمام شہر مین منادی کرادی ہے کہ جنت
لٹتی ہے اور دوزخ کی آگ بجھتی ہے جسکا جی چاہے جنت کے مزے اوڑائے اور عذاب دوزخ سے
اپنے تئین بچائے کہ اب وقت جہاد ہے اور سب شرائط اسکی بلاشک مہیا ہین اور مرنے مارنے
مین دونو طرح جیت ہے **بیت** مرے شہید ہو مارے انہین تو غازی ہو + یہ راہ وہ ہے کہ ہر
طرح سرفرازی ہو + یہ سنتے ہی چاروں طرف سے جہادی مور و ملخ کی طرح یکایک ٹوٹ پڑی اور
آناً فاناً مین دل کے دل بادل سے جمع ہو گئے جوان بہی اس میدان محک امتحان ایمان مین
مسلح بجلی سا چمکتا ہوا گہوڑا چمکاتا ہوا آیا مادر مشفقہ نے بکمال خوشی دل رخصت کیا جی جان
کو اُسکے ہمراہ کیا اور کہا ایجان جان جان نثاری کرنا جانداری نکرنا کہ **بیت** زندگی در مردن
و در محنت است + آب حیوان در درون ظلمت است + پہر مقابلہ ہونے لگا جنتی جنت مین
اور دوزخی دوزخ مین جانے لگے یہ جوان جماعت کفار مین بجلی سا کالی گہٹا مین چمکتا تہا
اس طرف سے اُس طرف اور اُس طرف سے اِس طرف مارتا ہوا نکل جاتا تہا اور کئیبار زخم نہین کہاتا
تہا پہر سب جماعت اہل اسلام اسکی دلیری دیکہکر عاشق زار ہو گئے ہر چند اسکو منع کرتے تہے
کہ تو سبقت نکر کہ تو ابہی رنگ ڈہنگ جدال و قتال سے اصلا واقف نہین ہے اے رشک قمر
تیرے مرنے سے تمام لشکر بیموت مر جائیگا کہا مجکو اپنی جان پیاری ہے باغ جنان کی لذت
پیاری ہے وہانکی بہارین نظر آتی ہین حوران بہشتی جلوہ دکہاتی ہین چنانچہ ستر ہزار حور سراپا
نور حلہ بہشتی اور تاج جواہر سے بکمال خوبی آراستہ سر دائین پہر رہی ہین گرم جوشی محبت دکہا کر
کہتی ہین کہ واللہ اعلم کب ہم کو دولت وصال عدیم المثال اس خداوند کی نصیب ہوگی کہ ہم بہی
تو وہ ارتا ہے یہ سنتے ہی سب سُن ہو گئے اسکی زندگی سے مایوس ہو گئے پہر اس جوان با ایمان نے

تلوار میان سے نکالی اور گھوڑے کی باگ اٹھاکر لشکر کفار مین گھسکر داد دلاوری دی جب لشکر

اشقیا نے دیکھا کہ سب کو مارتا ہے اور کسیکی مار نہین کھاتا چارون طرف سے اکھٹے ہوکر ایک

مرتبہ اسپر لوٹ پڑے اتفاقاً کسی سنگدل کے ہاتھہ سے زخم کاری کھاکر زمین پر آیا اور راہ خدا مین

جان نثار ہوگیا جب یہ خبر وحشت اثر لشکر اسلام مین پہنچی سب نعرہ مارکے بیقرار ہوگئے اور کف

افسوس ملکر اور زندگی سے ہاتھہ دہوکر لشکر کفار سے بھڑ گئے حمایت الٰہی سے قریب عصر کے فتحیاب

ہوئے اور اُس جوان باایمان کو بدل و جان ڈھونڈھنے لگے ناگاہ ایک مقام پر دیکھا کہ زخمون

سے چور ہے اور تمام عالم اسکے نورانی چہرہ سے معمور ہے چہرہ نورانی کی چمک سے آنکھین تلملاتی

تہین اور اسکے خون کی خوشبو مشک و عنبر کو شرماتی تہی پہر باعزاز و اکرام تمام اسکو کفنا دفنا دیا

اُسکی ماں نے اسکو خواب مین دیکھا کہ تخت بہشتی پر کمال جاہ و حشم سے جلوہ فرما ہے پوچھا کہ اے

بیٹا اب مقصد دلی تیرے پورے ہوئے کہا کہ ہان جب زخمون سے چور ہوکر گھوڑے

سے گرا تو حورون ہی کی گود مین گرا ف

حکایت نقل ہے سلیمان رازی سے کہ مین ایک مرتبہ واسطے زیارت انبیاء علیہم السلام

کے بیت المقدس کو جاتا تہا ناگاہ ایک لڑکی راہ مین ملی کہا اے شیخ کہان جاتے ہو مینے کہا کہ

بیت المقدس کو جاتا ہون کہا آؤ مصافحہ کرو اور آنکھین بند کرو مینے مصافحہ کرکے بعد لمحہ کے آنکھین

کہولدین دیکھون تو بیت المقدس مین موجود ہون یہ ماجرا دیکھکر متحیر ہوگیا دو تین درہم کل

حلال سے میرے پاس تہے وہ اسکو دینے لگا اور معذرت کرنے لگا وہ مسکراکر کہنے لگی کہ مجکو

حاجت نہین ہے ناگاہ دیکھون تو اسکے دونون ہاتون مین دینار سرخ ہین کہا کیا تمہارا

اللہ پر بہروسا نہ تہا جو گھر سے خرچ لیکر نکلے ف

حکایت نقل ہے حضرت شیخ شبلی کے چہوٹے بہائی سے کہ مین لڑکپن مین کسی امیر کے مکتب مین

ف ۱ نصیحت جو کوئی محبت خدا مین موجود ہو گیا ... [illegible]

ف ۲ [illegible]

پڑھتا تھا اور احمد بن اسکاف کا لڑکا بھی وہان پڑھتا تھا اتفاقاً اسکاف کے لڑکے اور امیر کے لڑکے سے نہایت موافقت ہو گئی اسکاف کا لڑکا امیر (زادہ) کا ایسا فریفتہ تھا کہ بے دیکھے امیرزادہ کے ایک گھڑی چین نہ تھا ناگاہ ایک دن امیر حسب اتفاق مکتب مین آیا اور سب لڑکون کا حال دریافت کیا اسکاف کے لڑکے کو غریب جانکر اٹھا دینے کا حکم دیا کہ اسکی صحبت امیرزادہ کو مضر ہوگی معلم نے مجبور ہوکر اٹھا دیا چند روز کے بعد سنا کہ اسکاف کا لڑکا بیمار ہے اسواسطے کہ رات دن آتش فراق امیرزادہ سے جلتا تھا اور زار زار روتا تھا آخر کار بیمار ہو گیا حسب ارشاد جناب مولانا ؎ عاشقی پیداست اززاری دل ٭ نیست بیماری چو بیماری دل ٭ جب امیرزادہ کو خبر ہوئی اُسنے آدمی بھیجا اور پوچھا کہ کیا حال ہے اور کس مرض مین گرفتار ہے ملازم گیا اور سلام و پیام پہنچایا اس دل کباب نے جواب دیا کہ یہ تمہاری محبت کا گرفتار غم ہجرت سے بیمار ہے اب کوئی دم کا مہمان ہے جسم یہان اور جان وہان ہے ملازم آیا اور پیام بیمار کا لایا واللہ اعلم کس انداز و ناز سے اسنے کہا کہ جلدی جا اور اس دلدادہ سے کہدے کہ اگر دل مجھپر مائل ہے تو یہان پہنچنے مین کون سی چیز حائل ہے ملازم گیا اور پیام اسکا کہا اسنے کہا تو ذرا توقف کر اور تھوڑی دیر کے بعد بدون طلب اندر آکر طباق ڈھکا ہوا لیجا اور امیرزادہ کو جلدی پہنچا پھر بعد ایک ساعت کے ملازم اسکا آیا اور طباق ڈھکا اور لڑکا زمین پر پڑا پایا وہ طباق اٹھا کر امیرزادہ کے آگے لیگیا اور اس سے سب ماجرا بیان کیا اُسنے رومال اٹھا کر دیکھا تو دل تڑپتا پایا دیکھتے ہی اسکا بھی دل تڑپ گیا خادم سے کہا جا اور اس دلدادہ کی خبر لا خادم فوراً گیا اور اس جاندادہ کی خبر لایا کہ جان بحق تسلیم ہو گیا ف ا

حکایت نقل ہے بادشاہ بنو الکبیر ترکی سے کہ ایک لڑکی اسکی نہایت شکیلہ اور جمیلہ تھی یکایک دنیا اور معاملات دنیا سے اسکو نفرت آگئی اور آدمی کی صورت سے بیزار ہو گئی اور حجرے کر مجنون مشہور ہوئی آخر کار بادشاہ کو بھی یہ خبر پہنچی سنتے ہی ازبس کہ بیقرار ہو گیا اور ہر طرف سے طبیب بلائے

اور معالجہ شروع کیا لیکن معالجہ سے فائدہ نہوا آخر تنگ آکر حکم دیا کہ جو کوئی اسکو اچھا کریگا اسکے ساتھہ اسکا نکاح کیا جائیگا یہ حال سنکر ایک جہان جمع ہوگیا کوئی بیمار ذوق جمال و وصال کوئی گرفتار شوق حصول مال و منال الغرض ہر ایک بلباس طبیب طلب اُس صبیہ میں آیا اور تمام عالم گرفتار اس مرض عالمگیر نے اپنے مرض کی دوا اُس مریضہ محبوبہ کو پایا ہر ایک دعوی حکمت کا کرنے لگا کوئی اقسام امراض گنتا تھا کوئی حرکات نبض بیان کرتا تھا آخرکار سبنے نوبت بنوبت معالجہ کیا اگر کچھہ افاقہ نہوا تب بادشاہ نے غیرت کھاکر غضب میں آکر سبکو قتل کرادیا پھر بھی طمع سے مال اس مالدار حسن و جمال بالکمال سے کوئی باز نہ آیا جو خبر پاتا آکر معالجہ کرتا تھا جب افاقہ نہوتا تھا مارا جاتا تھا ع بوز طمع دیدہ ہوشمند در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند۔ ناگاہ یہ خبر حضرت ابوالحسن نوری رحمہ کو پہنچی بہت متاسف ہوئی اور کہا کہ خلقت سارا جہان جان سے مارا جاتا ہے اب اس بلا کو دفع کرنا اور سب مخلوق الٰہی کو بلا سے بچانا فرض وقت اور عین مصلحت ہے چنانچہ حضرت ابوالحسن وہان تشریف لیگئے پوچھا کہ وہ بیمار کہان ہے کسینے کہا کہ جب اسکو اچھے ہونیکی طرف سے مایوس ہوگئے لاچار ہوکر اسکے علاج لاعلاج سے سبنے ہاتھہ اُٹھایا اور اسکو مطلق العنان کردیا پھر وہ پردہ نشین بطور مجنونانہ ہر جا بے پردہ پھرتی ہے اور جنگل میں فلان مقام پر رہتی ہے پھر آپ اوسجگہ تشریف لیگئے اور باواز بلند اعوذ اور بسم اللہ پڑھکر سورہ بقر پڑھنی شروع کی بیناگاہ لڑکی چیختی چلاتی آئی کہا اے ابوالحسن نوری رحمت اللہ کی تجپر ہو تم میرے پیارے خدا کا کلام پڑھتے ہو مینے حیرت میں ہوکر کہا کہ تونے کیونکر میرا نام اور اللہ کا کلام معلوم کیا تجکو کسنے بتایا کہا ای شیخ جسنے تمسے صاحب کمال کو یہان بھیجا اور مجکو اس حال میں خوشحال کیا اُسینے بتایا اگر مین ایسی نہوتی تو دنیا اور دنیا والون سے کیونکر نجات پاتی اور اس قسم کی باتین کرتی کہ ع کار ما از خلق شد بر ما دراز + داد ازین شیخے گدائے بے نیاز + تا نگردم از خود و از خلق پاک + بر نیاید جان ما از خلق پاک + ہر چہ غیر شورش و دیوانگی ست + اندرین رہ دوری و بیگانگی ست + پھر اسنے مجھسے سورہ آل عمران تک

پڑھوایا پھر بیٹے نے کہا کہ عورت ہو کر تجھکو اس ٹوٹے حال مین رہنا زیبا نہین گھر بیٹھکر اپنے باپ کے
پاس چل کہ ہمارا تیرا عقد ہو جاوے کہا مجھکو اس بات کی رغبت نہین ہر گز ف وقت آن آمد کہ من
عریان شوم ٭ جسم بگزارم سراسر جان شوم ٭ ہر کہ اندر عشق یابد زندگی ٭ کفر باشد پیش او جز بندگی ٭
نعرۂ مستانہ خوش می آیدم ٭ تا ابد ایجان چنین می بایدم ٭ کہا بدون عقد کے باہم کلام و پیام
درست نہین ہی پھر ہم تم باہم ہو کر زیارت بیت اللہ کو چلینگے کہ ہر سال وہان لاکھون آدمی جاتے
ہین اور حج کرتے ہین یہ سنتے ہی بیخود ہو گئی دریائے محبت الٰہی مین ڈوب گئی اسی حال مین جناب
الٰہی مین رو کر عرض کرنے لگی کہ اے مالک میرے تو نے اپنے فضل و کرم سے اپنی محبت کا مزہ
چکھایا اور سب دنیا اور لذات دنیا سے چھڑایا اور اپنا گھر کہ لاکھون آدمی اسکی زیارت سے مشرف ہوتے
ہین آجتک مجکو نہ بتلایا نہ دکھلایا لونڈی کو کیا خطاوار پایا جو ایسی دولت سے محروم رکھا پھر یکایک
جوش محبت الٰہی مین بھر گئی دریا سے اُبل گئی اور ایکطرف کمال تیزی سے چلی مین بھی اسیوقت
اسکے ساتھ ہوا ناگاہ ایک مقام شاداب پر پہنچی کہ ہر طرف نہر جاری تھی آگے چلکے کیا دیکھتا ہون
کہ وہ طواف کعبہ مین مصروف ہو رہی ہے اور خوشی سے پھولی نہین سماتی ہے کہا اے شیخ جسکی
جی جان مین خدا کی محبت بسج گئی وہ خود بیسی گزر گئی اور خدا کی خاص لونڈیون مین ہو گئی
اسکو زیارت کعبہ آنے کو کچھ زاد راحلہ وغیرہ کی حاجت نہی اسواسطے کہ ف
عقل و دل یکبارگی نہا عرشی اند ٭ بلکہ حجاب از نور عرشی می زیند ٭ عقل ہر عطار کان گشہ اوز ٭
طبلہا ار بخت اندر آب جو ٭ گر گشاید دل سر ایمان راز ٭ جان کبسوی عرش سازد ترک و ناز
بلکہ خالص بندون کے واسطے کعبہ اپنے مقام سے اُٹھ جاتا ہے ٭ فا

حکایت نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن اپنا واسطے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کے امیر معاویہ کے منہ مین امانت رکھا اور ارشاد کیا کہ فلانے ایام فلان شہر فلان محلہ مین فلان نام کے

اٹھے گی کو یہ میری امانت سپرد کر دینا چنانچہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا اور اپنے وقت پر اس
حکم محکم کو تعمیل کیا پھر اس دولت خداداد نے امام کو وہ رتبہ بخشا کہ انکے پیرو کیسے کیسے خدارس
ہوئے کہ ہر کس و ناکس پر مانند آفتاب روشن کے بخوبی روشن ہے ف

باب پندرہوان غلامون اور لونڈیون کی عبادت اور خدا آگاہی مین

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام موسم گرمی مین بطریق سیر جنگل مین
پھرتی تہی اتفاقاً بمقتضائے عالم بشریت بسبب شدت گرمی کے کمال تشنگی سی بیقرار ہوئی ہرچند
پانی تلاش کیا کہین پانی کا اثر نپایا ناگاہ ایک حبشی بکریان چراتا نظر آیا اس سے سلام علیک کی
اسنے کہا و علیکم السلام یا خلیل الرحمن حضرت نے نہت تعجب کیا کہ اس انجان نے میرا نام کیونکر جانا
بعدہ فرمایا کہ مجکو پیاس بشدت ہی تہوڑا سا دودہ پلا کہ پیاس بجھے کہا آب سرد پلاؤن یا دودہ لاؤن
فرمایا یہان آب سرد کہان دودہ ہی غنیمت ہے اسنے پہاڑ پر لاٹھی ماری ناگاہ ایک چشمہ آب شیرین کا
جاری ہو گیا کہ شہد سے میٹھا اور دودہ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ سرد تہا آپنے خوب
سیر ہو کر پیا اور کمال تعجب سے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھتے تہے کبھی اس کا منہ تکتے تہے کبھی آسمان کی
طرف دیکھتے تھے حبشی آپ کے تعجب پر متعجب ہو کر کہنے لگا اے خلیل اللہ قدرت اللہ مین کیا
تعجب کرتے ہو ہی اس پہاڑ کو اشارہ کرون تو اپنے مقام سے الگ ہو جا اسیوقت ہو جائے پھر آپنے
یکایک دیکہا تو حقیقت مین پہاڑ اپنے مقام سے الگ ہوا مین معلق ہے پس حضرت خلیل اللہ
قدرت رجلیل سے زیادہ تر حیرت مین آگئے کہ اللہ اکبر اس ادنی درجہ کے آدمی کو یہ عالی درجہ
حاصل ہے پھر حمد و ثنائے جناب باری مین محو ہو گئے حضرت جبرئیل علیہ السلام اسیوقت تشریف
لائے کہا اے ابراہیم اسقدر کیون سوچ مین ہو اگرچہ یہ غلام حبشی بظاہر خوار و زار ہے مگر
مرتبہ اس کا عنداللہ بیحد و بیشمار ہے کہ جو دعا کرے رب العزت اسکی کمال مرتبہ اور وجاہت کی

ف ۱ اس علم سے افضلیت امیر معاویہ اور دیگر صحابی جلیل القدر کی لازم نہین آتی کہ امانت داری کو درجہ صحابیت کا نہ پہونچے اور نیز دیگر اہل سنت و جماعت کے آخر ز و صحابہ ہیز [illegible] کو ہر یا رہ سے ہی بڑی بڑی کرامتین ظاہر ہین پہ کیا ہے صحابی کو درجہ صحابیت دیا اللہ سے زیادہ ہے ۱۲

اسیوقت قبول فرماوے اور ذرا توقف روا نہ رکھے ۵ ار برائے امتحان خوار و یتیم

لیک اندر سرنہم یار و ندیم ۞ پیش خلقان خوار و زار و ریشخند ۞ پیش ما محفوظ و مقبول و پسند ۞

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ کوئی حق پرست غلام مول لیتے تھے ایک غلام کو پسند کیا اُس سے پوچھا کہ تو ہمارے پاس رہنیکو راضی ہے اسنے کہا غلام کو کیا عذر ہے کہا تیرا نام کیا ہے کہا جس نام سے پکارو کہا کیا کہاتا ہے کہا جو کھلاؤ یہ بہت خوش ہوکر اس غلام کو خرید لائے غلام نے عرض کیا دن بہر جو کام چاہے سو لیجیے مگر رات کو معاف کیجیے کہ رات کو مجہہ سے آپ کا کچہہ کام نہو سکیگا مالک نے کہا بہتر ہے پہر تمام دن کام کاج آقا مین مصروف رہتا اور بعد نماز عشا کے واللہ علم کہان غایب ہوجاتا اسی طور سے عرصہ دراز گزرا اور مالک اسکے حال سے کچہہ آگاہ نہ تہا اتفاقا ایک روز آقا کے جی مین آیا دریافت کیا چاہئے کہ یہ غلام رات بہر کہان غایب رہتا ہے اور کس مرض مین گرفتار رہی مبادا کسی کار بد اطوار مین گرفتار ہو اور ناحق ہماری بدنامی ہو سب جگہہ ڈہونڈہا کہین نہ پایا ناگاہ دیکہا کہ ایک خراب خستہ مکان روشنی سے روشن ہے متعجب ہوکر پاس جاکر دیکہا تو ایک قندیل نوری روشن ہے اسکی روشنی سے سارا مکان نور سے معمور ہے اور غلام عبادت الٰہی مین مشغول ہے جب نماز سے فارغ ہوا گڑگڑا کر زار زار رونے لگا کہ اے میرے مالک ای میرے خالق ای کریم اے رحیم رات گزری سب نامرادون نے اپنی مراد پائی دنیا والون نے دنیا کی مراد حاصل کی اور اہل اللہ والون نے نعمت آخرت کی لذت اٹہائی اس غلام طالب دولت دیدار خود بدولت کو بہی اپنی مین عنایت اور بندہ نوازی سے مرادولی کو پہنچا اور کشایش غم و الم سے چہڑا آقا یہ حال دیکہتے ہی بیتاب ہوکر اسکے پیرون پر گر پڑا اور بہت معذرت کرنے لگا غلام نے مولی کا یہ حال دیکہکر جناب باری مین زاری کی کہ خداوندا ابتک میرے راز سے سوائے

تجھہ رازدار کے کوئی واقف نتھا اب سب پر آشکارا ہوگیا پس اب کچھہ لطف زندگی اور بندگی کا نہیں
رہا جلد مجھے قید ہستی سے چھڑا اور اپنے پاس بلا حافظ روا مدار خدایا کہ در حریم وصال +
رقیب محرم و حرمان نصیب من باشد + بیان شوق چہ حاجت کہ حال آتش دل + توان
شناخت ز سوزی کہ در سخن باشد + پس یکایک وہ رحلت کر گئے اور آقا ویسے ہی
معذرت کرتے قدمون پر پڑے رہے +

حکایت نقل ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام بدن کالا اور دل مین اجالا روشن
رکھتے تھے جیسے کہ حضرت سعدی فرماتے ہین س شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود + نہ تن پرور و
نازک اندام بود + اور خدا پرستی مین خودی سے گزر گئے تھے واللہ اعلم کس حکمت اور مصلحت سے
غلامی اختیار کی تھی پھر اپنے کسی کسان کے ہاتھہ بیچ ڈالا دن بھر اسکے کام مین حاضر رہتے
بعد نماز عشا کے آقا کو سلا کر علحدہ جا کر عبادت الٰہی مین مشغول ہوتے بعد آدہی رات کے آقا کو
آکر جگاتے کہ اے آقا یہ وقت غفلت کا نہین ہے جنت طرح طرح کی آراستگی سے آراستہ ہو رہی
ہے اور دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے اور عنایت الٰہی مغفرت تمام بندگان عاصی کا انتظار
کر رہی ہے کہ جو کوئی گریہ و زاری جناب باری مین کرے اسکو طوفان عصیان سے نجات
دے بلکہ انواع طور کے انعام و اکرام سے دامان دل و جان کا لبریز کر دے پس جو کوئی عذاب
دوزخ سے ڈرے اور جنت کے مزون پر مرے کیونکر غفلت مین رہے آقا کہتا اے غلام اللہ
غفور رحیم ہے سب بندگی اور بے بندگی والون کو بخشتا ہے لاچار ہو کر حضرت لقمان علیہ السلام
پلٹ جاتے اور پھر عبادت الٰہی مین مصروف ہوتے پھر بخیال نمک حلالی کے آقا کو جا کر جگاتے
وہ بڑا بڑا حیلہ حوالہ کرتا اور خواب غفلت سے آنکھہ نکھولتا یہانتک کہ صبح ہو جاتی پھر آپ نماز
صبح کی پڑھ کے اسکو جگاتے کہ صبح ہو گئی سب جانور یاد الٰہی مین مصروف و مشغول ہین اسیطور

مدت دراز گزری ایکمرتبہ آقا نے جو بونیکو دیے حضرت لقمان نے جو کو چنے سے بدل کر کھیت میں بو دیا بعد عرصہ دراز کے اتفاقاً ایکمرتبہ آقا ہمراہ لقمان کے کھیت پر گیا دیکھا تو چنا جما ہے کہا اے لقمان میں نے جو بوائے تھے چنا کہاں سے جما لقمان نے کہا کیا اللہ کریم قادر نہیں جو جو کو چنا کر دے وہ بولا بلاشک اللہ کریم ہے مگر چنا بونے سے جو نہیں جمتے کہا ای آقا ایسا ہی تو اپنا حال قیاس کر جب تو غفلت کی نیند سے سوویگا جنت کی نعمت کا مزا کیونکر پاویگا اور صلحا کے درجہ کو کیسے پھنچے گا ط ۔

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ ایک حق پرست لونڈی خریدنے بازار کو گئے دیکھا کہ ایک لڑکی بدشکل بہت ارزاں بکتی ہی اور کوئی اُسکا خریدار نہیں یہ اُسکے پاس گئے اور کہا تو ہمارے پاس رہنے کو راضی ہی اُس نے ہنس دیا اور کچھ جواب نہ دیا خریدار نے جی میں کہا یہ لڑکی کچھ باولی سی ہے وہ بولی میں تو باولی نہیں ہوں مگر محبت آلٰہی میں میرا جی باولا ہی یہ حیرت میں تھے کہ آلٰہی جی کی بات بتانا اسکو کس نے بتایا کہا سبحان اللہ آپکے اس اچنبے پر مجکو اچنبا آتا ہی کہ جی کی بات بتانیوالا اور سکھانیوالا سوائے راز دان حقیقی کے کوئی اور بھی ہی جو تم متعجب ہوتے ہو پھر بہت خوش ہوکے اُس کو خرید کر گھر لائی کہ یہ تو عجب نعمت غیر مترقبہ ہاتھ لگی پھر اُس لڑکی نے کہا ای آقا کچھ قرآن مجید پڑھو کہ بلاشک کلام آلٰہی مردہ دلوں کو زندہ دل کرتا ہی اور سیاہی دلکو روشنائی سے بدل دیتا ہی اور روشندلوں کو زیادہ جلا دیتا ہی پھر آقا نے بسم اللہ شروع کی پس بسم اللہ کے پڑھتے ہی چیخ مار کے ایسے بیہوش ہوگئی گویا کہ مرگئی جب کچھ افاقہ ہوا کہا اے آقا سبحان اللہ کیا پیارا نام ہے اللہ پیارے کا کہ سُنتے ہی جی جان ہاتھ سے جاتا ہے اللہ اللہ لذت گفتار تو اسدرجہ ہی کہ میرے جی کو جلا دیتی ہے کیفیت دیدار واللہ اعلم کسدرجہ کی ہوگی اور کیا کیفیت دکھاتی ہوگی ای خدا اے خدا وہ دولت دیدار خوشگوار ہمیں بھی محض عنایت سے عنایت کر

؎ نوبہار حسن گل دہ خار را ؛ زینت طاؤس دہ این مار را ؛ چون آبروے لالہ و گل حسن فیض تست ؛ ای ابر لطف بر من خاک بار ہم ؛ چون کائنات جملہ بہوے تو زندہ اند ؛ اے آفتاب سایہ ز من بر مدار ہم ؛ ف۱ جب رات ہوی آقا نے کہا اپنا بستر لا اور ہمارا بچھونا بچھا کہا کہ اے آقا راحت جنت مین ہے اور آرام باغ ارم مین دنیا مقام مشقت و محنت ہے نہ جاے راحت و فرصت موت سر پہ کہڑی ہے زندگی گہڑی دو گہڑی ہے یہان قیام مسافرانہ ہے گہڑی ساعت مین اس عالم اسباب سے اٹھہ جاتا ہے اور اٹھنے والے مکان سے جی پہلے اٹھتا ہے اور سامان بھیج جو سویا سو کہو یا قبر مین خوب نیند بہر تا قیامت سوتا ہے ؎ سونے لگتے ہین یہ نظرون مین محل سونے کے ؛ آپ چلے آتے ہین دن گور مین چل سونے کے ؛ آقا نے کہا تھوڑا بہت سونا بھی بہت ضروریات سے ہے کہا اے آقا محل انصاف اور جاے عذر ہے کہ جسکا مالک جاگے وہ کیونکر پاؤن پھیلا کے سوئے ف۲ جو آقا ہر دم ناظر ہوا اسکا غلام کیونکر غیر حاضر ہو طالب مولی کہین سوتے ہین عمر عزیز کو خواب خرگوش مین کہین مفت کہوتے ہین عشاق کو نیند حرام اور جاگنا حلال ہے اگرچہ غلبہ نیند سے حلال ہون مگر خدا سے ایک دم جدا نہون چنانچہ مولانا فرماتے ہین ؎ راسخان در تاب انوار خدا ؛ نی بہم پیوستہ نے از ہم جدا ؛ ایک مرتبہ مجکو بھی نیند نے بہت تنگ کیا مینے کہا ایسے جینے کو سلام ہے جو رات بہر سووے اور دن بہر کہاوے ف۳

حکایت نقل ہے کہ عبد اللہ ابن مبارک رح نے ایک غلام کو مکاتب کیا فرمایا اسقدر مدت تک تو مجکو ہر روز ایک درہم لا دیا کر بعد پورے ہونے مدت کے تو آزاد ہے چنانچہ غلام حسب الحکم آقا کے صبح کو ایک درہم لا دیتا تھا چند عرصہ کے بعد عبد اللہ ابن مبارک سے کسی نے کہا کہ یہ غلام مردونکے کفن چورا کر بیچتا ہے اسمین سے تمکو بھی ہر روز ایک درہم دیتا ہے اگر کچھ شک ہو تو اپنی آنکھہ سے دیکھہ لو انکو نہایت رنج ہوا کہا استغفر اللہ مین کس بلا مین مبتلا ہوا ایسے درہم سے

ف۱ گویا کمال قوت ایمانی اور یقین جاننے کے مصداق اس آیہ کریمہ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم کے کہ اللہ کا نام سنکر ... ہو گئی اور محبت خدا مین بیخود ہو گئے ۱۲

ف۲ آیہ کریمہ ان بیستیصوا ... یعنی اللہ تعالی ہر دم ناظر حال بندگان ہے ۱۲

ف۳ چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎ چو انسان نداند بجز خورد و خواب ؛ کدامش فضیلت بود بر دواب ۱۲

ہم باز آئے پہر مجبور ہوکر جبکے رات کو غلام کے پیچہے ہوئے دیکہا قبرستان کو گیا وہان ایک قبر سی تہی کہول کر اس مین گہس گیا تب مجہکو یقین کامل ہو گیا کہ یہ بے شک کفن چور ہے جب اسکو عرصہ ہوا مینے پاس جاکر دیکہا کیا دیکہتا ہون کہ ایک بڑا عمیق غار ہے اسمین ایک محراب ہے غلام وہان پر پوشاک نفیس پہنے ہوئے یاد الٰہی مین بیتاب ہے جب فارغ ہوا تو سجدہ مین سر رکہکر زار و نزار رونے لگا اور بہت عاجزی سے گڑ گڑا کر عرض کرنے لگا کہ بار خدایا دن کو حاضری کی فرصت نہین پاتا معاف فرمانا اب صبح ہوی آقا درہم مانگیگا سوائے تیرے مجہکو اس غم سے کون چہڑانیوالا ہے ناگاہ آسمان سے ایک نور آیا اسمین سے ایک درم اسکے پاس آگیا وہ لیکر اور غار کو مٹی سے بند کرکے بصورت قبر بناکر اسنے چلنے کا قصد کیا کہ عبد اللہ ابن مبارک یہ حال دیکہکے بیتابی سے تاب نہ لا سکے دوڑکر اسکو لپٹ گئے اور ہاتہ پیر چومنے لگے غلام نے جب یہ ماجرا دیکہا جناب باری مین کمال گریہ و زاری کی کہ خداوندا ابتک یہ راز چہپا تہا اور اب آشکارا ہو گیا اب لطف زندگی و بندگی باقی نہین ہاے خدایا اے خدا مجہکو دنیا سے اٹہا اور اپنے پاس بلا حافظ

اندر خویش خدا را بہشتم مفرست ؞ کہ سر کوئے تو از کون و مکان ما را بس ؞ نیست ما را بجز از وصل تو در سر ہوسی ؞ این تجارت ز متاع دو جہان ما را بس ؞ پہر جان بحق تسلیم ہو گیا عبد اللہ ویسی ہی معذرت کرتے رہے جب آگاہ ہوئے تو بہت زار زار روئے کہ افسوس اس دولت ایمانی اور گنج پنہانی کی حقیقت سے مین آجتک واقف نہ تہا آج واقف ہوا تو دست تاسف ملا اور اسکو اسکے ہی کپڑون مین بخوبی کفنا دفنا دیا اور یہ قصہ اور احباب سے نقل کیا پہر اوسی رات کو عبد اللہ ابن مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے دیکہا کہ براق پر سوار ہین اور فرماتے ہین اے عبد اللہ ایسے اولیاء اللہ کو انہین کپڑون مین کفنا دیا کر

حکایت نقل ہے کہ حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ابتدا میں کسیکی خدمتگذار تھیں سارے دن اُسکی تابعداری میں حاضر رہتیں رات کو آقا کو سُلاکر علیحدہ مکان میں جاکر تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتیں اسیطرح عرصہ دراز گذرا کہ دن کو روزہ رکھتی تھیں اور رات کو عبادت کرتیں ایکمرتبہ اتفاقاً آقا نیند سے چونکا رابعہ کو نہ پایا متعجب ہوکر ہر طرف دیکھنے لگا ناگاہ ایک خالی مکان سے آواز آئی دیکھا تو رابعہ سجدہ میں پڑی زار زار روتی اور گڑگڑاتی ہیں کہ خداوندا تو خوب جانتا ہی جیسا تیری لونڈیکا جی تیری بندگی کو چاہتا ہے مگر کیا کروں دنکو تابعداری آقا سے فرصت نہیں ملتی رات کو اُسکے سونیکے بعد تیری تابعداری میں جی جان سے حاضر ہوں جو کچھ بندگی بن آتی ہے کرتی ہوں اور حق بندگی کا بجالاتی ہوں اگرچہ ایسی بندگی اور سرافگندگی سراپا شرمندگی میری ہرگز قابل قبول نہیں ہے مگر ہاں تو سب قابل ہے بھلی بُری سب قبول فرماتا ہے **بیت** کالہ کہ ہیچ خلقش ننگرید + از خلافت آن کریم آنرا خرید + ہیچ قلبی پیش او مردود نیست + زانکہ قصدش از خریدن سود نیست + مولا میرے اگر تو مجکو اپنی تابعدار کا تابعدار نکرتا تو تجھسے پیارے میاں مہربان کو چھوڑکر میں کیوں کسیکی تابعداری کرتی اور جی کی آرزو جی ہی میں خون کرتی ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + یہ ماجرا دیکھکر آقا کے ہوش اُڑ گئے اور ہیبت الٰہی جی میں سماگئی جیساکہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہیں ؎ ہرکہ ترسید از حق وتقوی گزید + ترسد از وی جن وانس و ہرکہ دید + چپکے سے آکر لیٹ رہا اور تمام رات چین نہ پڑا صبح کو رابعہ کو بُلاکر بکمال تعظیم وتکریم پیش آیا اور از حد معذرت کرنے لگا بعدہ بخوشی تمام آزاد کردیا اُسوقت رابعہ خوشی سے پھولی نہ سمائیں اور سب دُکھ درد اگلے بھول گئیں آقا کے حق میں حق تعالیٰ سے دعا کرتی چلی گئیں پھر شہر کے باہر ایک خراب سے مکان میں رہنا اختیار کیا رات دن یاد خدا میں بیخود رہتیں اور جوش

محبت الٰہی میں دریا سے اُبلتی تھیں ایکمدت دراز تک اسی انداز سے گذری پھر مشقت اور محنت رابعہ کی دیکھکر کسی نے کہا تم کیوں اسقدر رات دن جان مارتی ہو اور ایک گھڑی آرام نہیں لیتیں کہ اللہ غفور و رحیم نے اسقدر دکھ اُٹھانیکو نہیں فرمایا جیسا کہ ارشاد ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنے بار حکم الٰہی کا آدمی کی طاقت سے ہرگز زیادہ نہیں ہی کہا یہ سچ ہی مگر میرا مطلب کچھ اور ہے یعنے قیامت کے دن اعمالنامے ہر امت کے اپنے اپنے نبی کے آگے مجمع انبیا علیہم السلام میں کھولے جائیں گے میرا اعمالنامہ جب حسن اعمال سے مالا مال ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس مجمع میں کمال جاہ و جلال حاصل ہوگا کہ اللہ اکبر جب ادنیٰ لونڈی اُمت محمدیہ کی اس درجے کی خوبی اعمال رکھتی ہے تو اور احرار اور ابرار اس گروہ والاشکوہ کے کسقدر رتبے اعلیٰ درجہ ہونگے بعد اسکے خچر پر سوار ہو کر حج کو چلیں ناگاہ راہ میں خچر مرگیا قافلہ والوں نے کہا تم کچھ تردد نکرو ہم تمکو بخوبی سوار کرلیں گے اور سب اسباب تمہارا رکھ لیں گے کہا تم سب صاحبوں کی مہربانی ہی مگر تم چلو میری کچھ فکر نکرو لاچار ہو کر قافلہ آگے روانہ ہوگیا رابعہ نے زار زار رونا اور گڑگڑانا شروع کیا کہ ای مالک میرے تو نے اپنی لونڈی کو اپنے گھر کی زیارت کو بلایا راہ میں میرا خچر مرگیا سب سامان سفر راہ میں پڑا ہی اور تیری لونڈی زار و نزار ہی پس تیری لونڈی ہو کر اب کیا کسی اور کی کہلاؤں گی یا اور کسی کی خوشامد کروں گی کیا تو میرے حال پریشاں سے آگاہ نہیں ہے ناگاہ قدرت خدا سے وہ خچر زندہ ہوگیا اُسپر سوار ہو کر جھٹ قافلہ میں جا داخل ہوئیں تمام قافلہ والے یہ حال دیکھکر حیران ہوگئے اور خچر ایسا خوش رفتار ہوگیا کہ بعد عرصہ دراز کے وہ خچر بقیمت معقول بکا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک ضعیف آدمی کسی شہر کے گلی کوچہ میں پھرتے تھے اتفاقاً پیاس سے بیتاب ہو کر ایک مکان پر گئے اور پانی مانگا اندر سے ایک لڑکی آبسرد لائی اور پانی پلا کر کہا ای شیخ

دن کو پانی پینا تمہاری بزرگی سے بہت بعید ہے تمسے لوگون کو زیبا نہین ف ۱

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری رح رفع حاجت کو شہر کے باہر کنارے نہر کے گئے جب فارغ ہوکر لوٹے دیکھا کہ کنارے شہر کے بلند مکان پر ایک لڑکی از بس حسینہ اور جمیلہ کھڑی ہے امتحانا اسکی عقل دریافت کرنے کو پوچھا تو کون ہے کہا اے ذوالنون جب تک تمنے طہارت نکی تھی تو مینے تمکو مجنون تصور کیا تھا جب طہارت کی تو عالم جانا بعد اسکے عارف سمجھی اب معلوم ہوا کہ نہ تم مجنون ہو نہ عالم نہ عارف کہا کیونکر کہا اگر مجنون ہوتے تو طہارت نکرتے اور جو عالم ہوتے تو نامحرم عورت سے کلام نفرماتے اور نظر نہ کرتے اور جو عارف ہوتے تو سوائے خدائے برحق کے کسیکی طرف نظر نہ کرتے ف ۲

حکایت نقل ہے حضرت ذوالنون مصری رح سے کہ مینے ایک مرتبہ حرم محترم مین عجیب حالت دیکھی کہ ایک حبشی جسوقت چپکے چپکے کچھ پڑھنے لگتا تو چہرہ اسکا آفتاب سا روشن ہوجاتا جب چپ ہوجاتا تو بدستور اپنی حالت اصلی پر آجاتا مینے متعجب ہوکر پوچھا یہ کیا معاملہ ہے کہا جسوقت ذکر اللہ کا کرتا ہون اسکی برکت سے ہمہ تن نور سے معمور ہوجاتا ہون جب چپ ہوجاتا ہون تو پھر حالت اصلی پر آجاتا ہون مینے کہا سبحان اللہ ذکر اللہ کا کیا لطف یا وصبا کہتا ہے کہ غنچہ دل کو گل سا کھلا دیتا ہے اور تمام دل و دماغ کو معطر کردیتا ہے یا تاب علتاب کہتا ہے کہ بال بال آفتاب سا چمکا دیتا ہے ف ۳

حکایت نقل ہے یوسف ابن حسین رازی سے کہ مین ایکمرتبہ مصر مین ترستان کی طرف سے گزرا ناگاہ ایک حبشی کو مقید دیکھا اسنے میرا نام لیکر سلام علیک کی اور اپنے پاس بلایا مین حیران ہوگیا کہ الٰہی میرا نام نشان اسنے کیونکر دریافت کیا مین تو اسکی صورت سے بھی واقف نہین ہون کہا اے یوسف رازی ابھی تو خاص مین اس خوار و زار مجنون کیطرف سے بھی جناب معبود کار مین عرض کرنا کہ تمہاری محبت کی بدولت

گہربار بال بچے سب چہوٹے گر قید کی ذلت و خواری ابتک نہ چہوٹی تمہاری قید کیا تہوڑی تہی جو اور ہوائے ہوس کے قیدی کی قید مین مقید کرکے ذلیل و خوار کیا قسم ہے مجہے اُس صاحب عظمت و جلال کی کہ اگر سارے آسمان طوق گردن ہو جائین اور سات طبق زمین کے پیر کی بیڑی بنجا دین بخدا تجہے نچہوڑونگا تیری محبت سے منہ موڑونگا کہ تیری محبت کا تیر جی جان کے پار ہوگیا **ابیات** کب تیر نگاہون کی آسان نکلتی ہین + جس دل مین کہ رہتے ہین لے جان نکلتے ہین + اشک دل سوزان سے عاشق کے حذر کرنا ایسے ہی تنوروں سے طوفان نکلتے ہین ؛ اپنے بندے پہ جو تم چاہو سو بیداد کرو ؛ یہ کہین جی مین نہ آجائے کہ آزاد کرو ۔

باب سولہوان حاجتمندون کی حاجت جاننے و اہل اللہ کی حاجت روا کرنے مین

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی سائل نے بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا کہ مین عیالدار ہون اور شدت بہوک سے بہت بیتاب ہون کچہہ سرکار والا سے عنایت ہو تو بال بچون مین لیجا کر کہلاؤن کہلاؤن اور پیٹ کی آگ اس پانی سے بجہاؤن آنحضرت نے گہر مین دریافت فرمایا تو اتفاقاً کچہہ اسوقت موجود نہ تہا فرمایا اس وقت کچہہ نہین ہے پہر آنا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ اس در دولت سے کیونکر محروم جاؤن کہ بال بچے سب منتظر ہون گے کہ سرکار جناب رسول اللہ سے کچہہ لاتا ہوگا تب جناب رسول کریم کرم عمیم مصداق آیہ کریمہ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ کو اس شکستہ حال کے حال پر بہت رحم آیا پہر گہر مین تلاش کرایا ناگاہ ایک عجمیہ یعنی ٹکڑا چاندی کا ملا آنحضرت نے ارشاد کیا کہ تیرے مقسوم سے اسوقت یہی موجود ہے سائل بہت خوش و خرم ہوکر کمال تعظیم و تکریم سے اسکو لیگیا اور سب گہر والون سے یہ ماجرا کہا وہ سنکے زار زار رونے لگے اور اپنے نفس پر لعنت و ملامت کرنے لگے کہ اللہ اکبر جب وزیر اعظم شہنشاہ معظم کا یہ معاملہ ہے تو اور کسیکی کیا اصل ہے نفس الواقع دنیا اور معاملات دنیا خواب و خیال اور سراسر

وہاں ہی پھر سب گھر والے اُسوقت بطعام اسی کلام کے حسب حکم خالق انام اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ شکم سیر ہو گئے پھر جب شدت بھوک سے جان بلب ہوئے ہو تو اُس مجمیہ کو از روے برکت و تعظیم کبھی چومتے کبھی آنکھوں سے لگاتے کبھی مُنہ میں رکھتے پس مُنہ میں رکھتے ہی اسقدر شہد خالص اور دودھ مزیدار اُس سے نکلا کہ جی جان کو شکرستان اور بالکل بھوک پیاس کو مٹا دیا الغرض اسی طور باری باری سب مُنہ میں رکھتے تھے اور فضل باری سے شکم سیر ہو جاتے تھے اور حمد خدا اور نعت مصطفےٰ سے دل و دماغ معطر اور معنبر کرتے پھر اوسکو کمال اعزاز و اکرام سے عمدہ کپڑے میں لپیٹ کر نہایت تکلف سے مقام متکلف میں رکھدیا کہ وقت حاجت کے حاجت رفع کر لیں گے دوسرے دن وقت ضرورت کے کھولکر دیکھا تو ایک جواہر بے بہا ہے کہ اُسکی روشنی سے سارا گھر روشن ہو رہا ہے پھر اُسکو بازار میں جاکر بیچا تو ساٹھ ہزار درم کو بکا پس یہ سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی ف

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص عیالدار بہت صابر و شاکر تھا اور بی بی اُسکی سخت بدزبان اور ناشکر تھی چنانچہ وہ اہل ایمان اُس بی بی سے ہر دم الاماں خواہاں تھا موافق مقولہ حضرت سعدی ہم ہے ٭ زن بد در سرای مرد نکو ٭ ہمدرین عالم است دوزخ او ٭ اتفاقاً ایکمرتبہ دو تین دن کھانیکو کچھ میسر نہوا بی بی نے بھوک سے تنگ ہو کر خاوند کو نہایت تنگ کیا اور بہت سخت و سست کہا کہ بال بچے بھوکے مرتے ہیں اور تم نکھٹو سے گھر میں بیٹھے ہو جاؤ کچھہ کماؤ اور بال بچوں کو اس مصیبت سے چھوڑاؤ کہا صبح کو مزدوروں میں جاکر مزدوری کر دوں گا اور جو کچھ ملے گا تیرے آگے لاکر دھروں گا برائے خدا اسوقت مت جلا اور محلہ کو نہ جگا پھر صبح کو مجمع مزدوروں میں گئے خدا کی قدرت سے سب مزدور اپنے اپنے کام پر گئے ان کی کسی نے بات بھی نپوچھی کہ تم کون ہو کہاں سے آئے مولا چار ہو کر چلے آئے پھر جنگل میں جاکے نماز نفل تانگ عبادت

الٰہی میں مشغول رہے بعد اسکے چپکے سے گھر میں جا پڑے اس خیال سے کہ دمیں خالی ہاتھ جاتا
ہوں واللہ اعلم عورت کیا طوفان مچاوے اور کس آفت میں ڈالے رات کو جا کر پڑ رہوں گا صبح کو
پھر اُٹھ جاؤں گا اور کہیں سے مزدوری کر لاؤں گا جب عورت نیند سے چونکی کہا اب تک کہاں
غائب رہے کیا کما لائے یہ بیچارے ششدر ہو کے کہنے لگے جسکی مزدوری کی ہے اُس نے کل کا وعدہ کیا ہے
اور وہ بڑا رحیم و کریم ہے عورت بہت بگی چلائی کہ بال بچے ہمارے بھوکے مرتے ہیں اور آپ
وعدہ کرتے پھرتے ہیں ع پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد ۔ صبح کو پھر مزدوری کیلئے آئے
اڈے پر گئے شانِ خدا ہے سب مزدوروں کو لوگ مزدوری کو لیگئے انکو بچا جانکے چھوڑ گئے مجبور
ہو کر پھر جنگل میں اُسی مقام پر جا کر نماز عشا تک عبادت الٰہی میں مصروف رہے اور گریہ و
زاری کرتے رہے بعد نماز کے بڑی رات گئے ڈرتے ڈرتے چپکے سے گھر جا پڑے جب عورت
چونکی کہا دونوں دن کی مزدوری لائے یہ بیچارے بہت گھبرائے کہا کل تینوں دن کی مزدوری
دینے کا اقرار کیا ہے یہ سنتے ہی آگ ہو گئی اور آپے سے نکلگئی کہا اپنا بھلا چاہتے ہو تو صبح کو
تینوں دن کی مزدوری لے آؤ ورنہ منہ نہ دکھاؤ پھر صبح کو تھیلی اُن کے حوالے کی کہ
تینوں دن کی مزدوری اسمیں لے آنا خبردار خالی نہ آنا جب اُس صابر شاکر کی نظر اسباب
عالم اسباب سے اُٹھ گئی اور سبب حقیقی پر جا پڑی اوسیوقت آرزوئے دلی پوری ہو گئی
صرف ظہور کی دیر ہوئی وہ اوسیوقت پھر سیدھے جنگل کو چلے گئے اور عبادت الٰہی میں
سرگرم رہے پھر بہت رات گئے آئے عورت کے ڈر سے تھیلی میں ریتا بھر لائے کہ رات
اس حیلہ سے گزر جاویگی صبح کو چلا جاؤنگا عورت کی آفت سے بچ جاؤنگا جسوقت دروازہ
میں پہنچے عورت کا ڈر ایسا غالب ہوا کہ تھیلی ڈالکر اُلٹنے کا قصد کیا ناگاہ گھر میں سے ایسی
خوشبو آئی کہ جی جان کو اثر ایگئی اور دل و دماغ کو معطر کر گئی متحیر ہو گیا سکتے کا سا عالم

جی جان پر چھا گیا یکایک عورت خوش ہوتی ہوئی خوشی سناتی نکل آئی کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہا
اندر چلو اور اسکی حقیقت سنو اور شکر الہی بجا لاؤ کہ بلا شک تم سچے تھے اور تمہارا مزدوری دینے والا
سچا ہے حقیقت حال یہ ہے کہ مین بچون کی خورونوش کی فکر مین مدہوش بیٹھی تھی ناگاہ کسینے دروازہ
دستک دی مین گئی دیکھا تو ایک سوار سبز پوشاک پہنے ہوئے دروازہ پر کھڑا ہے مجھسے کہا
یہ تین دن کی مزدوری اپنے خاوند کی لے اور اسکو ایذا نہ دے اس سے کہنا کہ جسقدر تو نے مزدوری کی
اسیقدر پائی اگر زیادہ کرتا زیادہ پاتا آگے کو خوب دہیان رکھنا پس یہ طباق ہے اور پچاس درہم ہین
اس سے دمبدم خوشبو اڑتی ہے اور دل ودماغ کو اڑاتی ہے بس وہ دیکھتے ہی زار زار روتا تھا اور حمد و
ثنائے خدا مین جی جان کہو تا تھا چشمہ چشم سے اشکباری اور زبان سے شکر گزاری جناب باری مین
جاری تھی جیسا کہ جناب مولانا ارشاد کرتے ہین ؎ ایخدا اے فضل تو حاجت روا ٭ با تو یاد
ہیچ کس نبود روا ٭ آفرین ہا بر تو بادا ایخدا ٭ ناگہان کردی مرا از غم جدا ٭ اے کمینہ بخششت ملک جہان
من چہ گویم چون تو میدانی نہان ٭ ای مبدل کردہ خاکی را بزر ٭ خاک دیگر را بکردہ بو البشر ٭ ایکہ خاکی شورہ را
تو نان کنی ٭ وہ کہ نان مردہ را تو جان کنی ٭ بحر کو آبی بہر جو میدہد ٭ ہر خسے را بر سر و رو مے نہد
کم نخواہد گشت دریا زین کرم ٭ از کرم دریا نگردد بیش و کم ٭ عورت یہ حال اس شکستہ بال کا دیکھکر حیرت مین
آگئی اور سخت پریشان ہو گئی کہ الہی یہ کیا معاملہ ہے کہ خوشحالی مین یہ پریشان حالی ہو گئی پھر جب
اُسکو جوش سے ہوش مین آیا تب اس مدہوش نے کہا کہ اے عورت نا شکر
حقیقت حال یہ ہے کہ تینون دن مین نے کسیکی مزدوری نہین کی تمام دن اور رات
عبادت الہی مین مشغول رہتا تھا اور رات کو آکر تیرے خوف سے حیلہ کر دیتا تھا اس
سبب مالک نے اپنے غلام کو سچا کر دیا اور تیری رات دن کی آفت سے چھڑا دیا۔
چنانچہ آج مین تھیلی مین تیرے ڈر سے ریتا بھر لایا تھا اب اسکو خالی کر لے

اور بیٹے کو پھینک دے جب اسکی بی بی نے چاہا کہ ہتھیلی کو خالی کرے دیکھا تو وہ زر و جواہر سے لبریز ہے اور تمام گھر اس کی روشنی سے روشن ہو رہا ہے پھر تمام عمر شکر گزاری جناب باری مین اس مرد صالح نے گزاری ف

حکایت نقل ہے کہ ایک سردار بصرے کا ہمیشہ اُداس اور بدحواس رہتا تھا اور غم و الم مین اپنی جان کھوتا تھا کسی نے کہا خیر ہے کیون رات دن اداس رہتے ہو اور عیش زندگی کو ناحق منغص کرتے ہو کہا کیا کہون کچھ کہنے کی بات نہین ہے اتفاقاً مجھ سے ناداستہ ایک اولیاء اللہ کی خدمت مین بےادبی ہو گئی ڈرتا ہون کہ روز قیامت کے اس مواخذہ مین گرفتار نہو جاؤن قصہ یون ہے کہ مین ایک مرتبہ زیارت بیت اللہ کو چلا سب دوست آشنا عزیز و اقربا پہنچانے آئے تھوڑی دور سے حسب دستور سب کو لوٹا دیا مگر زید کہ میری متوسلین مین سے تھا ہر چند مینے سمجھایا اسنے نہ مانا اور میرا پیچھا نہ چھوڑا آخر کار تنگ آکر مینے جھڑک دیا کہ سبحان اللہ بیت اللہ کا جانا کیا ایسا آسان جانا ہے کہ جو تو پیادہ پا چلنے کو تیار ہو گیا میرے ہمراہ نہ آ اور جس راہ سے تیرا جی چاہے جا کہا اے آقا کیا خدا قادر نہین ہے کہ تم کو زاد و راحلہ سے پہنچا دے اور مجھکو بے یار و مددگار بلا توشہ پہنچا دے پھر مین اپنی راہ گیا اور وہ اپنی راہ گیا مگر وہ راہ مین کہین مجھکو نظر نہ آیا واللہ اعلم نظر سے کہان گم ہو گیا جب مین بفضل الٰہی سب مناسک حج سے بخوبی فارغ ہو گیا اور مدینہ منورہ کو چلا ناگاہ دیکھون تو زید آ گیا اور سلام علیک کر کے میرے پاس بیٹھ گیا مینے حیرت مین آکر پوچھا حج کر آیا کہا ہان پھر مینے ظرافتاً ازراہ ہنسی و دل لگی کے اُس سے کہا کہ چٹھی سند حج کی بھی ملی کہا کیسی چٹھی اور کس کام آتی ہے مینے کہا کہ ایک چٹھی بیت اللہ مین غیب سے حج کرنے والے کو ملتی ہے کہ فلان ابن فلان حج کو آیا اور اس کا حج قبول ہوا پھر اسی سند سے عذاب قبر اور حشر سے نجات ہوتی ہے یہ سنتے ہی وہ روتا چلا گیا

عذاب قبر اور حشر سے نجات ہوتی ہے سنتے ہی وہ روتا چلاتا بیت اللہ کو واپس چلا گیا جب میں زیارت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہو کر لوٹا ناگاہ دیکھا کہ زید آگیا اور سلام علیک و علیک السلام کر کے چٹھی
میرے آگے رکھدی دیکھوں تو ایک نہایت عمدہ ریشمی کپڑے پر بخط سبز لکھا ہے کہ یہ چٹھی ہے واسطے نجات زید کے عذاب قبر
اور حشر سے میرے ہوش اڑ گئے اور حواس جاتے رہے کہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے جب کچھ طبیعت نے قرار پکڑا اور ہوش
بجا ہوئے میں نے پوچھا حقیقت اسکی کیا ہے بیان کر کیونکر یہ دولت عدیم المثال دولت تمکو ملی کہا جب میں بیت اللہ
میں پہنچا تو کعبہ بالکل حاجیوں سے خالی پایا اُس وقت میں نے گڑگڑا کر زار زار رونا چلانا
شروع کیا کہ اے مالک دو جہاں کے کیا غریب گنہگار و نکاحج قابل قبول نہیں جو سند مجکو ملی
یا غریب ہونکا کعبہ اور صاحب کعبہ اور ہے جو وہاں جاؤں اور سند لاؤں ؎ گر تو نپذیری
بجز نیک ای کریم + پس کجا نالد کجا زار و لئیم + مجکو قسم ہے تیری عظمت اور جلال کی جبتک
چٹھی نپاؤنگا کعبے سے باہر نجاؤنگا اور روتے روتے یہیں مرجاؤنگا ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ
اے زید نجات کی چٹھی لے اور جا اپنی راہ پھر یہ چٹھی میرے ہاتھ میں آگئی میں اس کو لیکر چلا
آیا تب تو مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اللہ اکبر اس شخص کا بڑا عالی رتبہ ہے اور میں اسکے حال سے
آجتک واقف نہ تھا پھر باعزاز و اکرام اُن کو بصرہ میں اپنے ساتھ لے آیا اور وہ چٹھی بکمال
عظمت و تعظیم سے معطر و معنبر کر کے صندوق میں بند کر رکھے جب کبھی جی چاہتا تھا تو بجمال
اعزاز نکالکر اسکی زیارت سے مشرف ہوتا تھا اور چومتا اور آنکھوں کو لگاتا تھا اتفاقاً
میں کہیں سفر میں تھا میرے پیچھے زید نے انتقال کیا جب میں آیا تو بہت سے میں نے رنج والم کیا کہ
افسوس میں ایسے اولیاء اللہ کے کفن دفن میں شریک نہوا ناگاہ وہ چٹھی مجکو یاد آئی
نہایت غم والم سے بیتاب ہو گیا اور ہزاروں نفرین اپنے حال پر کرتا تھا کہ وقت جانیکے
اُن کو کیوں نہ دے گیا پھر صندوق مُہری منگا کر دیکھا تو مہر لگی اور صندوق

بند تھا کھولا تو چٹھی نپائی نہایت حیرت میں آگیا طوفان غم میں ڈوب گیا حشر کا عالم برپا ہو گیا زار زار رونے لگا ناگاہ روتے روتے سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جنت بکمال آراستگی سے آراستہ ہے اور زید ایک تاج سر پر رکھے ہوئے بکمال زرق و برق سے ایک تخت جواہر پر جلوہ فرما ہے اور چاروں طرف اس کے حور و ملک کا جمگھٹا ہے میں نے نزدیک جاکر ان سے سلام علیک کرکے کہا آقا تم کیوں اسقدر متوحش اور متردد ہو کہا تمکو یاد نہیں کہ وہ چٹھی تمنے مجھے دیدی تھی کہا وہ یہ موجود ہے اور اس کی بدولت یہ دولت و حشمت مجکو حاصل ہے اب آپ کچھ تردد نہ کیجئے میں اپنی من مانی مراد کو پہنچا

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری سفر حج میں کشتی پر سوار تھے اور اس میں ہر قسم کے آدمی امیر و غریب تاجر اور سوداگر بھی تھے ناگاہ کسی سوداگر کا ایک موتی قیمتی گم ہو گیا سب کا جھاڑا ایسا شروع کیا ایک شخص جو بہت میلے کچیلے سے کپڑے پہنے تھے اُنپر سب کا شبہ ہوا وہ غیرت کھا کر جناب باری میں گریہ و زاری کرنے لگے کہ اے رب العزت آپ عزت اور ذلت تیرے ہی ہاتھ ہے ؎ جز تو پیش کہ برآرد بندہ دست * ہم دعا و ہم اجابت از تو ہست * این دل گشتہ را تدبیر بخش * این کمانہا دو تو را تیر بخش * پس فوراً دعا اُن کی مانند تیر بہدف کے قبول ہوئی کہ یکایک ہزاروں مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی آئیں اور ایک ایک موتی بے بہا منہ میں لائیں درویش نے ایک موتی لیکر سوداگر کو دیدیا اور بلا خطرہ اُسیوقت کشتی سے اُتر کر پانی پر چلا گیا سچ ہے ؎ خاکساران جہاں را بحقارت منگر * تو چہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد ؎

حکایت نقل ہے کہ کسی شہر میں دو میاں بی بی بہت دیندار نہایت محتاج تھے مگر دولت صبر و شکر سے تاجدار تھے دکھ سکھ سے گذران کرتے اور ہر دم شکر خدا کا بجا لاتے

ایک مرتبہ دو تین دن تک کچھ کھانیکو میسر نہوا مرد نے عورت سے کہا دو تین روز سے ہمین روزی میسر
نہین ہوئی اور ہمارے گھر مین آگ نہین جلی مبادا ہمسایہ ہمارے ہمارا کھانا دریافت کرکے ناحق رنج کھاوین
اور ہم اُنکی نظرون مین حقیر نظر آوین یہ بات مناسب نہین بلکہ مناسب یون ہے کہ جلدی
تنور مین آگ جلادو اور اس گمان آتش انگیز کو اس آبیاری سے مٹادو چنانچہ عورت نیک
سیرت نے فوراً تنور مین آگ جلائی اور آتش بدگمانی آب و تاب ایمانی سے بجھائی ناگاہ
دہوان تنور سے بلند ہوا ایک عورت آگ کو آئی دیکھے تو سارا تنور روٹیون سے معمور ہے پھر گھر والی
عورت کو بلاکر کہا تنور مین روٹی لگاکر ایسی بیخبر ہوگئی کہ پھر خبر نہ لی پس تنور والی عورت جلدی
سے گئی اور قدرت خدا کا تماشا دیکھا کہ سارا تنور روٹیون سے معمور ہے اور تمام گھر مین عجب
قدرت خدا کا ظہور ہے پھر جلدی سے نکال کر خاوند کے آگے لے آئی اور سخت حیرت مین ہوگئی
خاوند سے کہا کہ قدرت خدا کا تماشا دیکھا خاوند نے کہا اُس کی قدرت سے یہ کیا اچنبا ہوا
کہ وہ قادر مطلق ہزارون قدرتین ہر دم ایک سے ایک زیادہ دکھاتا ہے ۔ **بیت**
صد چو عالم در نظر پیدا کند ۔ چونکہ چشمت را بخود بینا کند ۔ پھر سب گھر والون نے خوب شکم سیر
ہوکر وہ روٹیان کھائین اور جی جان سے شکر الٰہی بجالائی عورت نے قرینہ سے دریافت
کیا کہ خاوند میرا صاحب کرامت ہے یہ سب نور ظہور انہین کی قوت ایمانی اور حالت عرفانی سے
ظاہر ہوا کہا تم جناب باری مین زاری کرو کہ کوئی چیز تمکو ایسی عنایت ہو کہ سب دنیا کے
دکھہ سکھہ کہو دے تاکہ فارغ البال ہو کر خالصاً مخلصاً خدا ہی کی یاد مین دن رات
گذارین خاوند نے کہا وہ شفیق حال ہمارا ہمارے حق مین جو بھلا چاہتا ہے وہی کرتا ہے
اور کریگا عرض معروض کی کچھہ حاجت نہین غرض جب عورت نے بہت الحاح
وزاری کی تب بمجبوری پچھلی رات جو وقت اجابت دعا کا ہے دعا کی خداوندا تو خوب جانتا ہے

کہ غلام کو تجھ سے میان شفیق و مہربان سے کسی امر کے عرض کرنے کی حاجت نہین ہے مگر تیری
لونڈی نے مجھکو بہت تنگ کیا ہے اگر مرضی ہو تو اسکی امید بر لا اور اپنے غلام کو اس کشاکش
سے چھڑا ناگاہ ایک طاق سے ہاتھ نکلا اور ایک جواہر روشن اس سے باہر آیا کہ تمام گھر اسکی روشنی
سے روشن ہو گیا پھر وہ ہاتھ غائب ہو گیا اور بدستور طاق بند ہو گیا خاوند نے عورت کو جگایا
کہ جلدی اٹھ خدا نے تیری مراد دلی پوری کی وہ ناخوش ہوتی ناک بہون چڑہاتی اٹھی کہ مجھکو
کیون جگایا ناحق لذت جانی سے چھڑایا مفت جی جان کو جلایا کہ کس لطف مین تھی اور کیا لطف
کی خواب دیکھتی تھی کہ جنت بکمال آراستگی آراستہ و پیراستہ ہے اور اس مین ایک
مکان نہایت عمدہ زر و جواہر سے ساختہ و پرداختہ اور اس قدر مزین اور روشن ہے کہ
آفتاب روشنی کو شرماتا ہے اسکی چمک جھمک دیکھکے متحیر ہو گئی جی جان سے کہو گئی جب
کچھ ہوش و حواس بجا ہوے مینے پوچھا یہ مکان عالیشان دیکھئے کس خوش نصیب کو نصیب
ہوگا کہا تم دونون میان بی بی کو ملیگا پھر تو اسقدر خوش ہوئی کہ پھولی نہ سماتی تھی ناگاہ ایک
موتی روشن اسی مکان سے گم ہو گیا وہ مکان بہت بدنما اور نہایت نازیبا ہو گیا مینے
کہا یہ کیا ہوا کہا وہ موتی حسب خواہش تیری کے دنیا مین گیا پس جسقدر تو دنیا مین راحت اور
رونق چاہیگی اسیقدر یہان کی راحت اور رونق سے ہاتھ اٹھا دیگی یہ سنکر مین بہت اداس
اور بدحواس ہوئی اور لذت و راحت دنیا سے درگزری اسی رنج و ندامت مین تھی کہ ناگاہ تمنے
جگا دیا میرے مزے مین خلل ڈالدیا اور بدمزگی کا مزہ چکھا دیا پس آپ برائے خدا
جناب باری مین پھر عرض کیجئے کہ یہ موتی یہان سے گم ہو جائے اور اپنے مقام پر جم جائے کہ
دنیا کی حیات بے ثبات پر مکان قدیمی کو ناقص اور بے رونق کرنا سخت حماقت ہے پھر خاوند نے
جناب باری مین کمال گریہ و زاری سے عرض کی خداوندا تو بڑا رحیم و حکیم ہے کہ اپنی لونڈی کو تو

جنت کا مزہ چکھادیا اور لذات دنیا سے چھڑا دیا اور مخالف کو موافق کر دیا کس جان اور زبان سے اس عنایت اور حمایت کی شکرگزاری کرے دل
پھر حسب مضمون اشعار جناب الٰہی میں یوں عرض کرتے تھے اور گریہ و زاری میں جان کھوتی تھی ~ ای شیر توانند خیر و شر * از انصار تہائی دل ما
بیخبر * اے بجز دہ یار رہبر اغیار را * دی بدادہ خلعت گل خار را * آنکہ خواہی کز بلا بستی وا
آخری * جان اور او رتضرع آوری * آنکہ گل را تا بدہ خوشبو کند * ہر چہ ہی را رست فضل و دہا
ناگاہ اس طاق سے ہاتھ نمایاں ہوا اور اس گوہر تاباں اور در درخشاں کو لیگیا اور اپنے مقام پر چڑھ دیا ف

حکایت نقل ہے کہ خراسان میں کوئی ابراہیم ادہم کا عزیز و قریب انتقال کر گیا اور بہت
مال اکل حلال سے چھوڑ گیا اور سوائے ابراہیم کے اور کوئی اُسکا وارث نہ تھا ابراہیم اس خیال سے
اُسطرف کو چلے کہ اُس مال کو للہ صرف کر دوں مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ
میں قدرت الٰہی نے عجب تماشا دکھایا کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے کنارے ایک جانور اندھا بیٹھا ہے
اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اُسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہوگئے اور ہمراہیوں سے
کہنے لگے کہ تمنے قدرت خدا کا تماشا دیکھا پس اب ہمنے خراسان کا جانا موقوف رکھا اور
اسپر بھروسا کیا کہ اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھ حاجت نہیں ہے
پھر جوش میں آکر تین دن تک جنگل میں بھوکے پیاسے پھرتے رہے اور کسی مقام پر پانی نپایا
ناگاہ ایک کنواں ملا اُسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پھر ڈالا دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا
جواہر سے بھر آیا تب ابراہیم نے کہا مجکو زر و جواہر کی کچھ حاجت نہیں ہے صرف وضو کو
پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ ای ابراہیم تونے زر و جواہر خراسان کا
چھوڑ کر ہمارے اوپر بھروسا کیا ہم نے اُس کے بدلے زر و جواہر
بے بہا سے کنواں بھر دیا کہا اور لٹا جہاں تیرا جی چاہے
وہاں اُٹھا ف *

حکایت نقل ہے عمر بن عبدالرحمن اوزاعی سے کہ ایک مرتبہ عید کی رات کو ایک پڑوسی آیا اور کہا صبح کو عید ہے اور میرے بال بچے بہت ہیں میرے پاس کچھ عیدی دینے کو نہیں ہے اگر حضرت کچھ اعانت اور عنایت فرما دیں تو عین عنایت اور محض شفقت ہے پس مجکو اُن کے پریشان حالی پر رحم آیا پچیس ۲۵ درم جو لڑکوں کی عیدی دینے کو رکھے تھے فوراً دیدئے کہ اسکے بدلے مجکو خدا اور دیگا ناگاہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایک شخص آیا اور مجھے بلایا میں گیا وہ کمال ادب سے پیش آیا اور میرے ہاتھ پیر چومنے لگا میں حیرت میں ہو گیا کہ کیا ماجرا ہے پھر میں نے پوچھا تو کون ہے کہاں سے آیا ہے کہا میں تمھارے باپ کا غلام ہوں مدت کے بعد آیا ہوں کہ اتفاقاً باغوائے شیطان علیہ اللعن کے بھاگ گیا تھا ماری ندامت کے منہ نہ دکھاتا تھا میرے پاس پچیس ۲۵ دینار سُرخ ہیں تم میرے مالک ہو جو چاہو سو کرو میں وہ دینار لیکر اپنے گھر میں آیا شکر خدا کا بجالایا اور یہ قصہ گھر والوں کو سنایا کہ تھوڑے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے پچیس ۲۵ درہم کے بدلے پچیس دینار سُرخ مجکو عطا فرمائے پھر بخوشی تمام میں نے اُس غلام کو آزاد کر دیا وہ خوش ہوتا دعا دیتا چلا گیا ؎

حکایت نقل ہے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کسان اپنی عورت سے کہہ گیا کہ روٹی پکا کر کھیت پر لے آنا چنانچہ عورت روٹی پکا کر لے چلی ناگاہ راہ میں ایک سائل نے سوال کیا اُس نے ترس کھا کر ٹکڑا توڑ کر دیدیا پھر جنگل میں رفع حاجت کو گئی اور گود کے بچہ کو ایک مقام پر بٹھا گئی اچانک بھیڑیا آیا اور بچہ کو اُٹھا لیگیا آ کے دیکھا تو بچہ بھیڑئیے کے منہ میں ہے چیختے چلاتے زار زار روتے جناب باری میں عرض کرتے تھے الٰہی میرے بچے کو اس بلا سے بچا اور اس غم دیدہ کو اُس نور دیدہ کو دکھا اور زار زار روتے اور آنسوؤں کا مینہہ برساتے تھے ؎ بقول جناب مولانا محمد وشنا میں جان کھوتے تھے ؎ ای کریم ذوالجلال مہربان + دائم المعروف دارا جہاں + پس کجا زار د کجا نالد لئیم + گر تو نہ پذیری بجز نیک ای کریم +

زمین تر دو عاقبت ما خیر باد + ایخدا مرجان ما رکن تو شاد + اسیوقت ناگاہ ایک بڑا سا جانور ہوا سے آیا اور اس بہیڑیے کی گردن پکڑ کے اسکے آگے لے آیا اور بزبان فصیح کہا اے عورت تیرے اس نوالے نے تیرا بچہ بہیڑیے کے نوالے سے بچایا دیکہا تو وہ بچہ بخوبی سلامت تہا ۔

حکایت نقل ہے کہ بایزید بسطامی راہ خدا مین جی جان سے نثار اور انوار دیدار پروردگار پر پروانہ وار فریفتہ و زار نزار تھے اسقدر بعد صرف کرتے تھے کہ ہمیشہ قرضدار رہتے تھے مگر اکثر اہل دل اور صاحب دل انکی خدمتگزار تھے جو قرضہ ہو جاتا فورا ادا کر دیتے چنانچہ ایک مرتبہ لاکہہ درہم قرض ہو گئے اور کوئی صورت ادا کی متصور نہوئی اتفاقا آپ بیمار ہو گئے قرضخواہون نے یہ سنکر آگہیرا اور تقاضا شدید شروع کیا خادم نے عرض کیا کہ یا حضرت قرضخواہ آئے ہین اور قرضہ مانگتے ہین کیا جواب دین کیونکر اس بلا سے نجات پاوین اسوقت حضرت بایزید بسطامی بیخود ہوکر خدا سے دعا کرنے لگے کہ اے کریم تو خوب جانتا ہے کہ مین اس مرتبہ بہت قرضدار ہو گیا کہ بیشمار درہم و دینار تیرے راہ مین خرچ کئے اور ایک اپنے خرچ مین خرچ نہین کیا جبتک صحیح و سالم تہا قرضخواہون کو ہر طور اطمینان تہا گروی چیز کی طرح اُنکے قابو مین تہا اب جو وقت رحلت قریب آیا اور تو نے اپنے پاس بلایا تیری راستی اور درستی سے بہت دور ہے کہ گروی چیز کو لے اور زر رہن کو نہ دے پس عرض یہ ہے کہ اول بایزید کو قرضہ سے چھڑا بعد اسکے اپنے پاس بلا ؎ ای ہمیشہ حاجت ما را پناہ + بار دیگر با غلط کردیم راہ + دستگیر از دست ما ما را بخر + پردہ را بردار و پردہ ما مدر + چون نباشم ز اشکستن باریک ریس + من تہیدست و قصور و کاسہ لیس + ہم بگو تو ہم تو بشنو ہم تو باش + ما ہمہ لاشیم وبا چندین تراش + خود چہ باشد گر ببخشد آن جواد + بندہ را مقصود جان بے اجتہاد + ناگاہ اسیوقت ایک سوار دروازہ پر آیا اور قرضخواہان بایزید کو اپنے پاس بلا یا کہ ام اپنا دام

ادا کرلو اور بایزید سے کچھہ تعرض نکرو فوراً وہ سب جمع ہو گئے اور کوڑی کوڑی اپنی لیگئی پھر بایزید نے انتقال فرمایا بخوبی انکو کفنا دفنا دیا بعد اسکے کسینے خواب مین دیکھا پوچھا کیا معاملہ گزرا کہا رحمت الٰہی کی کچھہ حد و شمار نہین فرمایا اے بایزید کیا تھوڑے سے قرضہ پر مجکو ضامن کیا اگر ساری دنیا کا مال لیکر میری راہ مین دیدیتا تو مین سب فوراً ادا کرتا ۔

حکایت نقل ہے کہ ایک عورت کا دودھ پیتا بچہ تھا ناگاہ ایک عورت بچہ والی آئی اور سوال کیا اس عورت کے پاس اسوقت اتفاقاً کچھہ نتھا ترس کھا کر اپنے بچہ کا کرتہ اتار کر اسکے بچے کو پہنا دیا کہ میرے بچہ کو خدا اور دیگا قدرت خدا سے اسوقت ایک کرتا آسمان سے اترا اور اسکے بچہ کے گلے مین پڑگیا اور تمام عمر کو اسکے واسطے کافی ہوگیا کہ بقدر قامت لڑکے کے کرتا بھی بڑھتا جاتا تھا اور موسم گرمی مین ٹھنڈا رہتا اور سرما مین گرم ہو جاتا

باب سترھوان بیقرارون کی بیقراری اور جناب باری کی مددگاری مین

حکایت نقل ہے کہ ایک قزاق راہ لوٹتا اور مسافرون کو ناحق قتل کرتا تھا یہانتک کہ حاجیون کو بھی نچھوڑتا تھا ناگاہ ایک غریب مسلمان مسافر ناواقف اس راہ سے گزرا قزاق نے اسکے گھوڑے کی باگ پکڑ کر کہا کہان جاتا ہے کیا نہین جانتا کہ اس راہ سے کوئی جان سلامت نہین لیجاتا کہا برائے خدا سب سامان لیلے اور مجھے جان سے چھوڑ دے کہا سبحان اللہ اپنے پیر سے گور مین جانا اور گرگ کے ہاتھہ سے شور مچانا پھر زندگی سے مایوس ہوکر کمال خوشامد سے دو رکعت کی مہلت لی اور بعد نماز کے سجدہ مین بکمال زار و نزار زاری کی کہ اے کریم تیرے سوا اس ظالم کے ہاتھہ سے کون بچانے والا

اور چہچہا تیو الا ہی اور زار زار روتا اور چشمہ چشم سے دریا بہاتا اور حمد و ثنا میں کہتا تھا
حسب ارشاد جناب مولانا ؎ گر سگے کردیم ای شیر آفرین + شیر را انگمار بر ما زین کمیں
کردہ ام آنہا کہ از من میسزید + تا چنیں سیلی سیاہی در رسید + ای خدا آں کن کہ از تو
می سزد + کہ ز ہر سوراخ مارم میگزد - جان سنگیں دارم و دل آہنیں + ورنہ
خوں گشتی دریں درد و حنیں + وقت تنگ آمد مراد یک نفس + بادشاہی کن مرا
فریادرس - ناگاہ اوسیوقت ایک سوار آیا اور اُس قزاق کو مار کر گرایا اور مجکو اوسکے ہاتھ سے
بچایا پھر اُس سوار کی خدمت میں مینے عرض کی برائے خدا سچ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کہاں سے
آئے ہو کہ میں تمھاری تابعداری میں جان نثاری کروں کہ تمنے میری جان بچائی کہا میں
دس ہزار برس سے نزدیک عرش معلے کے حاضر رہتا ہوں جب کوئی فریادی فریاد کرتا ہی حسب الحکم حاکم
حقیقی کے فوراً اوسکے داد دیتا ہوں اور ظالم اور سرکش سے بدلا لیتا ہوں اور ہر دم تیار سوار کھڑا رہتا ہوں ف
حکایت نقل ہی مالک ابن دینارؒ سے کہ میں ایکمرتبہ حج کو جاتا تھا ناگاہ راہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ
ایک کوا منہ میں روٹی لیے ہوئے ایکطرف اُڑا جاتا ہی اتفاقاً جی میں آیا دیکھوں یہ
کہاں جاتا ہے تھوڑی دور جا کر ایکمقام پر بیٹھا دیکھا تو وہاں ایک شخص ہاتھ پیر
کٹا پڑا ہی اور وہ کوا اُسکے سینہ پر بیٹھا نیچے سے ٹکڑا ٹکڑا توڑ کر کھلا رہا ہی تھوڑی
دیر کے بعد اُڑ گیا اور منہ میں پانی لایا اور اُس کو پلایا اسی طرح کئی مرتبہ
گیا اور آیا پھر اُسکو کھلا پلا کر اُڑ گیا میں سخت حیران ہو گیا اور قدرت خدا کا تماشا
دیکھنے لگا پھر مینے اُس شخص سے جا کر پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ میری عقل
گم ہے کہا ہمارا قافلہ حج کو جاتا تھا ناگاہ قزاق دوڑ پڑے سب قافلہ کو قتل کر گئے
اور سب سامان لوٹ کر لیگئے مجکو ہاتھ پیر کٹا کر چھوڑ گئے تین دن تک بھوکا پیاسا

تڑپتا رہا دانہ پانی منہ میں نہ گیا جب جاں بلب ہوا اور زندگی سے
مایوس ہوا تو جناب باری میں گریہ وزاری کرنے لگا کہ اے میرے
کریم تیرے سوا اس خوار زار کا خبر لینے والا کون ہے بھوک پیاس
کی مصیبت سے چھڑا ورنہ اپنے پاس بلا لے ؎ وقت تنگ آمد مرا دیک نفس +
بادشاہی کن مرا فریادرس + جان سنگین دارم و دل آہنین + ورنہ خوں گشتی دریں
درد و حنین + بے زجہدی آفریدی مر مرا + بی فن من روزیم دہ اے الٰہ +
ہر کہ را پائیست جوید روزیٔ + ہر کہ را پا نیست کن دلسوزیٔ + رزق را میراں بسوے ایں
حزیں + ابر را مکیش بسوے ایں زمیں + چو زمیں را پا نباشد جود تو + ابر را راند بسوے
او دو تو + از تو نوشند از ذکور و از اناث + بیدریغی در عطایا مستغاث + پس دعا
اس بیکس کی اُس فریادرس نے قبول کی چنانچہ اُسوقت سے یہ کوّا دونو وقت
کھلاتا پلاتا ہے جیساکہ تمنے دیکھا ف

حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ کے ہاتھ پیر رہ گئے اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو گئے
اتفاقاً ایکمرتبہ گھر میں کوئی نتہا اور نماز کا وقت جاتا تھا زار زار رونے لگے کہ خداوندا
میری نماز قضا نہو جائے گو میری قضا آجائے کہ نماز کے قضا ہو جانے سے اپنی قضا کا
آجانا گوارا ہے ناگاہ پڑوسی کے جیمیں خدا نے رحم ڈالا اُس نے جی میں کہا کہ پڑوسی ہمارا
معذور ہے ایسا نہو جو اُنکو کچھہ حاجت ہو اور گھر میں کوئی موجود نہو پھر جلد آکر پوچھا
کہ اے شیخ کچھہ حاجت ہی کہا کہ ہاں وضو کو پانی درکار ہی اور ایک عرصہ سے انتظار ہے
پھر اوسنے کنوئیں میں تازی پانی کو ڈول ڈالا دیکھا تو ڈول زر و جواہر سے لبریز آیا
ویسا ہی شیخ کے پاس لیگیا شیخ نے فرمایا یہ تیری مزدوری ہی خوشی سے لیلے کہ اللہ

صاحب نے پہلے سے عطا کی تاکہ یہ غلام معذور اور کسیکا احسانمند نہو یہ پڑو ل ڈالا تو پانی سے بہر آیا شیخ نے وضو کرکے نماز پڑہی اور شکر گزاری جناب باری جان سے ادا کی ف

حکایت نقل ہے کسی حق پرست کی کہ اکثر تبہ حج کو جاتے تھے ناگاہ رات کے وقت ایک ہڈی پیر کے پار ہوگئی وہین گر پڑے مارے درد کے کہانا پینا سونا چھٹگیا قافلہ چلاگیا دو تین دن ہوگئے پیاسے بے چینی درد سے جی جان سے عاجز ہوکر جناب الٰہی مین زاری کرنے لگے کہ خداوندا کیا جی کی آرزو جی ہی مین رہیگی اور اس سال دولت حج نصیب ہوگی اے قادر تو سب چیز پر قادر ہے اس عاجز کو دکہہ درد سے جلد چہڑا اور مراد دلی کو پہنچا پہر اس غم و الم مین ذرا انکہ لگ گئی کیا دیکہتے ہین کہ ناگاہ ایک اژدہا مجھکو نگل گیا اور ہڈی بلی سب چبا گیا اور وہ ہڈی بہی پیر سے نکل گئی پہر یکایک آنکہہ کہل گئی دیکہا تو پیر اچہا بہلا چنگا ہے فضل الٰہی سے جلدی قافلہ سے جاملا اور بخوبی دولت حج سے مشرف ہوا ف

حکایت نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک بادشاہ آتش پرست تہا اور ایک عابد نصرانی اور ایک عالم مجوسی اُس شہر مین شہرہ آفاق تہا بادشاہ نے لڑکے کو واسطے تعلیم کے عالم مجوسی کے پاس بہیجا قدرت خدا سے لڑکا ایام بے تمیزی مین نہایت صاحب تمیز تہا اور حق و باطل کو خوب جانتا تہا جب سبق سے فارغ ہوتا تو نصرانی عابد کی خدمت مین جاکر کچہہ باتین دین و آئین کی سیکہتا مدت تک اسکا یہی رنگ ڈہنگ رہا اکثر تبہ راہ مین واللہ اعلم ایک اژدہا کہان سے آپڑا اور راستہ بند ہوگیا لڑکے کو ہر چند لوگون نے منع کیا کہ یہ راستہ بند ہی دوسری راہ سے جا اور اژدہا اجل کے منہ مین نجا کہ یہ صدہا آدمی کو نگلگیا ہے **بیت** گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد + تو مرو در دہان اژدرہا + لڑکے نے تماما اپنی جان پر کہیل کر کہیل تماشا جان کے حق و باطل کو آزماتا ہنستا کہیلتا اس کے پاس گیا اور کہا اے حق راہ حق کہا

اور باطل سے بچا اگر دین نصرانی سچا ہے اور عالم مجوسی جھوٹا ہے تو میرے اس پتھر سے یہ اژدہا
مر جائے اور یہ تیر اعلام تردد حق و باطل سے نجات پا جائے پھر ایک پتھر اٹھا کر مارا قدرت
خدا سے وہ اژدہا مر گیا لڑکے طالب حق کو حق تاریکی باطل سے آفتاب سا نظر آگیا فوراً نصرانی
عابد کی خدمت مین جا کر یہ ماجرا کہا اسنے کہا اسبات کا سارے شہر مین شہرہ ہوگا اور
جہان متحیر اور حیران ہوکر تیرے پاس آوے گا کسی سے میرا نام نہ لینا مجکو ناحق بدنام
نکرنا کہ مخلوق سے مجکو جان چھڑانا مشکل ہوگا جو مصلحت وقت جانتا سو عمل مین لانا
برائے خدا مجکو کسی بلا مین نہ پھنسانا لڑکا عابد سے رخصت ہوکر آیا پھر جسدم دیکھا اور تریکی
چرچا اور شور اور غوغا پایا کہ لڑکے نے اژدہے کو مار ڈالا جب اپنے مکان پر پہنچا تمام شہر
متحیر ہوکر اسکے پاس آیا اور حقیقت حال دریافت کرنے لگا کہا اللہ کے نام سے ذرا سے پتھر
سے ایسا بڑا اژدہا مارا حقیقت مین خدا کی مار نے یہ اژدہا مارا ورنہ مین کیا اور میری مار کیا
شدہ شدہ یہ خبر بادشاہ کو پہونچی وہ سنتے ہی آگ ببولا ہو گیا لڑکے کو بلا کر سارا ماجرا
پوچھا اسنے کہا مینے خدائے برحق کے نام سے یہ اژدہا مردم آزار مارا گویا ایک جہان بجان
آمدہ اور اپنی اجی جان مردہ کو جلایا اور سوائے سازو سامان ایمان دل و جان کے سبکو جلایا
کہ بندگی سوائے خدا کے سراسر حماقت اور شرمندگی ہے **شعر** آدمی ہست از برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی ؛ گر تو خواہی حری و دل زندگی ؛ بندگی کن بندگی کن بندگی ؛
اے پدر بے قدر جس نے زمین اور آسمان بنایا اور سارا جہان آفتاب سا چمکایا
کیا خدائی اسکی ہر ذرہ مین آفتاب سی نہین چمکتی ہے جائے تعجب ہے کہ دن
دوپہر کو کوئی پوچھتا پھرے کہ آفتاب کس گمنام کا نام ہے اور کہاں ہے کیا پتہ
نشان ہے اسکو سارا جہان احمق اور نادان کہیگا بس جو کوئی روشنی خدائے برحق سے

اللہ نور السموات والارض

منکر ہوکر آپ سے کمتر چیزونکو خدا بنادے کہ نہ منہ بولے نہ سر کھیلے وہ بیوقوف کیونکر نہ بیوقوف
کہلاوے چاہیئے کہ وہ عقل اپنی عقل کا علاج کرواوے پس یہ سنتے ہی آگ ہوگیا اور
آتش غضب سے جلکر خاک ہوگیا حکم دیا کہ اسکو کشتی میں بٹھاکر بیچ دریا میں ڈبو دو
کہ اس نے ہمارا نام ڈبو دیا اور سات پشت کو بٹہ لگایا پھر اسکو کشتی میں بٹھاکر لیچلے
ناگاہ کشتی الٹ گئی سب ڈوب گئے مگر بفضلہ تعالیٰ وہ لڑکا صحیح وسالم بچگیا پھر بادشاہ
کے پاس آکر کہنے لگا کہ اس سچے خدا نے مجھکو بچایا اور جھوٹونکو ڈبو دیا پھر تو بادشاہ
آپے سے باہر نکل گیا کہا کہ اونچے پہاڑ کی چوٹی سے اسکو نیچے ڈالدو جو ٹکڑے ٹکڑے
ہوجاوے اور اسکا نام ونشان مٹجاوے جب پہاڑ پر لیگئے قدرت خدا سے ایسا ہوا کا جھوکا
آیا کہ واللہ اعلم ان سب اہل ہوا کو کہاں ہوا سا اڑایا اور لڑکے کو ذرا ہوا نے
نہ ستایا پھر لڑکا بخوبی سلامت بادشاہ کے پاس آیا اور اس اہل حماقت کو عرق خجالت
میں ڈبویا تب جلکر کہا کہ جلادوں کو جلد بلاؤ اور اسکی جلد و پوست جلد اتارو لڑکے نے کہا کیوں
ناحق اپنی جان کھوتا ہی جی جان کو روتا ہی بیفائدہ حماقت بہکتا ہی اگر تو اور تیرا
سارا لشکر جمع ہوگا میرا ایک بال نہ میلا ہوگا اگر اس مصیبت سے نجات منظور ہے تو
اپنی تدبیر بالائے طاق رکھ اور میرے کہنے پر دھیان رکھ کہ ایک میدان میں سب
لشکر اور تمام شہر کو جمع کر اور مجھکو ایک عود کی لکڑی پر بطور سولی کے چڑھا اور
میرے آگے آکے یہ کہکے تیر لگا کہ تجکو تیرے خدائے برحق کے نام سے مارتا ہوں فوراً مرجاؤں گا
پس بادشاہ نے جو اپنی سب تدبیروں سے عاجز آگیا تھا اور مستی خودپرستی سے عقل باختہ اور باغوائے
حرص وہوا از خود گذشتہ تھا حسب ارشاد جناب مولانا ع حرص شہوت مرد را احمق کند * عقل را بے نور و بیرونق کند *
ایساہی کیا اور حکمت لڑکے دانا سے وہ نادان کا تھا کہ جب سارے لشکر اور اہل شہر کے آگے یہ بات کہکر تیر ماریگا تو بلاشک

اپنے دین کو جھٹلاویگا اور میرے دین کو سچا بتاویگا تو سب لوگ اسکے جھوٹے دین سے پھر جاوینگے
اور ایمان میرے مذہب حق پر لاوینگے گو میں جان سے گیا مگر جہان تو ایمان سے
رہا چنانچہ ایساہی ہوا کہ وہ لڑکا تیر سے مارا گیا اور آدھے گروہ سے زیادہ فوراً
ایماندار ہوگیا اور لڑکے کے غم سے زار زار روتے چلاتے تھے اور باواز بلند
کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے اس لڑکے کے سچے خدا پر جب یہ حال بادشاہ نے
دیکھا سخت حیران ہوگیا کہ لڑکا کیا مرا سب کو مار گیا اور میری بادشاہت
اور ملت سب تہ و بالا کر گیا اُسیوقت ایک گڑھا چالیس ہاتھ گہیرا کھدوایا
اور اُس میں جو لوگ ایماندار تھے اُنکو ڈالکر جلایا مگر ایک عورت بچوں والی تھی
اُسکو ہر چند ڈرایا کہ تجھکو معہ تیرے بچوں کے جلادینگے ورنہ اسلام سے باز آ
کہا میں حق سے نہ پھروں گی خدائے برحق سے مُنہ نہ موڑونگی تو کچھہ درگزر نہ کر
جو جی چاہے سو کر پھر ایک ایک اُسکے بچہ کو جلتی آگ میں جلاتے تھے مگر وہ بکمال آب و
تاب ایمانی سے اُف نکرتی اور رضاء الٰہی پر شاکر و صابر تھے جب سب اولاد اُس کی
جلادی اور گود کے بچہ کو بھی جلانیکا ارادہ کیا اور اُس جلتی بھٹی کو اور زیادہ جلایا
آخر وہ عورت تھی اور چند جگر پارہ اُسکے جلگئے تھے اور اُس نے آہ کی گود کے لڑکے کے
جلنے سے یکایک آگ جگر بھڑک اُٹھی آپے سے جاتی رہی عالم بیہوشی میں قریب تھا کہ فریب
شیطان کا کھاوے اور دولت ایمان سے ہاتھ اُٹھاوے ناگاہ قدرت خدا نے اُس گود کے
بچہ کو گویا کیا گویا اُسکے حفظ ایمان کا سامان فرمایا اُس نے بزبان فصیح کہا کہ اے
تو کچھہ تردد نکر سب بھائی میرے جنت کو گئے ہیں میں بھی جاتا ہوں پس اس
الہی لڑکے سے اُس کی آگ بھڑکی ہوئی بجھی جب سنگدلو نے اُس لڑکے کو بھی

آگ میں ڈالا تب عورت نے بیتاب ہو کر ایک چیخ ماری اُسی وقت ایک شعلہ اُس آگ سے اُٹھا اور چالیس چالیس گز ہر طرف کے کافروں کو جلا کر خاکستر کر دیا اور اُس بادشاہ کافر کا معہ وزیر اور امیر اور لشکر کافر کے نام و نشان نہ رکھا کہ کہاں گیا اور ایماندار جو اُس ظالم کے ظلم سے نہ بچے تھے اللہ تعالیٰ کی حمایت سے اُن میں سے ایک کا بھی بال نہ جلا بلکہ ذرا لپٹ بھی نہ لگی ف

حکایت نقل ہے کہ کسی گانوں میں کوئی سردار مع چالیس پچاس آدمی ہمراہی کے ایک غریب بزرگ صاحب اولاد کے مکان میں بزور جا اُترا وہ بیچارے بباعث تنگی مکان کے بہت تنگ ہوئے اور ہر طرح سے اُس سے عذر و معذرت کرنے لگے اُس نے ایک نہ سُنی مجبور ہو کر کہا کہ میرے پاس حکمنامہ شہنشاہی ہے اُس میں زور سے بلا اجازت کسی کے مکان پر اُترنے کا حکم نہیں ہے کہا لاؤ دکھاؤ چنانچہ قرآن مجید لا کر یہ آیت کریمہ ۱۸ پارہ سورہ نور کی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ الخ پڑھی یعنے اے ایمان والو نہ داخل ہو دوسرے کے گھر میں بلا اجازت وہ دیکھکر حقارت سے کہنے لگا یہ تو قرآن مجید ہے میں نے جانا فرمان بادشاہی ہے پھر اُن بزرگ نے مایوس ہو کر جناب باری میں زاری کی کہ خداوندا اس حال میں مجھ بیکسیں کا تجھ سوا کون فریاد رس ہے اپنی قدرت کا تماشا دکھا اور اس مصیبت سے مجکو بچا اور حسب ارشاد جناب مولانا کے عرض کرتے تھے اور روتے تھے ؎ از چو ما بیچارگاں ایں بند سخت + کے کشاید اے شہ بے تاج و تخت + اینچنیں قفل گراں را اے ودود + کہ تواند جز کہ فضل تو کشود + ایخداوندی کریمی بردبار + وہ امانم زیں مصیبت دلفگار + ک ناگہاں وہ مکان گر پڑا وہ ظالم معہ ہواخواہوں کے دبکر مرگیا اور اللہ کے فضل سے وہ بزرگ معہ سب گھر کے بچگئے + ف

حکایت نقل ہے ابراہیم خواصؒ سے کہ میں ایکمرتبہ سفر میں تھا راہ میں رات ہوگئی راستہ بھول گیا ایک طرف سے کتے کی آواز آئی پھر اُس طرف کو آبادی جانکر چلا ناگاہ ایک جن نے ایسا طمانچہ میرے منھ پر مارا کہ بدحواس ہوکر گر پڑا اور شدت درد سے بیقرار ہوگیا تب میں نے گڑگڑا کر جناب باری میں عرض کی کہ ایسی ہی ناحق تیرے امان میں غریب مسافر مار کھاویں گے تو کہاں چین پاویں گے پس ناگاہ ایک شخص اُس جن کا سر کاٹ کر میرے آگے لایا اور غیب سے آوازہ آئی کہ اے ابراہیم جب تک تو ہمارے دھیان میں تھا بخوبی امن و اماں تھا جب ہمیں بھول کے کتے کی آواز پر چلا جن کا طمانچہ کھایا جب پھر ہمکو پکارا اُس جن کا سر کاٹ کے تیرے آگے بھیجدیا + ف

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ کوئی بزرگ چلے جاتے تھے پیچھے سے امیر کی سواری آئی لازم اور خادم چلّاتے تھے کہ ہٹو ہٹو امیر کو راہ دو میں ضعیف تھا مجھسے دوڑا نہ گیا کسی طرف راستہ نپایا ایک لازم نے ایسے زور سے میرے کوڑا مارا کہ شدت درد سے میرے آنسو نکل پڑے یکایک میرے مُنہ سے بددعا نکلی کہ الٰہی جس ہاتھ سے مجکو ناحق مارا ہے وہ ہاتھ کٹجاوے دوسرے دن اتفاقاً اُس شخص کو ہاتھ کٹا دیکھا کہ شدت درد سے روتا چلّاتا ہے +

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص بہت شکیل نہایت جمیل کچھ سودا سوداگری کا بیچتا تھا ناگاہ ایک امیر کی لونڈی کو اُس پر سودا ہوا وہ فریفتہ ہوکر سودا لینے کے حیلہ سے اپنی ڈیوڑھی پر لیگئی اور امیر کی عورت کو اُس کے حال اور جمال سے بخوبی اطلاع دی اُس نے کہا کہ اُس کو محل میں بلا لے لونڈی نے پردہ کرکے بلا لیا امیر کی عورت اُس کا حسن و جمال دیکھکر فریفتہ ہوگئی لونڈی سے کہا اُس سوداگر سے کہو

کہ سوداگری چھوڑ دی اور شب و روز ہمارے پاس حاضر رہ ہم تیرے ساتھ بہت سلوک کرینگے اور تجکو بخوبی خوش و خرم رکھینگے لونڈی نے یہ پیام ادا کیا اُس نے قبول نکیا لونڈی نے کہا اگر تو بخوشی اسباب کو قبول نکریگا تو جی جان سے جائیگا وہ جوان باایمان صالح یہ ماجرا دیکھکر حیران ہوگیا کہ الٰہی میں کس بلا میں مبتلا ہوگیا پھر جان سے ہاتھ دھوکر لونڈی سے کہا دو رکعت نماز کی مہلت دو لونڈی نے کہا بالاخانہ پر جاکر چین سے وضو کرو اور نماز پڑھو پھر وہاں تنہا جاکر وضو کرکے جناب باری میں گریہ وزاری کی کہ الٰہی موت قبول ہے مگر یہ دولت اور معصیت قبول نہیں اور زار زار روتا تھا اور حسب ارشاد جناب مولانا عرض کرتا تھا ؎ ای کریمے ای رحیمے سرمدے ✤ درگزار از بدسگالاں ایں بدی ✤ ہم از آں جا کیں تردد دادیم ✤ بے تردد کن مراہم از کرم ✤ راہ بر ما ہچو بستاں کن لطیف ✤ منزل ما خود تو باشی ای شریف ✤ یکایک اسکی آب و تاب ایمانی نے زیادہ تر آب و تاب پائی اور بس دلیری اُسکے جی میں سمائی بسم اللہ کرکے اُس بالاخانہ بلند و بالا سے کود ا فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بازو پکڑکے بکمال لطف و آسانی زمین پر اُتار دیا ف

باب اٹھارہواں اولیاء اللہ کی وفات و کرامت میں

حکایت نقل ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے وفات پائی تو در و دیوار اور جنگل اور پہاڑ اور ہر شہر و دیار سے زار زار رونے کی آواز آتی تھی جب یہ امر ہر شہر و دیار میں شہرہ افزا ہوا تب اُسوقت کے علماء دین اور صلحاء اہل یقین نے کہا کہ یہ آواز اسلام کی ہے کہ آپکے وقت میں بہت آب و تاب تھا اور ہر جگہہ دن رات آفتاب اور ماہتاب سا روشن تھا اور تمام عالم اسلام کی روشنی سے

آفتاب سے زیادہ روشنی پا گیا تھا چنانچہ شہرت خلافت حضرت عمر رض کی شہرہ آفاق تھی اب اسلام اُس وقت کی نسبت بہت کم رونق ہے اس واسطے واویلا کرتا ہے ف

حکایت نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری عہ بہت کم کلام کرتے تھے اور دن رات دریائے محبت الٰہی میں ڈوبے رہتے تھے اور دنیا دار نادان اُن کو مجنون جانتے تھے اتفاقاً موسم گرما میں قضا فرمائی شدت تابش آفتاب سے کوئی تاب نہ لا سکتا تھا کہ جنازہ کے ساتھ جائے مگر چند کسان کامل الایمان ہمراہ ہوئے اور جنازہ حضرت کا لیچلے قدرت خدا سے جنازہ پر جانور پروں کا سایہ کیے جاتے تھے یہ حال دیکھکر سب اہل شہر متحیر ہو کر جلد ان کے جنازہ کے ساتھ ہو گئے پھر کسی مسجد کے دروازہ پر واسطے نماز کے جنازہ رکھا موذن نے مسجد میں اذان دی اُس انگشت نمائے فی الکرامت نے کلمہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ پر کفن سے ہاتھ نکالکر انگشت شہادت بلند کی اور کلمہ شہادت پڑھکے کلمہ شہادت کی شہادت دی اور تصدیق کی یہ ماجرا دیکھکر سب حیران ہو گئے اور کفن کھول کے دیکھنے لگے کہ یہ تو زندہ ہیں کہ کلمہ پڑھتے ہیں اور انگلی اُٹھاتے ہیں دیکھا تو مردہ تھے اور اُنگلی ویسی ہی کھڑی تھی پھر بکمال اعزاز و اکرام کفنا دفنا دیا دوسرے دن اُن کی قبر پر بخط جلی لکھا دیکھا اور وہ خط ہرگز کسی خط کے مشابہ نہ تھا کہ ذوالنون حبیب اللہ نے اللہ ہی کے ذوق شوق میں جان نثار کی ف

حکایت نقل ہے امیر المومنین عمر بن عبد العزیز عہ کی کہ جب وقت رحلت قریب ہوا تو سب عزیز و اقربا دوست آشنا کو الگ کر دیا اور دروازہ بند کرا دیا صبح کو

اُن کی بی بی آئیں دیکھیں تو بخوبی کفنائے ہوئے رو بقبلہ لیٹے ہیں کمال متحیر ہو کر
علماء وقت کو بلا کر یہ ماجرا بیان کیا اُنھوں نے کہا کہ وہ بہت بڑے متقی تھے اور
اللہ کے نزدیک متقی پرہیزگار کی بہت بڑی عزت و آبرو ہے جیسا کہ سورہ حجرات
میں ارشاد ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے بیشک تم میں بڑا آبرو والا نزدیک
اللہ کے وہ ہے جو خدا سے زیادہ ڈرے چنانچہ رحمت الٰہی نے فرشتوں سے
غسل دلا کر حلہ بہشتی سے کفنانا کچھ اچنبھی کی بات نہیں ہے ہاں اگر تمہارا جی چاہے
تو تم بھی پھر غسل دیدو کچھ مضایقہ نہیں ہے بلکہ افضل ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد اسکے
جماعت واسطے نماز کے آراستہ ہوئی اور امامت کو مسلمہ بن عبد الملک بن مروان
کھڑا ہوا یکایک اُس کو کسی نے زمین پر دے مارا بعد اس کے الیاس بن حبیب کو کھڑا کیا
وہ بھی چھاتی میں چوٹ کھا کر گر پڑے تب تو سب اہل جماعت یکایک چلا اُٹھے کہ افسوس
امیر المومنین کا جنازہ کیا بدون نماز کے دفن ہو گا ناگاہ آواز تکبیر امام کی سی سُنی
پھر سب نے نماز پڑھی مگر امام کو کسی نے نہ دیکھا کہ کون امام تھے اور یہ آواز کس کی تھی
اور ایک عالم پر عالم حیرت تھا علما نے کہا غالباً حضرت خضرؑ امام تھے بعد تین دن کے
ایک رقعہ اُن کی قبر پر پایا مضمون اُس کا یہ تھا کہ یہ چھٹی ہے اللہ حکیم عزیز کی واسطے نجات
عبد العزیز کے پھر اُس کو خلیفہ وقت کے پاس لیگئے اُس نے متحیر ہو کر سب علما اور صلحا کو
بلا کر پوچھا کہ یہ کس چیز پر لکھا ہے کسی کے خیال میں نہ آیا کہ کیا چیز ہے مگر انس بن
مالکؓ نے کہا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ ہماری اُمت
میں ایک شخص اصغر نامی کے واسطے رقعہ نجات کا پتہ درخت جنت پر لکھا جائیگا
کہ عبد العزیز ایمان سے گیا + ۷۱

حکایت

حکایت نقل ہے کہ ملک شام میں ایک شخص جہاد میں شہید ہوگیا اُس کا باپ اُس کے غم میں ہمیشہ بدحواس اور بہت اُداس رہتا تھا پھر فضل الٰہی نے اُس کو غم سے چھڑایا اور ہر شب جمعہ کو اُس کو خواب میں دکھایا کہ بخوبی باہم ہمکلام ہوتے اور اس خوشی سے وہ سات دن تک خوش رہتا ایکمرتبہ جمعہ کو خواب میں نہ دیکھا نہایت رنج و غم ہوا دوسرے جمعہ کو بدستور نظر آیا پوچھا کہ اگلے جمعہ کو کہاں تھا کہا اُس روز عمر بن عبدالعزیز نے وفات پائی تھی سب شہدا کو اُن کی نماز جنازہ میں شریک ہونیکا حکم تھا میں بھی وہاں حاضر تھا ف +

حکایت نقل ہے کہ ایک قافلہ جہاز میں سوار تھا اتفاقاً طوفان میں آکر جہاز تباہ ہوگیا اور کسی ٹاپو میں جا لگا قافلہ وہاں اُترا اُس میں سے ایک نوجوان باایمان جنگل کی طرف گیا اور جلد پلٹ آیا پھر سب کو جمع کرکے کہا کہ میرا وقت اخیر ہے یہ دونو پوٹلی محفوظ رکھو ایک میں کفن دوسری میں خوشبو وغیرہ لوازم کفن ہیں تم بخوبی سب سامان کفن دفن کا کرنا اور میرے بدن کے کپڑے اپنے ساتھ لیجانا جو کوئی جوان تمسے کپڑے مانگے اُس کو دیدینا پھر جنگل کو چلے اور سب اُن کے پیچھے چلے ایک مقام پر جاکر اچانک رحلت کرگئے پھر سب ہمراہی بعد غم والم کے اُن کے کفن دفن میں مستعد ہوگئے اور دونو پوٹلی کھولیں ایک میں خوشبو تھی کہ کھولتے ہی جی جان کے دماغ کو معطر کردیا دوسری میں نہایت مکلف حلہ بہشتی عنبر بار کا کفن تھا الغرض سب لوازم بخوبی انجام پاگئے وہ سب سامان جنتی دیکھکر سب کو یقین ہوا کہ یہ شخص جنتی تھا پھر جہاز پر سوار ہوکر کسی شہر کے پاس جا اُترے ناگاہ ایک جوان باایمان خوش پوشاک آیا بعد سلام علیک کے اُس امانت کو طلب کیا اُسیوقت اہل قافلہ نے اُس امانت کو

اُس کے حوالہ کیا اُس نے فوراً وہ پہن لی اور اپنے کپڑے قافلہ والوں کے حوالہ کر دیے کہ شہر میں ہیجکر فقرا کو تقسیم کر دینا قافلہ والوں نے کہا کہ للہ کچھ احوال اُس جوان دلارام جنت مقام کا فرمائیے کہ وہ کون کامل الایمان تھے کہا کہ وہ سرگروہ چالیس اولیاء اللہ سے تھے اب میں اُن کے قایم مقام ہوا ۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ثابت بن صنار کہتے تھے کہ میں ایک مرتبہ بغداد میں رات کو بتقریب جنازہ کے گیا اتفاقاً جنازہ چلا گیا تھا میں متحیر رہ گیا کہ واللہ اعلم کہاں گیا ناگاہ ایک طرف سے ایسی خوشبو آئی کہ دماغ جی جان کو معطر کر گئی اور وہی بو میری رہبر ہو گئی جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتے ہیں ؎ بو قلاوز است و رہبر مر ترا است * می برد تا خلد و کوثر مر ترا است * بینی آں باشد کہ او بوئی برد * بوی او را جانب کوئی برد * ہر کہ بویش نیست بے بینی بود * بوی آن بوئی ست کان دینی بود * دفع کن از مغز و زبینی زکام * تا کہ ریح اللہ آید در مشام پھر میں اُسی طرف کو چلا گیا اور ایک قبرستان اولیاء اللہ میں پہنچا دیکھوں تو ایک قبر اُسی مردہ کے واسطے کھودی ہوئی ہے اور اُس میں سے یہ خوشبو اُڑتی ہے (۱)

حکایت نقل ہے کہ ایک جوان جنتی نے کسی بزرگ سے کہا کہ آپ کو غسل میت بھی بخوبی معلوم ہے اُنھوں نے کہا کہ ہاں پس وہ جوان اپنے ہمراہ لیگیا اور دروازہ پر بٹھا کر کہا کہ تھوڑے عرصہ میں اندر چلے آنا اور بلا نیکا انتظار نہ کرنا پھر یہ بزرگ بعد تھوڑی دیر کے گئے دیکھا کہ ایک طرف وہی جوان باایمان رو بقبلہ لیٹے ہیں بعدہ معلوم ہوا کہ رحلت کر گئے یہ بہت متحیر ہوئے سمجھے کہ یہ جوان صالح اولیای کاملین سے

(۱) موافق روایت صحیحہ کے خوشبو آنا قبر اولیاء اللہ سے صحیح ہے کہ بعد رحلت فرمانے کے ایک دروازہ جنت کی طرف سے کھول دیا جاتا ہے جس سے ... خوشبو ... آتی ہے

سطح

تھے پھر اونکو بخوبی غسل دیا جب وقصد کفنانیکا کیا اُس نے آنکھیں کھول کے تبسم کیا میں نے کہا سبحان اللہ مُردے بھی ہنستے اور مُسکراتے ہیں اگر زندہ ہو تو اٹھ کھڑے ہو ورنہ کیوں ہنسی کرتے ہو پھر اس قسم کے مقال حسب حال سے خوشحال تھے شعر + ماہرو پردہ جب اُٹھاتے ہیں + عاشق اس طرح جی سے جاتے ہیں +

ع عاشقاں جام فرح آنگہ کشند + کہ بدست خویش خوباں شاں کشند ع

کُشتگان خنجر تسلیم را + ہر زماں از غیب جان دیگرست + کہا ای شیخ اولیاء اللہ کہیں مرتے ہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلے جاتے ہیں جیسے کہ جناب مولانا وصف انتقال اہل اللہ میں فرماتے ہیں ع نقل باشد نے چو نقل جان عام + ہمچو نقلے از مقامے تا مقام + پھر آنکھیں بند کرلیں مجکو بہت غم ہوا بعد اسکے اونکو کفنا دفنا دیا ف

حکایت نقل ہے کہ جب ثابت بنانی ؒ نے کہ اولیاء کرام سے تھے رحلت فرمائی تو حضرت حمید الطویل ؒ اور حضرت ربیع الصبیح ؒ نے اُنکا جنازہ قبر میں اُتارا ناگاہ دونوں صاحبان کے ہاتھ سے جنازہ غائب ہو گیا پھر سب متحیر ہو گئے اور ہر ایک پر سکتے کی سی حالت طاری تھی کہ کوئی کچھہ کہہ نہ سکتا تھا ایک دوسرے کا منھہ تکتا تھا گویا ہر ایک بزبان اشارہ ساتھہ اس مصرع کے گویا تھا ع سکتے کی سی حالت ہے کچھہ کہہ نہیں سکتا ہوں + پھر مصلحت وقت جانکر قبر کو بدستور درست کر دیا اور کچھہ چرچا نکیا مگر حضرت حمید الطویل نے حضرت سلیمان بن علی ؒ کو رازدار جانکر یہ راز کہا اُنھوں نے بھی بہت تعجب کیا چنانچہ رات کو مع چند خادموں کے جاکر وہ قبر کھودی تو خالی پائی پھر قبر بدستور درست اور ثابت کر دی اور صبح کو ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر گئے

اُن کی لڑکی ملی اُن سے پوچھا کہ زندگی میں تمہارے باپ کیا کیا کرتے تھے کہا کیا تمنے اُن کو قبر میں نہیں پایا یہ سُنکر ور زیادہ تر متعجب ہوئے اور کہا سبحان اللہ مصرع ایں خانہ تمام آفتاب است - کہا کہ وہ دو برس سے راتدن زار زار روتے تھے اور گریہ کرتے تھے کہ خداوندا میرا جی یہی چاہتا ہے کہ ایک لمحہ تیری دولت حضوری سے دور نہوں اور ہر دم حاضرِ حضور رہوں اور جب تک جیوں تو ایسے ہی جیوں اور مروں تو ایسے ہی مروں چنانچہ حسب ارشاد جناب مولانا ہر دم تازہ دم تھے سے

عمر برگ ایں ہر دو با حق خوش بود + بے خدا آب حیات آتش بود + ہر کجا تو با منے من خوش دلم + ور بود در قعر چاہے منزلم + خوشتر از ہر دو جہاں آنجا بود + کہ مرا با تو سر و سودا بود + عمر خوش در قرب جاں پروردنست + عمر زاغ از بہر سرگیں خوردنست + بہر مخمورِ خدا جام طہور + بہر ایں مرغانِ کور ایں آب شور +

پھر حضرت حسن بصریؒ نے یہ معاملہ سُنکے فرمایا کہ فی الحقیقت ثابت بنانیؒ بدولت ایمانی قرب رحمانی میں ہر دم حاضرِ حضور رہیں چنانچہ میں نے اُن کو خواب میں نماز پڑھتے دیکھا ہے ف +

حکایت نقل ہے کہ ایک اولیاء اللہ نے رحلت فرمائی بخوبی غسل دیکر نماز اُن کے جنازہ کی پڑھی جب قبر میں رکھا دیکھا تو تمام قبر پھولوں سے پھول رہی ہے اور خوشبو سے مہکتی ہے ہر ایک نے متحیر ہوکر ایک ایک ڈالی اُسمیں سے لاکر اپنے اپنے گھر لگائی قدرت خدا سے قریب تین مہینے کے وہ ڈالیاں بخوبی تر و تازہ رہیں پھر تمام شہر میں شہرہ ہوا اور ایک عالم اُس قدرتی تماشے کا تماشائی ہوا حاکم وقت نے اس ماجرے سے مطلع ہو کر بخیال فتنہ و فساد کے سب جگہہ سے وہ ڈالیاں طلب کیں

قدرت الٰہی سے سب جگہہ سے وہ ڈالیاں گم ہوگئیں +

حکایت نقل ہے ایک پارسا عبادان کے رہنے والے سے کہ ایکمرتبہ ایام شدت گرمی میں ایک نوجوان کامل الایمان نے رحلت کی شدت گرمی سے سب سامان کفن دفن کا اُس وقت بخوبی نہو سکا ٹھنڈے وقت پر موقوف پر رکھا اتفاقاً میری آنکھ ذرا لگ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ جنگل میں ایک مکان پر خیمہ جواہر کا چمکتا ہے اور صدہا حوریں بکمال خوبی و آراستگی اُس میں جلوہ آرا ہیں اور خیمہ سے سر نکالکر کہتے ہیں کہ اے فلانے تونے اس جوان صاحب ایمان کے کفن دفن میں اسقدر کیوں دیر کی ہے ہم سب جی جان سے اُس کے منتظر ہیں جلد جاکے اُس کو کفنا و دفنا دو پھر میری آنکھ کھل گئی جلدی سے میں نے اُٹھکر بخوبی کفناکر جہاں خیمہ دیکھا تھا وہیں دفنا دیا +

حکایت نقل ہے داؤد طائی کی کہ کچھہ دینار اکل حلال کے بقدر حصہ ترکہ میں پائے تھے اُس میں سے سال بھر تک ایک ایک دینار اپنے ضروریات میں صرف کرتے رہے اتفاقاً وہ سب خرچ ہوگئے صرف ایک دینار باقی رہا حجام کو بلاکر حجامت بنوانا اور خود ذکر اللہ میں مشغول ہونا شروع کیا حجام نے کہا پہلے آپ حجامت سے فارغ ہولیجے پھر بخوبی ذکر اللہ میں مشغول ہوجیے گا مبادا کہیں اُسترا لگ جائے فرمایا سبحان اللہ سب دم ہمارے غفلت میں گذرے رہے اور سب ضائع ہوئے ہیں اس حال میں یاد الٰہی سے کیونکر خاموش رہوں بعد فارغ ہونے لوازم حجامت کے وہ ایک دینار حجام کے حوالہ کیا اور نماز پڑھنا شروع کیا اور سجدہ میں جان بجان نثار کی ؒ +

باب اُنیسواں ۱۹ خواب میں نظر آنے اہل اللہ کے

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خواب میں دولت زیارت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کی دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق دائیں بائیں آنحضرت کے جیسے تاری گرد چاند کے چمکتی ہیں مودب بیٹھے ہیں میں بھی سلام علیک کرکے مودب بیٹھ گیا تھوڑے عرصہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ کو یاد فرمایا وہ دونوں بھی حاضر ہوئے مگر جلدی رخصت ہوگئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے جاتے تھے کہ الحمد للہ ہم پاک صاف تھے اور امیر معاویہ کہتے آتے تھے کہ الحمد للہ ہم بھی پاک صاف ہوگئے ف ا

حکایت نقل ہے کہ ایک اولیاء اللہ کو خواب میں دولت دیدار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئے کہ آنحضرت ایک مقام پر جلوہ فرما ہیں اور دائیں بائیں اس ماہتاب رسالت مآب کے دو ستارے چمکتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص اور نورانی چہرہ کے آئے آپ نے اپنے پاس بٹھالیا اور بہت پیار کیا اتفاقاً میمون بن مہران رحمۃ صحابی بھی وہاں حاضر تھے میں نے اُن سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کون کون حاضر ہیں کہا دائیں طرف حضرت صدیق اکبر اور بائیں جانب حضرت عمر ابن خطاب رض ہیں اور آگے حضرت کے عمر بن عبد العزیز ہیں ف ۲

حکایت نقل ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت ابراہیم ادہم کو خواب میں دیکھا کہا کیا معاملہ پیش آیا آگے حاکم حقیقی کے کہا اُسکی فضل و کرم بیحد و بیشمار کا کس جان و زبان سے شمار کروں کہ بیشمار ہیں مجکو باب الشمس پر مقام عطا ہوا ہی میں نے کہا باب الشمس کس مقام کا نام ہے کہا وہ ایک بڑا مکان عظیم الشان بمقابلہ عرش معلے کے ہے اور وہ درجہ سوا اُنکے اولیاء اللہ عالی درجہ کے کسیکو نصیب نہیں ہوتا اور بہت بڑی دولت وہاں دولت دیدار پروردگار رہے کہ اپنے فضل و کرم سے ہر روز ستر بار روزی کرتا ہی ف ۳

حکایت

حکایت نقل ہے کہ ایک پارسا نے خواب دیکھا کہ جنت بکمال حسن و جمال آراستہ و پیراستہ ہے اور ایک خوان مکلف درخت نوری میں معلق ہے اور ایک کرسی پر تکلف یاقوت سرخ کی نہایت تکلف سے اُس کے پاس بچھی ہے اور اُس پر ایک جوان کامل الایمان بہت نفیس پوشاک سے آراستہ جلوہ فرما ہے اور اُس خوان سے کھانا کھاتا ہے اور ہزار فرشتے مژدہ سناتے اور خوشخبری دیتے مانند ہالہ کے گرد اُس ماہ پارہ کے کھڑے ہیں میں نے متحیر ہو کر پوچھا یہ کیا مجمع ہے اور چاند سا چہرہ آفتاب سا چمکتا ہوا کون شخص ہے کہا یہ جوان مالک ابن دینار ہیں کہ دنیا میں اپنے مالک حقیقی کی تابعداری میں ہمیشہ جاں نثاری کرتے رہے اور گرد اُن کے بارہ ہزار فرشتے خوشی کرتے خوشخبری سناتے ہیں اور مضمون آیہ کریمہ سورہ ق کا لَهُم مَّا يَشَاؤُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ادا کرتے ہیں یعنے تمنے ساری عمر ساری جی کی خواہش ہماری خواہش کے آگے خاک کر دے اور سب ساز و سامان دنیا کو دل و جان میں آگ لگا دی اُسکے بدلے ہمنے تمکو یہ دولت عطا کی خوب کھاؤ اور چین اڑاؤ اور جی چاہے سو اور چاہو اور مانگو اور ہم اپنی طرف سے وہ نعمت عطا کریں گے جو کبھی تمہارے وہم و خیال میں بھی نہیں گذری پھر اور طرف جاکر دیکھا تو عجب تماشا قدرت خدا کا دیکھا کہ ایک شخص بہت عالیشان نہایت معظم و مکرم محبت خدا میں بیخود ہیں اور ذوق و شوق دیدار پروردگار میں دریا سے ابلتے ہیں اور ٹکٹکی باندھے ہوئے زار زار رہیں میں نے حیرت میں آکر پوچھا یہ کون ہیں کہا یہ معروف کرخی ہیں کہ وقت دیدار ہوش میں آتے ہیں اور انتظار میں مدہوش رہتے ہیں ف

حکایت نقل ہے کہ کسی بزرگ نے یحییٰ بن رازی کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ جناب باری میں تمہارا کیا معاملہ ہوا کہا اُس کی عنایت اور غایت شفقت کس جان وزبان سے ادا کروں کہ بیحساب ہے ارشاد ہوا کہ اے یحییٰ دنیا میں کیا کیا اور ہمارے واسطے کیا لایا میں نے عرض کیا کہ اے میرے مالک میں حسب الحکم فخر بنی آدم کہ اَلدُّنیَا سِجنُ المُؤمِنِ وَجَنَّۃُ الکَافِرِ قید خانہ دنیا سے موافق ارشاد تیرے کہ اِذَا جَآءَ اَجَلُھُم لَا یَستَاخِرُونَ سَاعَۃً وَّلَا یَستَقدِمُونَ بہزار خواری وزاری چھوٹکر سرکار والا میں آیا ہوں اور قیدی جب قید خانہ سے چھوٹتا ہے تو صورت سوال ہوجاتا ہے پس وہ مستحق لینے کے ہے یا لایق لانیکے چنانچہ ہر ایک اس کے حال پر رحم کرتا ہے اور حسب لیاقت اپنے اُس کے ساتھ عنایت اور اعانت کرتا ہے اب میں قید دنیا سے بہزار خواری وزاری چھوٹ کر آپکے درِ دولت پر بڑی آس کرکے آیا ہوں دیکھوں درِ رحمت وعنایت سے کیا مرحمت وعنایت ہوتا ہے کہ بہت شہرت بندہ نوازی اور کارسازی کی سُنی اور دیکھی ہے کہ تونے بیحد وبیشمار گنہگار آفت گناہ سے چھڑائے اور عالی درجہ کو پُہنچائے تیرے لطف وکرم سے کیا عجب ہے کہ اس غلام کو بھی اپنی مراد کو پُہنچاوے اور آفت قبر او رحشر سے بچادے فرمایا اے یحییٰ تونے سچ کہا کہ مُجھسے زیادہ میرے بندہ کے حق میں کون شفیق اور مہربان ہے جا خوش ہو اور خوشی سے رہ کہ میں نے تجھکو بھی جنت عطا کی اور تیری مغفرت فرمائی ؎ اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار ✤ نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار ✤

حکایت نقل ہے بشار بن غالب سے کہ بعد وفات رابعہ بصریؒ کے میں ہمیشہ اُن کے

عـہ ترجمہ یعنی دنیا قید خانہ ہے واسطے مومن کے اور جنت ہے واسطے کافر کے

عـہ ترجمہ جب آئیگا ان کا وقت نہ پیچھے ہٹیں گے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھیں گے

واسطے دعا اور درود کا ثواب بخشا کرتا تھا ایکمرتبہ رابعہ کو خواب میں دیکھا کہا اے بشار خدا تجھکو نجات کی بشارت دی اور خوش رکھے میں تجھسے بہت خوش ہوں کہ تو ہمیشہ مجکو دعا و درود وغیرہ کا ثواب پہنچاتا ہے اور خوش کرتا ہے پس جو کوئی مردہ کو ثواب کسی چیز کا بخشتا ہے اوّل اللہ تعالیٰ اُس کو قبول فرما کر فرشتوں کو فرماتا ہے کہ بطور تحفہ کے نوری خوان میں نوری کپڑے سے ڈھک کر اُس مردہ کی قبر پر کمال اعزاز سے پہنچاؤ پس فوراً فرشتے اُس کو پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے فلانے بیٹے فلانے کے یہ تحفہ تجھکو فلانے بیٹے فلانے کے نے بھیجا ہے پھر وہ مردہ بہت خوش ہو کر کمال خوشی سے اُسے لیتا ہے اور اُس کے سبب سے مردے گنہگار عذاب سے نجات پاتے ہیں اور نیک کاروں کے درجے بلند ہو جاتے ہیں پس میں بہت مسرور ہوا اور ورد معمولی ہمیشہ جاری رکھا ف +

حکایت نقل ہے ایک پارسا سے کہ میں ایکمرتبہ کشتی میں سوار تھا قدرت خداوہ کشتی ڈوب گئی فضل الٰہی سے سب بچ گئے مگر ایک نوجوان باایمان ڈوب گیا سب کو اُن کا بہت غم والم ہوا ناگاہ میں نے اُن کو خواب میں دیکھا پوچھا کہ کیا حال گذرا کہا شفقت جناب باری کس جی وجان سے بیان کروں کہ ڈوبتے ہی مجھے دریائے رحمت میں ڈوبا دیا اور مقام عالی مقام شمس پر پہنچا دیا میں نے کہا شمس کس مقام کا نام ہے فرمایا ایک بڑا مکان عالی شان ہے کہ سوائے شہیدوں دریا میں ڈوبے ہوئے کے وہ کسی اور کو نہیں ملتا ف +

حکایت نقل ہے موسیٰ ابن عیسیٰ سے کہ ایک مرتبہ خراسان میں میرے پاس ایک

شخص بزرگ آئے اور کہا کہ تم شداد موذن کو بھی جانتے ہو میں نے کہا تمہاری
اُن سے کیا غرض ہے کہا اتفاقاً میں نے خواب میں جنت دیکھی ناگاہ وہاں اذان
کی آواز سُنی میں نے حیرت میں آکر پوچھا یہ اذان کی آواز کہاں سے آئی کہا
کہ یہ آواز دلنواز شداد موذن کی ہے کہ جب دنیا میں اذان دیتا ہے جنت
میں اس کی اذان کی آواز آتی ہے ف

حکایت نقل ہے حضرت ابراہیم ادہمؒ سے کہ ایکمرتبہ میں نے بشر حافی کو خواب
میں دیکھا کہ ایک آستین میں کچھ بھرا ہے میں نے کہا کہ جناب باری میں تمہارا کیا معاملہ
گذرا اور آستین میں کیا بھرا ہے کہا جو کچھ اُس خاوند کریم نے اُس غلام پر انعام
واکرام فرمایا کیونکر بیان کروں کہ بیحد و بے شمار ہے اور آستین میں وہ زر و
جواہر ہے کہ جو ہم نے بعد انتقال احمد بن حنبلؒ کی روح پر نثار کیا تھا پھر میں نے
کہا کہ حضرت احمد بن عبد اللہؒ اور حضرت یحییٰؒ رازی کا حال کہو کہ وہ کس حال میں
ہیں کہا ابھی اُنسے ملاقات ہوئی تھی اُنھوں نے فضل خدا سے عرش معلی کے نیچے مقام
پایا ہے سبحان اللہ کیا اونچا پایہ پایا ہے کہ ہر ساعت دولت دیدار جناب باری
سے بہت بشاش و بشاش ہیں اور نہایت خوش و خرم اور مضمون ارشاد حضرت حافظ
کے ہر دم تازہ دم ہیں ؏ گشتہ ام در جہان و آخر کار + دلبری برگزیدہ ام کہ مپرس +
ہمچو حافظ غریب از رہ عشق + بمقامے رسیدہ ام کہ مپرس + ؏ خاطرم وقتی ہوس کردے کہ بینم
چیزہا + تا ترا دیدم نگردم جز بدیدارت ہوس +

حکایت نقل ہے کہ ملک شام میں ایک شخص جہاد میں شہید ہو گیا تھا بعد مدت کے علی المرافعیؒ نے کہا کہ مقام
افسوس ہے کہ میں اتنک اپنے دوست کی قبر پر فاتحہ کو بھی نہیں گیا پھر اوسیوقت

ف فی الحقیقت اذان دینے کا ایسا ہی درجہ ہے چنانچہ لکھا ہے کہ روز قیامت کے [illegible] مجرب

[illegible] موذن سب [illegible]

ان کی قبر پر گئے اور فاتحہ پڑھکر جنگل کی فضا و ہوا اچھی معلوم ہوئی ذرا آنکھ لگ گئی
اتفاقاً اُس دوست کو خواب میں دیکھا کہ سخت عذاب میں گرفتار ہے اور چاروں طرف
نے اُسپر مار دھاڑ ہے میں نے بہت متحیر ہو کر پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے کہا کیا کہوں میں روز
مرگ سے ایسے ہی وبال میں مبتلا ہوں مگر فضل جناب باری کا ہر دم امیدوار ہوں پس مجکو
اُسکا یہ حال دیکھکر کمال عبرت ہوئی اور نہایت دہشت جی پر چھا گئی کہ جب خدا کی راہ میں جان
دینے والونکا یہ حال ہوا تو واللہ اعلم میرا کیا حال ہوگا پھر آنکھ کھلگئی تو آپکو بہت اُداس اور
بدحواس پایا آخر کار گزرنا پڑا باہزار خرابی گھر تک آیا تیسرے دن پھر اوسکو خواب میں دیکھا
ازبس خوش و خورم پایا کہ ستر حلہ بہشتی اور تاج نوری سے بکمال زرق و برق آراستہ ہے
میں نے متعجب ہو کر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے پہلے تجکو سخت عذاب میں مبتلا دیکھا اور اب
بکمال آب و تاب پایا کہا کل ایک قافلہ اس راہ سے بصری کو جاتا تھا اُس میں سے
کوئی الحمد کوئی قل پڑھکر اہل قبور کو بخشتا تھا ہر ایک مردہ نے اپنے اپنے حصے کا ثواب پایا
مجکو اُس نے اپنی کرم و فضل سے اُسکے بدلے یہ درجہ عنایت فرمایا اور سب عذاب قبر اور حشر سے بچا دیا

باب بیسواں حکایات متفرقات میں

حکایت روایت ہی حضرت عقیل برادر حقیقی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ میں ایکمرتبہ سفر میں
بسعادت ہمراہی رکاب افاضت انتساب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم
کے مشرف تھا تین معجزے عجیب و غریب دیکھے اوّل یہ کہ ایکمرتبہ جنگل میں آپکو حاجت
رفع حاجت کی ہوئی اور وہ دشت کف دست چٹیل میدان تھا کہیں درخت اور جھاڑ کا
نام و نشان نہ تھا جہاں وہ برگزیدہ جہان رفع حاجت فرماویں ناگاہ دو درخت
ایک پہاڑ پر نظر آئے حضرت نے مجکو ارشاد فرمایا کہ تو جلد جاکر اُن دونو درخت کو

ساتھ لے آئیں میرے جاتے ہی وہ دونو درخت سبز بخت فوراً حاضر حضور سراپا نور اُس صدر الصدور کے ہوئے آنحضرت نے اُن کی آڑ میں رفع حاجت فرمائے پھر وہ دونو درخت حسب الحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے مقام پر گئے دوسرے یہ کہ آگے چلکے ایک مقام پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے دیکھا تو بڑا مجمع ہے اور ایک اونٹ بلبلاتا چلاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر زار زار روکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ مجکو انکی مار سے چھڑائیے اور انکو آخرت کی مار سے بچائیے کہ یہ مجکو ناحق مارتے ہیں اور فرمانبرداری جناب باری سے جی چراتے ہیں آنحضرت نے اُس قوم سے فرمایا کہ کیوں اس حیوان بے زبان کو مارتے ہو اور قیامت کے دن آپ مار کھانیکا ساماں کرتے ہو سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز سے یہ اونٹ باولا ہو گیا ہے کہ ہر ایک کو کاٹتا لات مارتا ہے بمجبوری اسکا ذبح کرنا مناسب جانا مبادا کوئی شخص ناحق ایذا پاوے تب حضرت نے اونٹ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تو کیوں دیوانہ ہوا ہے کہ سب کو کاٹتا اور لات مارتا ہے تب اُس نے صاف صاف عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز سے اس قوم نے نماز عشا کی بالکل چھوڑ دی ہے اور کھا پیکر خواب غفلت میں ایسے سوتے ہیں کہ پھر کروٹ نہیں لیتے میں خوف الٰہی سے کانپتا تھراتا ہوں کہ مبادا ان کی وبال میں میں بھی گرفتار نہ ہو جاوُں کہ فرض الٰہی سے مُنہ پھیرنا گویا قہر الٰہی اپنے سر لینا ہے پس حالت بیقراری میں کبھی انکو مُنہ سے کبھی پیر سے ٹوکتا ہوں اُسپر بھی ہرگز نہیں چونکتے اور جانتے ہیں کہ یہ اونٹ دیوانہ ہو گیا ہے جو رسی توڑاتا کاٹتا اور لات مارتا ہے آپ اس قوم کو عذاب آخرت سے ڈرائیے اور خوب تنبیہ فرمائیے کہ اول نماز عشا سے ہرگز نہ سوئیں پھر جو میں کچھ حرکت کروں تو خطاوار اور ہر سزا کا سزاوار ہوں تب حضرت نے اُس قوم کو نہایت تنبیہ اور تاکید فرمائی اور سب نے توبہ کی اور پھر کبھی نماز عشا کے

ترک نمکی تیسرے یہ کہ جب وہاں سے آگے چلے یکایک جنگل میں مجکو پیاس سے نہایت
بیقراری ہوئی وہاں ایک پہاڑ تھا حضرت نے ارشاد کیا کہ اس پہاڑ کے پاس جاکر
کہو کہ نبی آخرالزماں نے مجکو پانی پینے کو بھیجا ہے چنانچہ میں گیا اور پیام حضرت کا
ادا کیا پہاڑ بکمال تعظیم سے پیش آیا اور عرق ندامت میں ڈوب گیا اور کہنے لگا کہ میرا
سلام و نیاز عرض کرنا کہ یا حضرت جس روز سے یہ آیۃ کریمہ اول پارہ کی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي
وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ سنی ہے خوف عذاب دوزخ سے ہوش و حواس باختہ ہیں اور
رات دن زار زار روتا چلاتا ہوں کہ اے خداوند میرے دوزخ کے عذاب سے بچانا
اس سبب سے مجھپر ایک قطرہ پانی کا نام و نشان نہیں ہے چنانچہ درخت جھاڑ کسی
قسم کا بھی میرے اوپر نہیں ہے ف

حکایت نقل ہے عبداللہ بن مالک ابدال طرطوسی سے کہ میں نے محمد بن احمد عابد سے
کہ ائمہ کرام سے ہیں سُنا وہ فرماتے تھے کہ میں ایکمرتبہ روز جمعہ کو بعد نماز عصر کے
بیت المقدس میں باب سلیمان پر بیٹھا تھا کہ ناگاہ دو شخص ڈرانی صورت کے آئے ایک تو
بہت مشابہ آدمی کے تھے وہ میرے پاس آبیٹھے اور دوسرے ذرا دور بیٹھے مجکو بہت ڈر
معلوم ہوا مگر ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ آپ کون ہیں کہا میں خضر ہوں اور وہ الیاس ہیں
پھر مجکو کہا کہ تم کچھ خطرہ نکرو تمکو میں ایک دعا مفید بتاؤں اس پر عمل کروگے تو بہت
فائدہ اٹھاؤگے یعنی جمعہ کے دن بعد نماز عصر روبقبلہ بیٹھکر نماز مغرب تک فقط یا اللہ
یا رحمن یا رحیم پڑھنا خدائے تعالی مراد دلی پوری کریگا تب تو میں بہت خوش ہوا اور
جھجھک اور ڈر سب جاتا رہا پھر میں نے پوچھا کہ اولیاء اللہ کا حال تو آپکو خوب مفصل
معلوم ہوگا کہا کہ ہاں حقیقت حال یہ ہے کہ جب آفتاب عالمتاب وجود با جود سرا پا سود

جناب رسالت مآب اس دار ناپایدار سے غروب ہوا اور تمام جہان بچشم جہانیاں تنگ و تاریک
ہو گیا زمین نے بکمال نالہ و زاری جناب باری میں عرض کیا کہ خداوندا تو نے اپنے حبیب
جان جہاں کو اٹھالیا گویا مجھ جان کو نکال لیا اور مجھکو طوفان غم و الم میں ڈبا دیا
اور اُن کی رونق سے مجھکو بے رونق کر دیا اب قیامت تک کوئی نبی نہوگا کہ جس کے سہارے
سے اپنے دل رفتہ کی تسکین کروں اور اس مچلے جی کو سمجھاؤں حکم حاکم حقیقی کا آیا
کہ اے زمین نہ گھبرا اور واویلا نہ مچا کہ تجھکو روشنی اولیاء امت محمدیہ سے آفتاب سا
چمکا دونگا اور آسمان سے زیادہ رونق بخشدونگا کہ اُن کے دل انبیاء روشندلوں
کے سے روشن ہوں گے اور سب کارخانے اُن کے تیرے واسطہ سے بدستور جاری
رہینگے چنانچہ جناب باری نے ویسا ہی کیا کہ ہر زمانہ میں تین سو اولیاء اللہ کیواسطے سے یہ سب کارخانے
دنیا اور آخرت کے جاری فرمائے اور اُن کو اہلِ خدمت مقرر کیا اور وہ اولیاء اللہ کہاتے ہیں
اور بہتر اَور ہیں وہ نجبا اور ابدال کہلاتے ہیں اور چالیس اور ہیں وہ اوتاد کر کے
مشہور ہیں اور دس بلقب نقبا ملقب ہیں اور سات بہ عرفا نامزد ہیں اور تین مختار ون
کہلاتے ہیں اور جو سب کے سردار ہیں وہ غوث کہلاتے ہیں پس جب وقت وفات غوث کا
آتا ہے تو اُنکی مقام پر ایک صاحب اُن تین میں سے قایم ہو جاتے ہیں اور ایک صاحب
سات سے بجائے اُن کے اور دس میں سے ایک صاحب بخدمت اُنکے مقرر قائم ہو جاتے
ہیں اور اسیطور یہ سلسلہ درجہ بدرجہ تا قیامت جاری رہیگا اور بعضے اُن سے مثل
غوث روشندلی ہیں بحکم محکم فخر بنی آدم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہم پہلو
انبیاء علیہم السلام اولی العزم کے ہیں اور حقیقت میں سب انبیاء ایک ہی راہ حق پر
ہیں مگر بظاہر بعضے احکام میں تفاوت ہوتا ہے تاکہ فی الجملہ ہر ایک کے دین و

مذہب میں فرق پیدا ہوجائے اور دوسرے نبی کے آنیکی وجہ موجہ ہویدا ہوجائے
اوران مراتب مذکورہ اولیاء اللہ سے اصلا ایک دوسرے کو ایک دوسرے کی حقیقت
سے کماحقہ آگاہی نہیں ہے ورنہ جو اعلیٰ درجہ والا اپنے ادنیٰ درجہ والے کے
درجہ و مرتبہ سے مطلع ہو تو کہے کہ یہ فرقہ اصلا خدا کی خدائی سے آگاہ خبردار
نہیں قابل سزا ہے علیٰ ہذا القیاس ہر فرقہ کو اسی قیاس پر قیاس کر لینا چاہیے
یہ بات سنکر مجکو بہت اچنبا ہوا فرمایا کہ سورہ کہف میں میرا اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ
تو نے نہیں پڑہا جو تو اسقدر تعجب کرتا ہے پہر میں نے کہا کہ مقام قیام آپکا کہاں ہے
فرمایا کچہہ مقرر نہیں ہردم اپنی اپنی خدمت مقرری میں ہمدم اور سرگرم رہتے ہیں
مجکو جنگل کی خدمت ملی ہے کہ بھولے چوکے کو راہ بتاتا ہوں اور آفت زدہ کو
نجات دیتا ہوں اور عورت کو جننے کے دکھہ درد سے چھڑاتا ہوں اور الیاس کو
دریا کی خدمت ملی ہے کہ کشتی آدمی جانور ڈوبتے کو بچاتے ہیں میں نے کہا مجکو پہر بہی
دونو صاحبوں کی زیارت نصیب ہوگی کہا کہ ہاں وقت حج اور رحلت اولیاء اللہ
کی میں ہم دونوں شامل ہوتے ہیں اور ایک کاغذ جیب سے نکالا اس میں تمام
اولیاء اللہ کا نام لکھا تھا وہ کاغذ دکھا کہ پہر دونو صاحب چلے گئے میں نے کہا میں بھی ہمراہ رکاب
چلوں کہا تم ہمارے ساتہ نہ چل سکو گے پہر حضرت خضر نے فرمایا کہ میں صبح کی نماز مکہ معظمہ
میں رکن شامی پر ادا کر کے بعد نماز اشراق پہر اپنی خدمت پر جاتا ہوں پہر نماز
ظہر مدینہ منورہ میں پڑہتا ہوں اور روضہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم پر درود دعا پڑھ کے پہر خدمت مقرری پر جاتا ہوں اور نماز عصر
بیت المقدس میں پڑہتا ہوں بعدہ خدمت معمولی پر سرگرم رہتا ہوں اور نماز مغرب

طور سینا پر ہمراہ اولیاء اللہ کے ادا کرتا ہوں پھر اپنی خدمت پر مستعد ہوتا ہوں اور نماز عشا سد یاجوج پر پڑھتا ہوں پھر صبح کی نماز مکہ معظمہ میں جاکر پڑھتا ہوں اسیطرح تا قیام قیامت حکم حاکم حقیقی میں سرگرم رہوں گا ✦

حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ کوئی شخص اپنے لڑکے کو حضرت عمرؓ کی خدمت میں لایا اور عرض کیا کہ یا امیر المومنین اس کو نصیحت فرمایئے کہ یہ میری تابعداری نہیں کرتا بلکہ ہر بات میں میری مخالفت کرتا ہے آپنے لڑکے کو جھڑک کے ارشاد کیا کہ باپ کی تابعداری نہیں کیوں عذر و نافرمانی کرتا ہے اُس نے عرض کیا کہ یا حضرت سب حقوق باپ کے بیٹے ہی پر ہیں یا کچھ بیٹے کا بھی حق باپ پر ہے فرمایا کہ ہاں بیٹے کے بھی تین حق باپ پر ہیں اوّل یہ کہ اُس کی ماں لونڈی باندی نہو تاکہ اُس کو اپنے ہمچشموں میں ذلت نہو دوسرے یہ کہ علم دین تعلیم کرے تیسرے یہ کہ نام اچھا رکھے عرض کیا کہ یا حضرت ان تینوں باتوں میں سے میرے باپنے ایک بھی ادا نہیں کی موجود ہیں دریافت فرمایئے کہ میری ماں دو سو روپیہ کو خریدی ہے اور علم دین سے ایک حرف بھی تعلیم نہیں کیا اور نام میرا جعل رکھا ہے تب تو حضرت امیر المومنینؓ اُس شخص پر بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا یہاں سے جا کہ اول زیادتی تیری طرف سے ہوئی پھر اس لڑکے کی طرف سے ✦ ف

حکایت نقل ہے ابو الحسن کاتب سے کہ کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ ایک شخص جہاز پر سوار تھا ناگاہ قدرت خدا سے ایسی ہوا چلی کہ دریا میں طوفان آگیا اور وہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تباہ ہو گیا سب آدمی ڈوب گئے مگر یہ شخص فضل الٰہی سے بچ گیا اور ایک تختے پر تیر گیا زندگی سے ہاتھ دھو چکا تھا کہ اتفاقاً قدرت خدا سے وہ

تختہ بہتا بہتا کسی ٹاپو میں جا لگا یہ جھٹ کنارے پر اُتر گیا اور شکر خدا تعالیٰ کا بجا لایا
آگے جا کر دیکھا کہ ایک مکان میں کوئی آدمی بیٹھا ہے اُس سے سلام علیک ہوئی اُس نے کہا تو
کون ہے کہاں سے آیا ہے میں نے سب سرگذشت اپنی بیان کی اُسنے پوچھا تو کس کی اُمت سے ہے
کہا کہ میں اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں پھر میں نے پوچھا تم کس کی اُمت سے ہو کہا میں اُمت
موسیٰ سے ہوں اور ہم دو بھائی تھے رات دن عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے اتفاقاً قضائے
الٰہی سے وہ قضا کر گیا میں تنہا رہ گیا تیرا جی چاہے تو بخوبی یہاں رہ کہ ہم تم دونوں باقی عمر عبادت
الٰہی میں بسر کریں میں نے کہا بہت بہتر ہے چنانچہ مدت تک میں وہاں رہا ایکمرتبہ میں تفریحاً جنگل
میں پھرتا تھا ناگاہ مجکو ایک چشمہ نظر آیا اُسکے کنارے کنارے چلا گیا اتفاقاً ایکمقام پر جا پہنچا
کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کنارے پر زنجیروں سے جکڑا ہوا ہوا میں معلق کھڑا ہے اور شدت
پیاس سے واویلا کرتا ہے مجھے دیکھکر کہنے لگا للہ مجکو ذرا سا پانی پلا جب میں اُس کے منہ کے
پاس پانی لیگیا زنجیریں اوپر کو کھنچ گئیں تین مرتبہ یہی معاملہ گزرا پھر میں نے یہ ماجرا
دیکھکر کہا تو کون ہے کہا میں قابیل ہوں بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا تھا اُس کے بدلے
اس عذاب میں گرفتار ہوں اور روز حشر تک گرفتار رہوں گا اور جو کوئی کسی کو ناحق قتل
کریگا اُس کا عذاب بھی میرے ہی اعمالنامہ میں لکھا جاتا ہے پھر میں ڈر کر وہاں سے اُلٹا آیا
اور یہ سب قصہ اُس عابد سے کہا بعد عرصہ دراز کے مجکو خیال گھر کا آگیا زار زار مجکو
رولا گیا اُس عابد نے مجھسے پوچھا آج تیری طبیعت کیوں اُداس ہے کیا اولاد کے
خیال نے تجکو پریشان حال کیا میں نے کہا کہ ہاں کہا گھر تیرا کون سے شہر میں ہے میں نے
کہا بصرے میں پھر بادلوں کو بلا کر پوچھا تمکو کہاں تک جانیکا حکم ہے کہا فلاں شہر تک پھر
دوسرے بادلوں کو بلایا اُن سے بھی پوچھا اُنھوں نے کہا ہمکو بصرے تک جانیکا حکم ہے پھر

انگو اشارہ کیا وہ مجکو ہوا سا اُڑا کر لیگئے اور ایک لحظہ میں میرے مکان کی چھت پر کہڑا کر گئے ف

حکایت نقل ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے ملک پر تسلط پایا اور جناب الٰہی سے پہٹکارا گیا اور ناحق خون کرنیکا مزا پایا تو درپے قتل حضرت سعید بن جبیرؓ کے ہوا اور اُن کو تلاش کرایا کہیں اُنکا پتا نپایا ناگاہ ایک مخبر بداطوار نے پتا بتایا کہ فلانے پہاڑ پر نصرانی عابد کی عبادتخانہ کے پاس ہیں اُس ظالم جابر نے بیس پیادے دوڑائے کہ جلد جاکر پکڑ لاؤ جب وہ پیادے پہنچے اُس عابد سے پوچھا اُسنے کہا وہ عبادت کرتے ہیں پہر سب پیادے اُنکے پاس جاکہڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے کہا کہ حاکم وقت نے تمکو بلایا ہے فرمایا ہمسے کیا کام ہے کہا واللہ اعلم ہمکو کیا معلوم ناگاہ شام ہوگئی نصرانی عابد نے باواز بلند کہا کہ تم سب میرے پاس آجاؤ ورنہ رات کو شیر تم سبکو کھاجاویگا پہر وہ سب پیادے جلدی سے اُس عابد کی طرف چلے گئے اور حضرت سعیدؓ نہ گئے کہ خلاف مذہب والے کے مکان میں میرا گزر نہوگا پیادوں نے کہا ہمکو ڈر ہے کہ کہیں یہ بہاگ نجاوین یا کہیں اِنکو شیر نکھا جاوے تو ہم سب امیر کو کیا جواب دینگے فرمایا تم یہ سب خیال محال اپنے جی سے دور کرو پہر وہ سب عبادتخانہ کی چھت پر چڑھ گئے اور وہاں سے نگہبانی کرتے رہے جب بہت رات گئی سعیدؓ عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اور شیر گرد اُنکے حفاظت کرنے لگا جب سعیدؓ عبادت سے فارغ ہوئے اور صبح قریب ہوئی آپ نے فرمایا ای شیر اگر تو کچھ کہتا ہی تو کہہ ورنہ چلا جا میری عبادت میں ناحق خلل نڈال پہر وہ شیر عاجزی کرتا ہوا دُم ہلاتا چلا گیا آپنے نماز صبح کی ادا کی یہ حال دیکھ کر وہ سب پیادے اُن کے قدموں پر آکر گر پڑے اور بہت معذرت کرنے لگے کہ وای ہمارے اسلام پر جو ہم ایسے کامل الاسلام کو ناحق قتل کرانیکو لئے جاتے ہیں پہر سب نے کہا ہم سب آپ کی مرضی کے تابع ہیں اگر آپ اس بلا سے بچ جائیں اور ہم سب مارے جائیں بلا سے فرمایا تمہاری عنایت ہے مگر مجکو

اپنے بدلے کسیکو ایذا دینی منظور نہیں جان جانے کا کیا ذکر ہے اگر مقدر میں موت اوسیکے
ہاتھ سے لکھی ہے تو کچھ عذر نہیں آخر ایک روز مرنا ہے موت سے انسان کیونکر بھاگ سکتا ہی
پھر آپ اُن کے ساتھ گئے جب قریب شہر کے پہنچے فرمایا اب مجکو وقت اپنا اخیر معلوم ہوتا ہی آجکی
رات مہلت دو کہ میں کچھ سامان سفر آخرت کر لوں اور اپنے خاوند حقیقی کی بندگی ادا کر لوں
تا شاید عذاب دوزخ اور آفت قیامت سے نجات پاؤں پھر سب زار زار رونے لگے اور اپنے نفس پر
ہزاروں نفریں کرنے لگے اور بکمال ایمانداری حضرت سعید بن جُبیر پر لاکھوں آفریں کہتے تھے
پھر آپ غسل کرکے کپڑے بدلکر خوشبو لگا کر دل و جان سے تمام شب عبادت آلہی میں
مصروف رہے بعد صبح کے اُن مظلوم کو اُس ظالم کے آگے لیگئے اور جاتے ہی اُس ظالم سے
اُن مظلوم کا حال کہا کہ ہمنے ایسے عجیب غریب کرامتیں دیکھیں ہیں کہ نکبھی دیکھیں نہ سُنیں
اُس ظالم نے کہا جاؤ تم اپنا کام کرو بہت مصاحبت گرم نکرو پھر سعید کو اپنے آگے
بُلایا اور سخت نالائقی سے پیش آیا کہ یہ ظالم اُن مظلوم سے بباعث اپنی بیدینی اور اُن کی
کمال دینداری اور حق آگاہی کے سخت عداوت قلبی رکھتا تھا اور بیہودہ بکتا تھا اور ہر
بات ناصواب کے جواب باصواب سے دل کباب کرتا تھا غرض اس حیلہ حوالہ میں تھا کہ کوئی
الزام رکھ کے اُن کو قتل کروں ورنہ بلا سبب قتل کے کرنے میں مبادا بلوہ نہو جائے
کہ یہ صاحب وجاہت اور اہل کرامت ہیں اور ایک عالم اِن کا معتقد ہے آخر اُس کندے
ناتراش نے یہ مضمون تراشا اور اُن حق آگاہ کو ناحق اُس نامعقول نے مقتول کرنیکا
قصد کیا اور سوال فضول کرنے شروع کئے کہا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں تم کیا اعتقاد رکھتے ہو کہا وہ نبی برحق اور ہادیٔ مطلق ہیں پھر پوچھا
کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا وہ یار غار اور خلیفہ ابرار ہیں

پھر حضرت عمر رضؓ کو پوچھا کہا کہ وہ ناصر دین اور حامی اہل یقیں ہیں پھر حضرت عثمانؓ کو
پوچھا کہا وہ پاک کرنے والے گنہگاروں کے اور حمایتی دینداروں کے ہیں پھر
پوچھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں تم کیا کہتے ہو کہا وہ دروازہ علم و حلم
اور داماد رسول اور خاوند بتول ہیں پھر امیر معاویہؓ کو پوچھا کہا وہ صحابی اور
کاتب وحی ہیں تب تو حسب مقولہ سعدی ؒ ع حسودیکہ یک جو خیانت ندید * بکار رع
نیامد چو گندم طپید * یکبارگی شعلہ سا بھڑک کر آتش غضب سے جل گیا کہا اے سعید خرابی ہو
تمکو آپ نے کہا کہ ہاں جو نا فرمان جناب باری ہو بلاشک اوسکی دارین میں خواری ہو
کہا تمکو کیسے قتل کروں فرمایا جس طرح اپنی خواری حشر میں منظور ہو کہا بخشش چاہتے ہو
فرمایا بخشش خاصہ خاص خدا کا ہے پھر حکم دیا کہ باہر لیجا کر قتل کرو آپ ہنسے بلا کر پوچھا
یہ وقت رونیکا ہے یا کہ ہنسنے کا کہا مجکو حیرت ہے کہ ادھر تیرا ظلم حد سے گزرا اُدھر حلم
خدا حد سے گزرا جو سزا تجسے ظالم ناسزا کی روز جزا پر رکھے پھر تو غصہ کی آگ میں جلکر خاک
ہو گیا اور اپنے آگے قتل کا حکم دیا وہ قبلہ عالم رو بقبلہ لیٹے اور یہ آیۃ کریمہ ساتویں پارہ
سورہ انعام کی اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ پڑھتے تھے یہ حال دیکھکر اور بھی آگ ہو گیا کہا قبلہ رو نہ لٹاؤ تب
آپنے یہ آیۃ کریمہ پارہ الم سورہ بقر کی وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ
پڑھی پھر اُس ظالم نے کہا کہ اوندھا لٹاؤ تب یہ آیۃ کریمہ ۱۶ پارہ سورہ طٰہٰ کی کہ
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی آپکی زبان پر تھی اور تلوار
گردن پر لگی پھر آپ شہید ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ف
حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ کسی بادشاہ کافر نے اپنا وکیل بغداد شریف میں بھیجا

اور تین باتیں اُس کو تعلیم کردیں کہ جو کوئی اِن کا جواب دے اپنے دین پر رہے ورنہ ہمارا
دین قبول کرے اوّل یہ کہ خدا کیا کرتا ہے دوسرا یہ کہ خدا کیا کھاتا پیتا ہے تیسرے یہ کہ
وہ کیا چیز ہے اور منہ اُس کا کس طرف ہے جب وہ وکیل وہاں پہنچا تو اُس نے سب لوگوں کو
جمع کرکے یہ تینوں باتیں بآواز بلند کہیں اتفاقاً کسی سے اُس حاکم ظالم کے ڈر سے اُسوقت
جواب نہ آیا لاچار چالیس دن کی مہلت لی کہ اس عرصہ میں ہم جواب دیں گے ورنہ تمہارا
دین قبول کریں گے قدرت خدا سے ایام وعدہ پورے ہوگئے اور کسیکو اس امر کا خیال
بھی نہ رہا پھر وہ وکیل شاہی آگیا اور میدان میں ایک منبر بچھاکر بیٹھا اور سب شہر والوں کو جمع
کیا کہ جواب دو ورنہ اپنا دین چھوڑو اتفاقاً بمقتضائے عالم بشریت ایسی ہیبت حکومت
سب پر چھاگئی کہ سب لاجواب ہوگئے اور زار زار رونے لگے قدرت خدا سے اتفاقاً امام
ابو حنیفہ بھی اُس مجمع میں موجود تھے اور پندرہ برس کی آپکی عمر تھی حرارت دین سے تاب نہ لاسکے
بیتاب ہوگئے پھر اُس کے پاس جاکر کہنے لگے کہ تم منبر سے اُترو ہم منبر پر بیٹھ کر جواب دینگے
کہ جواب دینے والے کا درجہ پوچھنے والے سے زیادہ ہے وہ یہ بات سنتے ہی ہیبت
حق سے ڈر کر فوراً اُتر کھڑا ہوا آپنے منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی کرتا ہے کہ
تجھے اُتار دیا اور مجھے چڑھا دیا تجھے ذلت دی مجھے عزت دی حسب حکم اپنے
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ الخ ایسی ہی کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت کسی کو مارتا ہے
...اس کی یہی شان عالیشان ہے سورہ رحمن میں ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ
... کھانے پینے سے پاک ہے کسی چیز کی حاجت نہیں
... تیسرے یہ کہ شمع جو شب کو روشن
... شبستاں دارین روشن

کرنیوالیکا منھ بتا دیں گے کہ فلاں طرف ہے تب وہ کافر یہ جواب سُنکر کافور ہو گیا
اور سب مسلمانوں کا دل نور سے معمور ہو گیا ف

حکایت نقل ہے کہ داؤد طائی شاگرد امام اعظمؒ کی کہ جب دولت عرفانی اور نعمت
ایمانی کی بدولت اُن کا دل محبت آلہی میں چور اور سب جسم وجان نور آلہی سے معمور
ہو گیا تو دنیا اور معاملات دنیا سے اُنکا جی کوسوں دور ہو گیا چنانچہ پرانے مکان
موروثی میں گذران کرتے تھے اور شب و روز یاد آلہی میں گذارتے رہتے
وہ مکان بالکل برباد ہو جاتا اور قابل رہنے کے نرہتا تو دوسرے مکان میں رہا
کرتے اور اصلاح مرمت کا خیال نکرتے اتفاقاً ہارون رشید بادشاہ اور امام ابو یوسف
انکی زیارت کو گئے اُنہوں نے دروازہ بند کر لیا ہر چند پکارا نکھولا تب ابو یوسف نے تنگ
ہو کر کہا جو علم تمنے پڑھا ہے اُس میں یہ بھی مسئلہ ہو گا کہ جو کوئی ملاقات کو آوے تو
اُس سے ملاقات نکرو اور دروازہ بند کر لو فرمایا کہ ہاں یہ علم جو میں پڑھتا ہوں
تمسے لوگوں کی ملاقات کو منع کرتا ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہیں ؎ علم چوں بر دل
زنی یاری بود + علم چوں بر تن زنی ماری بود + علم ہائے اہل دل حمال شاں + علم ہائے
اہل تن احمال شاں + اور وصف اہل دل میں ؎ خاتم ملک سلیمان ست علم +
جملہ عالم صورت وجان ست علم + پھر ناچار ہو کر آپکی والدہ کی خدمت میں عرض
کیا جب اُنھوں نے حکم کیا تو مجبور ہو کر دروازہ کھولدیا اور اخلاق فرمایا اور جا
فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم پر فوراً عمل کیا کہ الجنۃ تحت
الحدیث یعنے دخول جنت ماں کی فرمان برداری
نے کہا کچھ حاجت ہو تو فرما

سر پر رکھ کر لاویں بادشاہ نے کہا بہت اچھا رات کو لاؤنگا فرمایا دن کو بادشاہ نے کہا دن
جنگل کی طرف سے لاؤنگا کہا دن کو لاؤ اور بیچ بازار میں سے لاؤ تب بادشاہ چپ ہو گیا
اور کچھ جواب نہ دیا آپ نے کہا کہ مجکو حاجت آٹے کی نہیں ہے میں صرف تمکو
[illegible] زماتا تھا بس اسی بودگی پر بادشاہت کرتے ہو اور سارے جہان کا بوجھ اپنی
گردن لینے کو تیار ہو کہ اہل دنیا سے اسقدر شرم آئی اور اہل اللہ اور مقربان بارگاہ
خدا سے کبھی شرم نہ آئی پھر بادشاہ زار زار رونے لگا اور بہت زر و جواہر اُن کے
پاس رکھ کے چلا گیا آپ نے وہ سب زر و جواہر باہر مکان کے پھینک دیا مجبور ہو کر بادشاہ
[illegible] امام ابو یوسف اُٹھا کر لیگئے ف ا
حکایت نقل ہے کہ ایک بادشاہ قوم بنی اسرائیل سے بہت بڑا ظالم تھا طرح طرح کی بنیاد
ظلم کی ڈالتا تھا چنانچہ ایک مکان نیا بنانا شروع کیا لازموں کو حکم دیا کہ حاملہ عورتوں سے
اینٹ گارا ڈھلواؤ اور جلد مکان تیار کرواؤ ناگاہ ایک عورت حاملہ کے دن پورے
ہوچکے تھے اُس کو پکڑا ہر چند اُس نے عذر کیا کہ مجکو ذرا مہلت دو کہ میں جننے کے
[illegible] سے نجات پاؤں پھر میں تمہارے کام میں بخوبی مستعد رہوں گی ملازمان
ظالم نے نمانا بلکہ اُسکو مارنا پیٹنا شروع کیا اُس مصیبت زدہ کو دُکھ درد پیٹ سے
اُٹھنا بیٹھنا ہی دشوار تھا سر پر بوجھ اُٹھانے کا کیا ذکر آخر کار جب اُس کو ہر طرف
سے مار دھاڑ ہونے لگی اُس کو اپنی زندگی پہاڑ ہو گئی جان سے تنگ آکر جناب الٰہی میں
[illegible] نالہ و آہ رو کر کہنے لگی کہ اے میرے مالک تیری لونڈی اس مصیبت و آفت میں
گرفتار ہے اس حال سراپا وبال میں سوائے تیرے کون اُس کا غمگسار ہے اور حسب ارشاد جناب
[illegible] نامہ خدا میں بجز دہقی ہے ای کریم ای رحیم حسرمدی ٭ درگزار از بدسگالان ای بدی

بفگن از من حمل ناہموار را + تا بہ بینم روضۂ انوار را + ای سعادت بخش جان انبیا +
یا بکش یا باز خوانم کہ بیا + آنکہ زد ہر سرو آزادی کند + قادرست ار غصہ را شادی کند +
آنکہ آتش را کند ورد و شجر + ہم تواند کرد ایں را بے ضرر + کیا تو اُس کے حال سے خبردار نہیں ہے ایسی زندگی سے تو موت بھلی ہے پھر یکایک قہر الٰہی نازل ہوا کہ وہ بادشاہ ظالم مع سب دربار کے فوراً زمین میں دھس گیا +

حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ کی کسی نے دعوت کی اور اپنے گھر لے گیا وہاں کہا تھوڑی دیر کے بعد تشریف لائے ابھی کھانا تیار نہیں ہوا وہ لوٹ آئے اُسیوقت دوڑا آیا کہ جلد چلئے کھانا ٹھنڈا ہوتا ہے جب اُس کے گھر آئے کہا ذرا دیر کے بعد آنا پھر وہ بزرگ واپس چلے گئے جب اپنے مکان پر پہنچے پھر وہ دوڑا گیا کہ حضرت چلئے کھانا تیار ہے غرض اسیطرح سات بار اُن بزرگوار کو دوڑایا اور اُن اخلاق مجسم کی تیوری پر ذرا بل نہ آیا ہر بار بہ خندہ پیشانی آتے اور جاتے اور حرف شکایت زباں پر نہ لاتے بعد اسکے اُس شخص نے بہت معذرت کی اور عفو تقصیر کرائی کہ اسقدر گستاخی اور تکلیف دہی صرف واسطے آزمایش اور دریافت کرنے آپکے حلم و اخلاق شہرہ آفاق کے ظہور میں آئے فی الحقیقت جیسا سنا تھا اُس سے بھی زیادہ پایا فرمایا یہ کیا بڑی بات ہے ہر کتے میں یہ خصلت موجود ہے جب اُس کو کھانا کھلاؤگے فوراً چلا آویگا اور جب جھڑک دوگے چلا جاویگا چاہو ہزار بار یہ معاملہ اُس کے ساتھ کرو کبھی تنگ نہوگا ف +

حکایت نقل ہے کہ اخیر وقت حضرت امام ابو حنیفہؒ کو کمال حق پرستی اور حق کیشی سے قوت ملکی حاصل ہو گئی تھی کہ کھانا پینا یکقلم چھٹ گیا تھا حسب ارشاد جناب مولانا

٥ تو بہ تن حیوان بجانی از ملک + تا روے ہم بر زمین ہم بر فلک + کعبہ جبرئیل و جانہا سدرۂ

کبہ عبد البطون شد سفرہ ۔ رات دن عبادت آلہی میں مشغول رہتے اور کبھی جو کچھ کھانے کو جی چاہتا تو مسافروں اور مساکین کے ساتھ کھاتے اور سنت حضرت ابراہیم کی ادا کرتے اتفاقاً کسی حاسد کو انکا یہ حال سُنکر اعتماد نہوا چپکے سے رات کو مسجد میں جا بیٹھا کہ دیکھوں امام ابو حنیفہ کب تک عبادت کرتے ہیں اور کیا کیفیت اُٹھاتے ہیں دیکھا تو امام صاحب نے نماز عشا سے فراغت کر کے نوافل پڑھنا شروع کیا اور ذوق و شوق محبت یاد آلہی میں بیخود ہو گئے آخر کو وہ حاسد نیند کے غلبہ سے بدحواس ہو کر وہیں ایک طرف پڑ رہا جب چونکتا تھا امام کو عبادت میں مصروف پاتا تھا یہاں تک کہ بعد نماز صبح آپکے قدموں پر گر پڑا اور بہت معذرت کرنے لگا کہ یا حضرت میں آپ کو ایسا نجانتا تھا اور میں بہت بدگمان تھا اللہ مجھکو معاف کیجیے آپ نے معاف کر دیا ف ۔

حکایت نقل ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کہ محبت آلہی میں جی جان سے چور سراپا نور تھے خوف آلہی سے جسوقت جوش وخروش میں آتے زار زار روتے تو کوسوں تک اُن کے رونے کی آواز جاتی اور ذکر قلبی کی آواز بھی کہیں بھر جاتی تھی اور چہرہ مبارک اُن کا جو آب و تاب میں گل گلاب اور تاب آفتاب کو شرماتا تھا ایسا ہو جاتا کہ زردی میں زعفران کو پشیمان کرتا ف ۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب اذکار متقین مسمی بہ حکایات الصالحین مطبع مجتبائی دہلی میں کارپردازان مطبع کے اہتمام سے چھپی ۔ ۱۰ جون ۱۸۹۰ء

کتب مفصلہ ذیل مطبع مجتبائی دہلی سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حمائل شریف مصری و		ایضاً کاغذ ولایتی تقطیع کلاں	سہ سے	مظاہر حق کامل	عہ	عقائد نسفی ---	۶/	کمالات عزیزی --	۲/
مترجم مجتبائی		قرآن شریف مع ترجمہ		مشارق الانوار اردو صحیح	۸ہ عہ	عقائد الاسلام --	عہ/	مقاصد الصالحین -	سہ/
جسکا شہہار لفظی متن		شاہ عبد القادر صاحب		منبہات ابن حجر مترجم اردو	سہ/	تقویۃ الایمان اردو فاروقی	۱۰/	دُرّ المعارف ---	عہ
ایک اشرفی یا دس روپیہ نقد		مطبوعہ دہلی --	۸ہ عہ	شرح نخبۃ الفکر ---	۵/	درۃ النظام فی		بستان المحدثین	۶/
کاغذ رسمی بلا رنگ حنا -	۸ہ سہ	قرآن شریف مصری کم نفوذی	۱/ عہ	موطا امام مالک -	عہ	قرأۃ خلف الامام -	۲/	نفحۃ الیمن ----	۱۴/
ایضاً کاغذ چکنا -	للعہ/	قرآن شریف متن ترجمہ	۱۲/ سے	مجمع البحار لغات حدیث	سے	فتح المبین جواب		لب لباب کاغذ گندہ	
ایضاً کاغذ زرد	للعہ/	قرآن شریف ۵ ۱۴ جزء	۱۴/	الفیہ عراقی حدیث -	۱۰/	ظفر المبین --	۸ہ عہ	جلد چرمی ----	۸ہ عہ
ایضاً مجلد رسمی -	۸ہ للعہ	قرآن شریف مصری خفی نظامی	۱۳/	سنن دارمی شریف	۸ہ سے	اعتراضات اہل السنۃ علی		کافیہ مجتبائی مع شرح	
ایضاً جلد چرمی ساخت		قرآن شریف کاغذ ولایتی مصری		معانی الآثار طحاوی -	لعہ/	مسائل اہل البدعۃ -	۶/	فارسی ----	۶/
ولایتی درجہ اول -	۸ہ/	و ... مطبوعہ ... برج کلکتہ	۸ہ للعہ	ترغیب الترہیب -	للعہ	سراجی نظامی --	۶/	تحفہ شاہجہانی نظامی	۱۲/
حمائل مصری مجتبائی		تفسیر جلالین محشی مجتبائی	للعہ/	مسند امام اعظم مع شرح		کنز الفرائض ترجمہ اردو		میرزاہد امور عامہ نظامی	عہ
کاغذ رسمی نہایت صحیح	سے	تفسیر سراج المنیر عربی	سہ صہ	ملا علی قاری -	۱۴/	سراجی شریفی حاشیہ متن	سہ عہ	ملا حسن نظامی --	عہ
ایضاً کاغذ چکنا -	۸ہ سے	تفسیر کبیر مجلد --	صہ	الکمال فی اسماء الرجال -	۶/	دلائل الخیرات مترجم نظامی	۸ہ/	مرقات محشی مجتبائی	۲/
ایضاً کاغذ زرد -	۸ہ سے	تفسیر مظہری ---	صہ/	تخریج ہدایہ ---	۸ہ عہ	دلائل الخیرات بمبئی لبنانی		شرح مواقف	۲/
ایضاً مجلد رسمی -	للعہ/	تفسیر حسینی فارسی -	سہ سے	قدوری عربی فاروقی -	۸/	جلد رومی نہایت عمدہ	۱۴/	حاشیہ شرح مواقف	۲/
ایضاً جلد چرمی ساخت		تفسیر قادری ترجمہ اردو		منیۃ المصلی محشی --	۵/	ضیاء القلوب	۱۴/	رشیدیہ مناظرہ -	۱/
ولایتی سنہری --	۸ہ للعہ	تفسیر حسینی ---	۱۲/ للعہ	ہدایہ مع الکفایہ دہلی	عہ	خزینۂ حقیقت	۲/	عبد العلی بر میرزاہد	
قرآن شریف مترجم		تفسیر عزیزی اردو	۱۴/	نامی شرح حسامی	سہ عہ	مکتوب حضرت شیخ		شرح الشرح نظامی	۲/
واضح مجتبائی		تفسیر فتح العزیز	۱۲/ سے	شامی کامل دہلی -	۳۰ عہ	عبد الحق محدث دہلی	سہ عہ	ہدیہ سعیدیہ ---	عہ/
کاغذ ولایتی ---	سعہ/	صحیح مسلم ---	عہ	روضۃ الندیہ شرح		انوار الرحمن --	۱۴/	شرح ہدایۃ الحکمت -	۱۱/
ایضاً کاغذ حنائی -	۸ہ صہ	سنن ابو داؤد -	۸ہ عہ	در البہیہ مصری --	۸ہ سے	ارشاد الطالبین --	سہ عہ	تلخیص المفتاح محشی	
ایضاً کاغذ سفید رسمی		جامع ترمذی --	عہ	کبیری شرح منیۃ المصلی -	۱ عہ	نبی نامہ کامل فارسی -	عہ	متن مختصر معانی مجتبائی	۶/
قرآن شریف در ترجمہ مع		نسائی شریف نظامی	سعہ/	صغیری ----	۱۰/	سیر الاولیا ملفوظات		مختصر معانی محشی	عہ/
تفسیر عباسی و جلالین	للعہ/	مشکوٰۃ شریف مجتبائی		احسن المسائل ترجمہ کنز اردو	۱۲/	حضرت شیخ نظام الدین صاحب	عہ	معانی البلاغۃ -	۸/
قرآن شریف مترجم مع		زیر طبع ----	۸ہ سے	زواجر ہندی -	۵/	[illegible]	۶/	تذکرۃ البلاغۃ --	عہ
تفسیر حسینی حاشیہ پر	سے/	تفسیر القادری شرح بخاری ۸ جلد	عہ	غایۃ التحقیق شرح حسامی	۸ہ عہ	ذکر الشہادتین -	۱۳/	شرح دیوان حماسہ زیر طبع	سے/
قرآن شریف چار ترجمہ		ابن ماجہ ----	۸ہ عہ	اصول الشاشی محشی مجتبائی -	۵/	مونس الذاکرین -	۸ہ عہ	شرح سبعہ معلقہ -	۸/
مجتبائی مع فوائد د		ابو داؤد مترجم اردو	سے	ایضاً کاغذ ولایتی -	۸/	انیس الارواح	۲/	صراح صحیح واضح -	سہ عہ
شان نزول ...		نسائی مترجم ---	سے	فصول شرح اصول	۸ہ عہ	دلیل العارفین -	۳/	منتہی الارب -	عہ
سفید ... شدہ	للعہ/	مسلم مترجم ---	صہ	حاشیہ خیالی بر شرح		مکتوبات حضرت معصوم	۱۳/	منتخب اللغات -	عہ

کتابیں [illegible] کی دکان [illegible] بذریعہ ویلیو پی ایبل ملتی ہیں گھر بیٹھے [illegible]